.Com
پاکستانی پوائنٹ
ایک رابطہ اپنوں سے

عمران سیریز نمبر ۲۰

مائکرو فلم پلان

[illegible] لائبریری [illegible]
[illegible] بازار [illegible]

صفدر شاہین

کمانڈ پبلشرز
بیسمنٹ الکریم مارکیٹ
اردو بازار
لاہور

جملہ حقوق بحق پبلشرز محفوظ ہیں

بار اوّل ۱۹۹۲ء

کردار، نام، واقعات اور سچویشنز قطعی فرضی ہیں۔ کسی قسم کی مطابقت اتفاقیہ ہوگی جس کے لیے مصنف پبلشرز۔ پرنٹرز۔ بری الذمہ ہیں۔

ناشر ——— عبدالمجید ساگر
پرنٹرز ——— طور پرنٹنگ کارپوریشن لاہور
خوشنویس ——— عبدالرحمان عاجز
قیمت -/۲۵

دروازہ ایک دھماکے سے کھلا۔ اور سلیمان زندناتا ہوا اندر داخل ہوا ———

"سر ——— اب بار بار مجھ سے چائے گرم نہیں ہوتی" سلیمان نے ناشتے کا ٹرے میز پر رکھتے ہوئے تیز لہجے میں کہا ———

عمران نے ہونقوں کی طرح اپنے سلیمان کی طرف دیکھا ——— پھر اس کے لب ہلے ———

"تم سے کس نے کہا ہے ——— بار بار چائے گرم کرنے کو؟"

"آخر آپ ناشتہ کر ہی کیوں نہیں کر لیتے ———"

سلیمان نے اکتاہٹ بھرے لہجے میں کہا ———

"اوہ ——— ناشتہ ——— تم نے پہلے کیوں نہیں بتایا ———"

عمران نے بوکھلاہٹ بھرے لہجے میں کہا ———

WWW.PAKISTANIPOINT.COM
PAKISTANIPOINT

"تو کیا مجھے ڈھول پیٹنا چاہیئے تھا ——؟" سلیمان نے پٹاخ سے جواب دیا ——۔

"اس طرح ایک بار پھر —— تمہارے موروثی پیشے کی یاد تازہ ہو جائے گی ——!"

عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا ——۔

"تو آپ کے خیال میں ہمارے —— آباؤ اجداد کا تعلق —— بھانڈ میراثیوں سے رہا ہے کیا ——؟"

سلیمان نے آنکھیں نکالیں ——

"رہی نسل تو تم یہاں کبھی کبھی —— کر ہی لیا کرتے ہو؟"

عمران نے مسکراتے ہوئے کہا ——

"دیکھیئے صاحب —— ! آپ مجھ تک ہی رہیئے میرے بزرگوں کو نشانہ نہ بنائیں —— سلیمان غرایا ——۔

"اچھا بابا —— کر لیتا ہوں ناشتہ —— کاٹ کھانے کو کیوں دوڑ رہے ہو ——؟"

عمران نے اخبار ایک طرف پھینکتے ہوئے ناشتے کی میز پر جھکتے ہوئے کہا ——۔

"کیا مطلب —— !" سلیمان چلایا۔

"کیا آپ نے مجھے بھونکنے والا سمجھ رکھا ہے ——؟"

"سلیمان نے آنکھیں نکالیں ——۔

"تمہارا مطلب ہے ڈاگ ——؟"

عمران نے مسکراتے ہوئے کہا ——۔

"دیکھئے سر —— اپنی عزت اپنے ہاتھ ہوتی ہے ——!"

سلیمان نے عمران کو گھورتے ہوئے کہا ——!

عمران نے چائے کا کپ بناتے ہوئے جواب دیا۔

پھر جونہی اس نے کپ ہونٹوں سے لگایا —— اپنی جگہ پر اچھل پڑا ——۔

"واہ کیا خوب زمانہ آگیا ہے کہ اب ناشتے میں ڈبل روٹی کے ساتھ شربت ملنے لگا ہے ——!"

عمران نے چائے کی چسکی لیتے ہوئے کہا ——۔

"کیا مطلب ہے آپ کا ——؟"

سلیمان کے لہجے میں حیرت آئی —— "یہ آپ کو شربت نظر آرہا ہے ——؟"

"تو اور کیا ہے پیارے ——؟"

عمران نے آنکھیں دباتے ہوئے پوچھا ——۔

"دیکھئے سر —— آپ میری توہین کر رہے ہیں ——!"

سلیمان غصے سے چلا اٹھا ——۔

"جناب توہین تو اس کی کی جاتی ہے ——— جس کی
کوئی عزت ہو ——— اور تم تو ———"

عمران نے جان بوجھ کر فقرہ ادھورا چھوڑ دیا ———۔

اور یہ سنتے ہی سلیمان کا پارہ ساتویں آسمان کی بلندیوں
پر جا پہنچا ———۔

"سن لیجئے صاحب ——— اب میں یہاں ایک پل
بھی ——— نہیں رک سکتا ———"

سلیمان بھی دھمکی دیتا ہوا ——— دروازے کی
طرف پلٹا ———۔

"ہاں ——— میرا بھی یہی خیال ہے ———"

عمران نے ہانک لگائی ———۔

"کیا مطلب ہے آپ کا ———؟"

سلیمان نے تیوریاں چڑھائیں ———۔

"کچھ نہیں ——— بس ذرا یہ چائے گرم کر دو ———"

"ذرا کیوں ——— پوری ہی گرم کئے دیتا ہوں ———"

سلیمان نے غصے سے جواب دیا ———

"ارے پیارے ——— تم تو ناراض ہو گئے۔ سنو
میرے کوٹ کی جیب میں ایک لفافہ پڑا ——— تمہارا
انتظار کر رہا ہے ———"

عمران نے کنکھنی نگاہوں سے سلیمان کی طرف دیکھتے
ہوئے کہا ———۔

اور یہ سنتے ہی سلیمان عمران کے کوٹ کی طرف لپکا ———

"ٹھیک ہے سر ——— میں چائے گرم کئے دیتا ہوں
مگر یاد رہے۔ پھر دوبارہ آپکو گرم چائے نہیں ملے گی ———"

سلیمان نے کوٹ کی جیب سے لفافہ نکالتے ہوئے کہا۔

یہ دیکھ کر عمران کے ہونٹوں پر مسکراہٹ رینگ گئی۔

"یہ سب لفافے کا کمال ہے ———"

عمران گنگنایا ———۔

"کیا آپ مجھے بھکاری سمجھتے ہیں ———؟"

سلیمان نے پھر آنکھیں نکالیں ———۔

"لگتے تو نہیں ہو مگر ———"

عمران نے جان بوجھ کر اپنا فقرہ ادھورا چھوڑ دیا ———۔

یہ سنتے ہی سلیمان نے قہر آلود نظروں سے عمران کی طرف
دیکھتے ہوئے ناشتے کا ٹرے اٹھایا ——— اور پیر پٹختا ہوا
کچن کی طرف چلا گیا ———۔

سلیمان کے جاتے ہی عمران نے دوبارہ اخبار سنبھالی ———
اور مطالعے میں مصروف ہو گیا ——— پھر اچانک حیرت
سے اس کی آنکھیں پھیلتی چلی گئیں ———۔

" اوہ ____ یہ کیسے ہوگیا ____؟"
وہ زیرِ لب بڑبڑاتا ہوا اپنی جگہ پر اچھل پڑا ____ پھر
دوسرے ہی لمحے اس نے اپنے حواس قابو کیئے ____
اور نہایت باریک بینی سے اخبار کا مطالعہ شروع کر دیا ____
ہر لمحہ اس کے چہرے پر حیرت کی تہیں اور دبیز ہوتی گئیں۔
اور آنکھوں میں ایک عجیب سی الجھن تیرنے لگی ____
اتنے میں سلیمان ناشتے کا ٹرے لئے ____ کمرے
میں داخل ہوا ____۔
" لیجئے سر ____ اب ناشتہ تیار ہے ____"
مگر عمران تو اخبار کے مطالعے میں غرق تھا ____ خبر
پڑھنے کے بعد ____ اس نے اخبار ایک طرف رکھا۔
اور صوفے کی پشت سے سر ٹکا کر آنکھیں موندھ لیں ____
اس کی کھوپڑی میں بھونچال آیا ہوا تھا ____۔
" یہ سب کچھ کیسے ہوگیا ____؟"
وہ زیرِ لب بڑبڑایا ____۔
پریشانی اس کے چہرے سے چھلک رہی تھی ____
اور چہرے پر سختی کے آثار تھے ____۔
" سر ____ اگر ناشتہ کرنا ہے ____ تو
سیدھی طرح کر لیں ____۔

ورنہ میں برتن اٹھا رہا ہوں ____"
سلیمان نے تیز لہجے میں کہا ____۔
جواب میں عمران نے آہستہ سے آنکھیں کھولیں ____
سلیمان عمران کی عقابی نظریں دیکھ کر سہم گیا ____ معاً
فون کی گھنٹی چلا اٹھی ____ سلیمان جلدی سے فون
کی طرف لپکا ____ اور فون اٹھا کر عمران کے پاس
لے آیا ____ عمران نے جھپٹ کر ریسیور اٹھایا ____۔
" سنجیدگی کے منہ پر ایک طمانچہ ____"
عمران نے یکدم غیر سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا ____۔
" عمران میں سر سلطان بول رہا ہوں ____"
دوسری طرف سے سر سلطان کی بھاری اور پر رعب آواز
سنائی دی ____۔
" بس سر ____" عمران نے بوکھلاتے ہوئے جواب دیا۔
" تم نے شاید آج کا اخبار نہیں پڑھا ____؟"
سر سلطان کی آواز آئی ____۔
" کیوں کہیں بندریا کا تماشہ دکھایا جا رہا ہے کیا ____؟
یا کسی بھینس کے سینگ نکل آئے ہیں ____؟"
عمران نے پٹڑی سے اترتے ہوئے پوچھا ____
" پلیز ____ عمران سنجیدگی اختیار کرو ____ یہ ملک

اور قوم کی سلامتی کا معاملہ ہے ——"

سر سلطان کی تیز آواز گونجی —— ۔

"کیا مطلب —— ؟"

عمران نے حیرت سے اچھلتے ہوئے پوچھا —— حالانکہ اس نے ساری تفصیل اخبار میں پڑھ لی تھی —— ۔

"عمران مجھے ابھی ابھی چیف ملٹری انٹیلی جینس کے توسط سے اطلاع ملی ہے کہ پاکیشیا کی فائل D-13 کی کچھ فوٹو گراف تیار کی گئی ہیں —— اس سلسلے میں سنٹرل انٹیلی جینس نے ایک غیر ملکی میکالو کو حراست میں لیا تھا —— مگر کل وہ مجرم ان کی قید سے فرار ہونے میں کامیاب ہو گیا ہے ۔ اور وہ فائل ملک کی سلامتی کے لئے بہت اہم ہے ——"

"یس سر —— مجھے معلوم ہے ——"

عمران نے جواب دیا —— ۔

"ٹھیک ہے —— آپ بے فکر رہیں ۔ بلکہ کچھ حوصلہ نہ رکھیں ——"

عمران پھر اپنی پٹڑی سے اترتے ہوئے بولا —— مگر شاید دوسری طرف سے ریسیور کریڈل پر رکھا جا چکا تھا ۔ لائن بے جان تھی —— عمران نے بھی ریسیور کریڈل پر رکھا اور اس نے صوفے سے اٹھ کر اپنے بیڈ روم کی طرف چھلانگ

لگا دی —— سلیمان جو قریب کھڑا ساری گفتگو سن چکا تھا عمران کو یوں بھاگتے ہوئے دیکھ کر بولا —— ۔

"سر —— ناشتہ تو کرتے جائیے ——"

"میرے پاس اتنا وقت نہیں ہے ——"

"تو مجھ سے مل لیجئے —— میرے پاس وقت ہی وقت ہے ——"

سلیمان نے منہ بسورتے ہوئے کہا —— ۔

"ناشتہ تم کر لو ——"

عمران نے بیڈ روم سے ہانک لگائی ——

"مگر سر —— میں تو صبح سے اب تک تین مرتبہ ناشتہ کر چکا ہوں ——"

سلیمان نے مسمسی صورت بنا کر جواب دیا —— وہ بے چارہ بھی اپنی جگہ پر سچا تھا —— وہ صبح سے چار مرتبہ عمران کے لئے ناشتہ تیار کر چکا تھا —— اور تین مرتبہ ناشتہ ٹھنڈا ہو جانے پر اسے ہی زہر خند کرنا پڑا تھا —— اور اب چوتھی مرتبہ بھی ناشتہ اسے ہی کرنا تھا۔

کچھ دیر بعد عمران بیڈ روم سے باہر نکلا —— اس کے چہرے پر بدحواسی —— اور حماقت کے بادل تیر رہے تھے —— ۔

" سر ——— وہ ناشتہ ———؟"

" ہاں تم کر لو ———"

عمران نے سلیمان کی پوری بات سننے سے پہلے ہی
جواب دے دیا ———

" مگر سر ——— یا اب مزید گنجائش نہیں ———؟"

سلیمان کی حالت قابلِ دید تھی ———

" تو خیرات کر دو ———"

عمران نے فلیٹ سے باہر نکلتے ہوئے جواب دیا ۔

" مگر سر ——— اب یہ ناشتے کا ٹائم نہیں ہے ———
بھکاری بھی لنچ کی خیرات مانگے گا ———"

" مگر عمران اس کی بات کو نظر انداز کرتا ہوا باہر آ گیا تھا ۔ اب
اس کا رخ اپنی سرخ سپورٹس کار کی طرف تھا ———
دوسرے ہی لمحے وہ کار میں سوار زیرو پلیس کی طرف اڑا جا رہا
تھا ——— کار کی رفتار انتہائی حد تک تیز بلکہ خطرناک
تھی ——— سپیڈو میٹر کی سوئی تیزی سے رقص میں مصروف
تھی کچھ ہی دیر بعد ——— عمران کی سپورٹس کار دا
منزل کے دیو ہیکل گیٹ کے قریب جا رکی
اسی لمحے زیرو پلیس کا آٹو میٹک گیٹ کھلا ——— او
لیفٹیننٹ عمران اپنی کار اندر لیتا چلا گیا ——— پھر اس

نے کمپاؤنڈ میں کار رکی ——— اور ایک جھٹکے سے
کھول کر باہر آ گیا ———

بلیک زیرو آپریشن روم میں اس کا منتظر تھا ———

" شکر ہے خدا کا کہ تم آ گئے ———"

بلیک زیرو نے عمران کو دیکھتے ہی کہا ———

عمران کندھے اچکاتے ہوئے کرسی پر دراز ہو گیا ———

" میکالو کا فرار ہمارے لئے تشویشناک ثابت ہو سکتا ہے
اگر میکالو کو فوراً گرفتار کر کے اس سے فلم حاصل نہ کی گئی تو یہ
پاکیشیا کے حق میں نقصان دہ ثابت ہوگا ———؟"

بلیک زیرو کا لہجہ جذباتی ہوتا چلا گیا ———

" بلیک زیرو اپنے جذبات قابو میں رکھو ———
ایسے پیچیدہ مسائل یوں جذبات میں آنے سے نہیں سلجھتے
بلکہ اس طرح تو یہ مزید الجھ جاتے ہیں ———"

عمران نے بلیک زیرو کی طرف گہری ——— نظروں
سے دیکھتے ہوئے کہا ———

اسی لمحے فون کی گھنٹی ٹرٹرا اٹھی ——— عمران
نے لپک کر ریسیور اٹھایا ——— دوسری طرف
سر سلطان تھے ———

" سر سلطان اسپیکنگ ———؟"

"یس عمران اٹنڈنگ ——"

عمران نے حماقت سے جواب دیا ——۔

"اوہ —— عمران بیٹے تم ——"

سر سلطان نے لمبا سانس کھینچتے ہوئے کہا ——۔

"تو آپ کے خیال میں عمران کا بھوت ہونا چاہیئے ——"

عمران نے حماقت سے آنکھیں جھپکتے ہوئے مسخرانہ انداز میں کہا ——۔

"عمران مذاق کا وقت نہیں ہے —— اس وقت پاکیشیا شدید خطرے سے دوچار ہے ——"

سر سلطان کی آواز کنوئیں سے آتی ہوئی محسوس ہوئی۔

"سر مجھے اس کا احساس ہے ——"

عمران نے کہا ——۔

"تم فوراً ایکشن میں آجاؤ —— جتنی جلدی بھی ممکن ہو مجرم اور قاتل دونوں تمہاری تحویل میں ہونے چاہئیں"

سر سلطان نے جوشیلے لہجے میں کہا ——۔

"اس طرح جوش میں آنے سے کام بگڑ سکتا ہے —— آپ کو تو معلوم ہے کہ عمران جوش کے بجائے —— ہوش سے کام کرتا ہے —— بہرحال بارہ گھنٹے کے اندر قاتل اور مجرم دونوں آپ کے سامنے ہوں گے ——۔

"عمران بیٹے تم واقعی عظیم ہو ——"

سر سلطان نے اس مرتبہ پیار سے بھرپور لہجے میں کہا ——۔

"اب تمہارا کیا پروگرام ہے ——؟"

"کمرشل اسکوائر پر بندریا کا تماشہ دکھا کر —— لوگوں سے پیسے بٹوروں گا ——"

عمران نے آنکھیں موندتے ہوئے جواب دیا ——۔

"پلیز —— عمران بیٹے سنجیدگی اختیار کرو ——"

سر سلطان کا لہجہ احتجاجیہ تھا ——۔

"بیٹے اگر جلد ہی قاتل اور مجرموں کا سراغ نہ ملا —— تو ملک میں قیامت آجائے گی —— اور تم اس کا اندازہ بخوبی لگا سکتے ہو ——"

"ٹھیک ہے —— میں فی الفور ایکشن میں آجاتا ہوں ——"

یہ کہہ کر عمران نے سلسلہ منقطع کر دیا ——۔

"طاہر میں کمرشل اسکوائر جا رہا ہوں —— اگر کوئی خاص بات ہو تو فریکوئنسی تھرٹی ون پر مجھ سے رابطہ قائم کر لینا اور ہاں جولیا اور صفدر کو ہوٹل الفیراڈ بھیج دو ——"

یہ کہہ کر عمران آپریشن روم سے باہر آگیا —— اب اس کا رخ کمپاؤنڈ کی طرف تھا —— جلد ہی وہ اپنی

سپورٹس کار میں سوار کمرشل اسکوائر کی طرف اڑا جا رہا تھا۔
اچانک عمران کو شدید خطرے کا احساس ہوا ——
پھر ایک کان پھاڑ دینے والا دھماکہ ہوا —— اور
عمران کی کار کے پرخچے اڑ گئے ——۔

کمرے میں اس وقت میکالو کے علاوہ دو اور غیر ملکی موجود تھے —— دونوں
ملکیوں کے چہرے کافی حد تک خوفناک تھے ——۔
میکالو اب تم وہ فلم ہمارے حوالے کر دو ——
اس فلم کے عوض تمہیں ایک لاکھ ڈالر دینے کو تیار ہیں
سے زیادہ ہم تمہیں ایک سینٹ نہیں دے سکتے ——؟
ان میں سے ایک غیر ملکی نے تیز لہجے میں میکالو سے کہا۔
میرا اب بھی وہی جواب ہے —— میں اس فلم
پانچ لاکھ ڈالر سے کم نہیں لوں گا ——!
میکالو نے ٹھوس لہجے میں جواب دیا ——۔
دیکھو میکالو —— ہم نے تمہیں پاکیشیا انٹیلی جینس کی
سے رہا کرایا ہے —— اگر ہم ایکشن میں نہ آتے
یقیناً اب تک تم ان کی قید میں ہوتے —— اور

پھر بہت جلد تمہیں موت کی سزا دی جاتی ——— ؟
ایک غیر ملکی نے اس مرتبہ نرم لہجے میں کہا ———
جیفر ——— میرا اب بھی وہی جواب ہے۔
اگر تمہیں وہ فلم چاہیئے ——— تو پانچ لاکھ ڈالر میں "
سکتا ہے ——— ورنہ یہ سودا راجیشیا سے بھی
پایا جا سکتا ہے ——— "
میکالو کا لہجہ تیز تھا ———۔
" آل رائیٹ ——— آل رائیٹ مسٹر میکالو —
ہم تمہیں پانچ لاکھ ڈالر دینے کو تیار ہیں ——— ک
فلم کا پتہ بتا دو ——— ہمارے آدمی وہاں جا کر
حاصل کر لیں گے ——— اور پھر تمہیں پانچ لاکھ
ادا کر کے ——— یہاں سے روانہ کر دیا جائے گا
جیفر نے میکالو کی طرف دیکھتے ہوئے کہا ———
" مسٹر جیفر ——— میکالو اتنا بے وقوف نہیں
تم سمجھتے ہو کہ اس طرح فلم بھی مل جائے گی اور ———
پیسے بھی بچ جائیں گے ——— اور پھر سب —
بات میکالو کا کانٹا بھی نکل جائے گا ——— "
میکالو نے نہایت سخت لہجے میں کہا ———
" نو ——— مسٹر میکالو ——— ! یہ محض تمہ

ہمیں تو صرف فلم چاہیئے ——— "
یفر نے آنکھیں چراتے ہوئے جواب دیا ———۔
سٹر میکالو ——— آخر تم کو ہم پر اعتماد کرنا ہوگا
کسی اور سے بھی سودا کر دو گے ——— تو بھی ہمیں
البتہ اختیار کرنا پڑے گا ——— "
جیفر کے ساتھی شیراڈ نے مسکراتے ہوئے میکالو
کہا ———۔
ہاں ——— ! تم ٹھیک کہتے ہو مسٹر شیراڈ ———
یں مجبور ہوں ——— میں کسی اور پر تو اعتبار کر
ہوں ——— مگر تم پر نہیں ——— "
ٹھیک ہے جیسے تمہاری مرضی ——— پھر تم خود
بتاؤ ——— کہ کیا طریقہ اختیار کیا جائے ——— "
جیفر نے شکست خوردہ لہجے میں پوچھا ———۔
جیفر تمہیں میرے ساتھ چلنا ہوگا ——— میں تمہیں
م دکھا دوں گا ——— پھر تم شیراڈ کو فون کر کے
م لانے کے لئے کہنا ——— مگر یاد رہے کہ شیراڈ
ے پاس کوئی ہتھیار نہ ہو ——— رقم ملتے ہی میں فلم
تمہارے حوالے کر دوں گا ——— کہو منظور ہے "
میکالو نے عیارانہ انداز میں مسکراتے ہوئے کہا ———۔

"مجھے منظور ہے ——— "

جیفر نے بھی مسکراتے ہوئے جواب دیا ———

پھر جیفر شیراڈ سے مخاطب ہوا ——— ۔

"مسٹر شیراڈ ——— تم میرے فون کا انتظار کرنا"

"اوکے مسٹر جیفر ——— "

شیراڈ نے جواب دیا ——— پھر چلتے ہوئے و
بلڈنگ سے باہر آگئے ——— اور بلیوٹوکسی کار
سوار ہو کر کمرشل اسکوائر کی طرف روانہ ہو گئے
———

بلیوٹوکسی تیزی سے کمرشل اسکوائر کی طرف بڑھ رہی
تھی ——— میکالو ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا
اچانک میکالو کی نظر مخالف سمت سے آتی ہوئی ایک
سرخ سپورٹس کار پر پڑی ——— اور اس کے
ساتھ ہی میکالو کا چہرہ تن گیا ——— ۔

"لیفٹیننٹ عمران میں تمہیں زندہ نہیں چھوڑوں گا
———"

اس نے دانت کچکچاتے ہوئے کہا ——— ۔

"یہ تم کیا کہہ رہے ہو میکالو ——— ؟"

جیفر کے لہجے میں حیرت در آئی ——— ۔

"مسٹر جیفر تم نہیں جانتے ——— جب میکا
اپنے دشمن کو دیکھ لیتا ہے ——— تو وہ غصے

دیوانہ ہو جاتا ہے ——— "

یہ کہتے ہوئے میکالو نے ڈیش بورڈ پر ایک بٹن پریس
کیا ——— اس کے ساتھ ہی ڈیش بورڈ میں ایک خانہ
نمودار ہوا ——— میکالو نے خانے میں ہاتھ ڈال کر
ایک چھوٹا سا پلاسٹک بم نکالا ——— پھر اس
نے بلا کی پھرتی سے پلاسٹک بم لیفٹیننٹ عمران کی کار کی
طرف اچھال دیا ——— دوسرے ہی لمحے ایک خوفناک
دھماکہ ہوا ——— اور لیفٹیننٹ عمران کی کار کے پرخچے
اڑ گئے ——— اور یہ دیکھ کر میکالو کے چہرے پر مسکراہٹ
رینگ گئی ——— ۔

"میکالو اپنے دشمن کو کبھی معاف نہیں کرتا ——— "

میکالو مسکراتے ہوئے بڑبڑایا ——— ۔

"کچھ ہی دیر بعد میکالو کی کار ایک کوٹھی میں داخل ہو گئی ۔
کار رکتے ہی میکالو کار سے باہر آیا ——— ۔

"چلو مسٹر جیفر ——— تم بھی کار سے باہر آجاؤ "

اس نے تحکمانہ لہجے میں جیفر سے کہا ——— ۔

اور مسٹر جیفر بھی کار سے باہر آگیا ——— پھر دونوں
جلدی سے کوٹھی میں داخل ہو گئے ——— ۔

"ہیلو باس ——— "

کوٹھی میں موجود غیر ملکی جلدی سے میکالو کی طرف بڑھے۔

"کیسے ہو جیری ——— جام ———"

میکالو نے مسکراتے ہوئے دونوں سے پوچھا ———۔

"باس ——— بھلا آپ کی کمان میں ہمیں کیا تکلیف ہو سکتی ہے ———"

دونوں نے یک بیک جواب دیا ———۔

اتنے میں میکالو اور جیفر دونوں صوفے پر بیٹھ چکے تھے۔

"جیری ——— جام ——— پہلے مسٹر جیفر کی تلاشی لو پھر ایک ٹیلی فون لا کر اس ٹیبل پر رکھ دو ———"

"او کے باس ——— یہ کہہ کر جیری اور جام جیفر کی طرف بڑھے ———۔

"مسٹر میکالو ——— یہ سب کیا ہے ——— آپ میری توہین کر رہے ہیں ———"

"مسٹر جیفر ——— اگر آپ کے پاس کوئی ہتھیار نہیں ——— تو آپ کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں"

"ٹھیک ہے مجھے کوئی اعتراض نہیں ———"

جیفر نے کندھے اچکائے ———۔

جام اور جیری جیفر کی تلاشی لینے کے بعد پیچھے ہٹ گئے ———۔

"جام تم ایک ٹیلی فون سیٹ اٹھا کر لے آؤ ——— اور جیری تم سیف نمبر تھری دن سے فیوجاک فلم رول نکال لاؤ"

"او کے باس ———"

یہ کہہ کر جام اور جیری کمرے سے باہر نکل گئے ———

کچھ دیر بعد دونوں کمرے میں داخل ہوئے ———

جیری کے ہاتھ میں فیوجاک فلم رول تھی ——— جبکہ جام نے ٹیلی فون سیٹ اٹھا رکھا تھا ——— جام نے فون میز پر رکھ دیا پھر کندھے سے سٹین گن اتار کر پکڑ لی ———

اتنے میں جیری بھی فلم رول میکالو کو دے چکا تھا ——— پھر اس نے بھی سٹین گن کندھے سے اتار کر ہاتھ میں پکڑ لی ———

"مسٹر جیفر ——— یہ ہے وہ فلم رول ———"

میکالو نے فلم رول جیفر کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

جیفر نے پلک جھپکتے ہی فلم میکالو سے چھین لی ——— پھر الٹ پلٹ کر اسے غور بین نگاہوں سے دیکھنے لگا ———

"مسٹر میکالو ——— آپ مجھے دھوکہ تو نہیں دے رہے ———"

جیفر نے نرم لہجے میں پوچھا ———۔

"مسٹر جیفر میکالو اپنے دھندے میں بے ایمانی کو جگہ نہیں دیتا ——— تم رقم ادا کرنے سے پہلے فلم ڈویلپ کر کے

دیکھ سکتے ہو ——— "
" آل رائیٹ ——— مسٹر میکالو ——— اب میں یقین سے کہہ سکتا ہوں ——— کہ یہ فلم جعلی ہے ——— "
" کیا ——— " میکالو حیرت کی زیادتی سے چلا اٹھا ۔
" یہ ——— یہ ——— تم کیا کہہ رہے ہو ——— یہ کیسے ہو سکتا ہے ——— "
" میکالو اگر یہ فلم اوریجنل ہوتی تو تم خود ہی اسے ڈویلپ کر کے دیکھتے کہ فلم ایکسپوز بھی ہوتی ہے یا نہیں ——— "
جیفر کا انداز طنزیہ تھا ——— ۔
" مسٹر جیفر ——— میں تمہاری ذہانت کی داد دیتا ہوں واقعی یہ فلم اصلی نہیں ہے ——— مجھے خدشہ تھا کہ تم مجھ سے کوئی چال چلنے کی کوشش کرو گے ——— اس لئے میں فی الحال اصلی فلم تمہارے سامنے نہیں لایا ——— اب مجھے یقین ہو گیا ہے کہ تم مجھے دھوکہ دینے کی کوشش نہیں کرو گے ——— اس لئے اب تمہیں اصلی فلم دکھانی ہی پڑے گی ——— "
" یہ کہہ کر میکالو نے اپنے سامنے پڑی میز کی سامنے کی ٹانگ کو تین مرتبہ مخصوص انداز میں دبایا ——— اس کے ساتھ ہی میز کی ٹانگ میں ایک خانہ نمودار ہوا ——— میکالو

نے اپنی دونوں انگلیوں کی مدد سے خانے میں سے فیوجک فلم کے نیگٹو نکالے ——— ۔
" اصلی فلم یہ ہے مسٹر جیفر ——— "
میکالو نے مسکراتے ہوئے کہا ——— ۔
" اب آپ ہر طرح سے اپنی تسلی کر سکتے ہیں ——— "
جیفر میکالو کے ہاتھ سے فلم لے کر دیکھنے لگا ———
پھر اس کے لب ہلے ——— ۔
" گڈ مسٹر میکالو ——— گڈ شو ——— میں تسلی کر چکا ہوں ——— یہ اوریجنل فلم ہے ——— "
پھر جیفر نے فون اپنی طرف کھسکا کر نمبر ڈائل کئے ——— ۔
" ہیلو مسٹر شیراڈ ——— میں جیفر بول رہا ہوں ——— میں نے فلم چیک کر لی ہے ——— تم دس لاکھ روپے لے کر ملیر کالونی کی کوٹھی نمبر ۲۱۰ میں آ جاؤ ——— "
یہ کہہ کر جیفر نے ریسیور کریڈل پر رکھا ——— اور شیراڈ کا انتظار کرنے لگا ——— ۔
" چند ہی لمحوں بعد پوری کوٹھی گولیوں کی تڑتڑاہٹ سے گونج اٹھی ——— فائرنگ کی آواز سنتے ہی میکالو اور جیفر بھی چونک اٹھے ——— ۔
" جیری باہر جا کر دیکھو یہ فائرنگ کیسی ہے ——— "

میکالو نے چونکتے ہوئے کہا ——— ۔
جیری فوراً کمرے سے باہر نکل گیا ——— پھر دوسرے
ہی لمحے وہ بوکھلایا ہوا اندر داخل ہوا ——— ۔
" باس ——— نامعلوم دشمنوں نے کوٹھی پر ریڈ کر دیا ہے "
" یہ بہت برا ہوا ——— "
میکالو کے چہرے پر خون کے سائے پھیل گئے ——— ۔
اسی لمحے کمرے کا دروازہ کھلا ——— اور دو نقاب
پوش سٹین گنیں لئے کمرے میں داخل ہوئے ———
اس سے پہلے کہ کمرے میں موجود افراد سنبھلتے ——— سٹین
گنوں سے تڑتڑاتی ہوئی گولیاں ان کی طرف لپکیں ———
اور کمرہ چیخوں سے گونج اٹھا ——— ۔
وہ چاروں لہراتے ہوئے نیچے گر پڑے ——— دونوں
سٹین گن بردار جلدی سے میکالو کی لاش پر جھکے ——— اور
ان کے نیچے دبے ہوئے نیگٹو اٹھا کر ایک دوسرے کی طرف
دیکھنے لگے ——— ۔
" اب ہمیں فوراً یہاں سے نکل جانا چاہیئے ——— "
ان میں سے ایک نقاب پوش نے دھیمے لہجے
میں کہا ——— ۔
پھر وہ دونوں جلدی سے پلٹے اور کمرے سے باہر نکل گئے

اب انکے سامنے لمبی سی کوریڈور تھی ——— دونوں کوریڈور
میں دوڑتے چلے گئے ——— اچانک ایک فائر کی آواز
گونجی ——— اور ان میں سے ایک نقاب پوش
چلاتا ہوا نیچے گر پڑا ——— دوسرا نقاب پوش اچھل کر
ایک ستون کی آڑ میں ہو گیا ——— ۔

خطرے

کا احساس بیدار ہوتے ہی عمران نے ایک جھٹکے سے کار کا دروازہ کھولا اور بڑی ہوشیاری سے باہر کود گیا ——— ٹھیک اسی لمحے ایک خوفناک دھماکہ ہوا ——— اور عمران کی کار ٹکڑوں میں بٹ کر رہ گئی ——— چند لمحے تو عمران بت بنا یہ منظر دیکھتا رہا ——— پھر اچانک اس کا ذہن بیدار ہوا ——— اس نے سڑک پر نظر دوڑائی ——— ایک سیاہ میموسین کار تیزی سے اس کے کار کے ملبے کے قریب سے گزر گئی ———.

عمران نے ذہن میں اس کار کے نمبر نوٹ کئے ——— پھر وہ ٹیکسی لے کر کمرشل اسکوائر کی طرف روانہ ہوگیا ——— اس کا ذہن الجھا ہوا تھا ———.

"کیا مجرم ان کی تاک میں تھے ——— ؟"

یہ وہ سوال تھا ——— جو عمران کو پریشان کر رہا تھا۔

کچھ دیر بعد ٹیکسی ایک جھٹکے سے رک گئی ——— عمران نے ٹیکسی سے اتر کر کرایہ ادا کیا ——— پھر وہ ٹہلنے کے انداز میں آگے بڑھنے لگا ——— پھر وہ ٹیکسی کے نظروں سے اوجھل ہوتے ہی ایک کوٹھی کی طرف لپکا ——— کوٹھی کا گیٹ کھلا ہوا تھا ——— عمران بے دھڑک اندر داخل ہوگیا ——— پوری کوٹھی تھی ——— یہ بات عمران کے لئے تشویشناک تھی ———.

پھر جونہی وہ کوٹھی کے کوریڈور میں پہنچا ——— اسے سامنے سے دو نقاب پوش آتے ہوئے دکھائی دیئے ——— عمران نے فی الفور اپنا ریوالور نکال لیا اور ایک نقاب پوش پر فائر جھونک دیا ———.

دوسرے ہی لمحے نقاب پوش چیختا ہوا نیچے گر پڑا ——— دوسرا نقاب پوش ایک ستون کی آڑ میں ہو چکا تھا ——— پھر مخالف سمت سے عمران پر فائر ہوا ——— اور گولی عمران کے بازو کو چھوتی ہوئی گزر گئی ———.

عمران کے حلق سے سسکاری سی نکلی ——— اور اس کی آنکھوں کے سامنے تارے ناچنے لگے ——— عمران نے سر کو ایک جھٹکا دیا ——— پھر وہ اپنا ریوالور

لئے احتیاط سے آگے بڑھنے لگا ——— پھر عمران نے
تاک کر گولی چلائی ——— مگر اس کا نشانہ خطا گیا ———
عمران آہستہ آہستہ آگے بڑھنے لگا ——— ۔
پھر اچانک ایک ریوالور اڑتا ہوا آیا ——— اس سے
پہلے کہ عمران سنبھلتا ——— ریوالور عمران کی کھوپڑی سے
ٹکرایا ——— عمران نے خود کو سنبھالنے کی کوشش کی ۔
مگر اس کا ذہن تاریکیوں میں ڈوبتا چلا گیا ——— اور وہ
لڑکھڑا کر پیچھے گر پڑا ——— اور اس کا جسم ساکت ہو گیا
نقاب پوش اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے
ستون کی اوٹ سے نکلا ——— اور بھاگتا ہوا کوٹھی
سے باہر نکل گیا ——— ۔
کچھ دیر بعد عمران ہوش میں آگیا ——— اس
نے کسمساتے ہوئے آنکھیں کھولیں ——— اس کے
ذہن میں بیتے ہوئے واقعات گردش کرنے لگے ———
" وہ نقاب پوش کون تھا ——— ؟"
یہ سوچتے ہی وہ بڑبڑا کر اٹھ بیٹھا ——— پھر وہ
کوریڈور پھلانگتا ہوا ایک کمرے کی طرف بڑھا ———
کمرے میں داخل ہوتے ہی وہ اپنی جگہ پر اچھل پڑا ———
کمرے میں چار عدد لاشیں اوندھے منہ پڑی ہوئی تھیں

ان میں سے ایک میکالو کی لاش تھی ———
" اوہ ——— تو گویا مجرم میکالو کو ہلاک کر کے ان
سے فلم حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں ——— "
وہ زیر لب بڑبڑایا ——— ۔
اب اس کا یہاں رکنا بے کار تھا ——— چنانچہ وہ
واپس جانے کے لئے پلٹا ——— اسی لمحے اس کی
کلائی پر ضربیں پڑیں ——— اس نے چونک کر اپنی
ریسٹ واچ کی طرف دیکھا ——— بلیک زیرو کی کال
تھی ——— اس نے گھڑی کا ونڈ بٹن کھینچ کر اپنی کلائی
منہ کے قریب کی ——— ۔
" ہیلو ——— ہیلو ——— عمران صاحب ———
طاہر کالنگ ——— "
" یس طاہر ——— عمران اٹینڈنگ ——— کہو کیا
بات ہے ——— ؟ اوور ——— "
" عمران صاحب ——— صفدر کی طرف سے کال
موصول ہوئی ہے ——— کہ دو لمبے قد کے آدمی ہوٹل
الفیراڈے سے نکل کر کہیں گئے تھے ——— پھر ایک
گھنٹے کے بعد ان میں سے ایک آدمی کی واپسی ہوئی ۔
وہ آدمی کافی بوکھلایا ہوا تھا ——— اس وقت وہ ہوٹل

الفراڈے میں موجود ہے ——— اوور ——— "

" میں نے پیغام نوٹ کر لیا ہے ——— اوور اینڈ آل "

عمران نے یہ کہہ کر سلسلہ منقطع کر دیا ——— پھر وہ دوڑتا ہوا کوٹھی سے باہر آیا ———۔

" ضرور وہ وہی نقاب پوش ہوگا ——— اب مجھے فاسٹ ایکشن لینا چاہیئے ——— ورنہ مجرم کوئی اور خطرناک قدم بھی اٹھا سکتے ہیں ——— "

باہر آکر عمران نے ٹیکسی کے لئے ادھر ادھر نظریں دوڑائیں ——— کچھ دیر بعد اسے ایک خالی ٹیکسی مل گئی عمران نے ڈرائیور کو ہوٹل الفراڈے چلنے کے لئے کہا۔ اور خود سیٹ کی پشت سے سر ٹکا کر آنکھیں موند کے بیٹھ گیا ——— اس کا ذہن الجھا ہوا تھا ——— مجرم ہر قدم پر اسے چوٹ پر چوٹ دے رہا تھا ———

کچھ دیر بعد ٹیکسی ہوٹل الفراڈے کے کمپاؤنڈ میں جا رکی۔ عمران ٹیکسی کا بل ادا کرنے کے بعد ہوٹل کے داخلی دروازے کی طرف بڑھا ———۔

" ہیلو عمران صاحب ——— "

صفدر نے عمران کے قریب سے گزرتے ہوئے کہا۔

" ہیلو صفدر ——— "

عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا ——— پھر دونوں ہوٹل الفراڈے میں داخل ہو گئے ——— جولیا نہیں دیکھتے ہی تیزی سے ان کی طرف بڑھی ———۔

" پہلی منزل کمرہ نمبر ۱۷ ——— "

جولیا ان کے قریب سے گزرتی ہوئی دھیرے سے گنگنائی۔

صفدر اور عمران تیزی سے زینے کی طرف بڑھے ——— اور زینہ عبور کر کے پہلی منزل پر پہنچ گئے ——— کمرہ نمبر ۱۷ تلاش کرنے میں انہیں کوئی دشواری پیش نہ آئی ———

" صفدر ہوشیار رہنا ——— میں دروازے پر دستک دے رہا ہوں ——— "

یہ کہہ کر عمران نے دروازے پر ہلکی سی دستک دی ——— ایک منٹ کے وقفے کے بعد دروازہ کھلا ——— اور ایک خوبرو نوجوان کی شکل دکھائی دی ——— اس کے چہرے پر گھبراہٹ طاری تھی ——— دروازہ کھلتے ہی عمران نوجوان کو دھکیلتا ہوا اندر داخل ہو گیا ——— عمران کے ساتھ صفدر بھی کمرے میں داخل ہو چکا تھا ———

" تت ——— تم ——— کون ہو ——— ؟ "

نوجوان نے ہکلاتے ہوئے پوچھا ———

" وہ قلم کہاں ہے ——— جو تم میکا لو کو قتل کر کے

وہاں سے لے کر آئے ہو ——— ؟"

عمران نے غراتے ہوئے پوچھا ——— ۔

" فف ——— فلم ——— کیسی فلم ——— ؟"

میں میکاوو کو نہیں جانتا ——— ۔

نوجوان نے بوکھلاتے ہوئے جواب دیا ——— ۔

" مسٹر تم اچھی طرح جانتے ہو کہ میں کس فلم کی بات کر رہا ہوں ——— !"

اس مرتبہ عمران نے تیز لہجے میں کہا ———

" میں سچ کہہ رہا ہوں ——— مجھے نہیں معلوم تم کس فلم کی بات کر رہے ہو ——— ؟"

نوجوان نے تھوک نگلتے ہوئے کہا ——— ۔

خوف سے اس کا چہرہ سفید پڑ چکا تھا ——— یہ سن کر عمران نے اپنا ہاتھ گھمایا ——— کمرے میں تڑاخ کی آواز گونجی ——— اور نوجوان اچھلتا ہوا نیچے گر پڑا۔

اب عمران کوئی لمحہ ضائع کئے بغیر نوجوان پر جھکا ——— اور اسے گریبان سے پکڑ کر اٹھاتے ہوئے اس کے پیٹ میں گھونسہ دے مارا ——— نوجوان کے حلق سے کراہ سی نکلی ——— اور وہ تکلیف سے دوہرا ہوتا چلا گیا۔

" بتاؤ ——— وہ فلم کہاں ہے ——— ؟"

عمران کے لہجے میں درندگی امڈ آئی ——— ۔

" و ——— وہ ——— فلم ——— شیرا ——— !"

نوجوان کے حلق سے ابھی یہی الفاظ نکلے تھے ——— کہ کمرے میں ایک دھماکے کی آواز گونجی ——— اور نوجوان کی کھوپڑی کئی حصوں میں تقسیم ہو کر رہ گئی ———

عمران اور صفدر چھلانگ لگا کر ——— جلدی سے صوفے کی اوٹ میں ہو گئے ——— کتنے ہی لمحے بیت گئے۔

مگر مزید کوئی فائر نہ ہوا ——— ۔

عمران رینگتا ہوا صوفے کی اوٹ سے نکلا ———

عمران نے صفدر کو بھی پیچھے آنے کا اشارہ کیا ———

کمرے میں نوجوان کی لاش پڑی ہوئی تھی ———

دونوں نے ایک اچٹتی سی نظر اس پر ڈالی اور تیزی کے ساتھ کمرے سے باہر نکلتے چلے گئے ——— ۔

دھماکے کی آواز سن کر لوگ اپنے کمروں سے باہر آ گئے ——— ۔

" صفدر جلدی سے نکل چلو ——— !"

عمران نے غراتے ہوئے کہا ——— ۔

پھر دونوں بھاگتے ہوئے زینہ اتر کر ہال میں پہنچ گئے

لوگ حیرت سے ان کی طرف دیکھ رہے تھے ———

دونوں تیزی سے باہر نکلے ——— باہر صفدر کی موٹر سائیکل موجود تھی ——— جبکہ جولیا کا دور دور تک پتہ نہ تھا ——— عمران نے موٹر سائیکل پر سوار ہوتے ہی کک ماری ۔ اتنے میں صفدر پیچھے بیٹھ چکا تھا ———

موٹر سائیکل طوفان کی طرح آگے بڑھی ——— اور عمران اسے بھگاتا ہوا ہوٹل الفیراڈے سے دور ہوتا چلا گیا ۔

یہ ایک چھوٹا کمرہ تھا ——— جہاں ایک چھوٹی سی میز موجود تھی ——— میز کے پیچھے ایک بوڑھا شخص بیٹھا ہوا تھا ——— اس نے موٹے شیشوں کی عینک پہن رکھی تھی ——— اس کے بال میلے اور الجھے ہوئے تھے ——— کپڑے بھی میلے اور سلے ہوئے تھے ——— وہ کوئی بوڑھا سا دکاندار لگ رہا تھا ——— اس کے ہاتھ میں ایک ڈبہ تھا ——— ڈبے کے ایک کونے میں ایریل نما راڈ لگا ہوا تھا ——— بوڑھے کی آنکھوں میں ہلکی سی تشویش رقصاں تھی چہرے پر بھی پریشانی کے آثار تھے ———

پھر دوسرے ہی لمحے وہ چونک پڑا ——— ڈبے سے ہلکی سی سیٹی کی آواز نکلی تھی ——— اس کے ساتھ ہی ڈبے پر ایک سرخ بلب سپارک کرنے لگا۔

اب بوڑھا پوری طرح ڈبے کی طرف متوجہ ہو گیا تھا ——— اس نے ڈبے کے ایک کونے پر اپنے انگوٹھے کا دباؤ ڈالا ۔ دوسرے ہی لمحے کیسٹی کی آواز بند ہو گئی ——— ۔

" ہیلو ——— سلور سٹار ——— ہیلو سلور سٹار اوور ——— "

" یس سلور سٹار سپیکنگ اوور ——— "

بوڑھے نے بڑے وقار سے جواب دیا ——— ۔

" نمبر ——— سیون ——— سپیکنگ فرام دس اینڈ نمبر تھری ختم ہو گیا ہے ——— فیراڈ نے اسے ہوٹل الفراڈ میں ختم کر دیا ہے ——— ۔

" گڈ ——— مجھے پہلے ہی یقین تھا کہ عمران نمبر تھری تک پہنچ جائے گا ——— کیا نمبر تھری عمران کو کچھ بتا سکا ۔ ؟"

بوڑھے نے تشویش زدہ لہجے میں پوچھا ——— ۔

" نو سر ——— اسے بتانے سے پہلے ہی ہلاک کر دیا گیا تھا ——— نمبر تھری غداری پر اتر آیا تھا ——— ابھی اس نے شیرا ہی کہا تھا کہ گولی اس کا بھیجہ اڑاتی ہوئی گذر گئی ——— آپ کو تو معلوم ہے کہ ہمارے گینگ میں غداری کی سزا موت ہے ——— اوور ——— "

دوسری طرف سے جواب دیا گیا ——— ۔

" اوکے ——— تم وہاں سے ہٹ جاؤ ——— ولڈ فاکس ضرور تحقیقات کریں گے ——— اب ہمارے کسی آدمی کو سامنے نہیں آنا چاہیئے ——— اوور "

بوڑھے نے تحمل سے کہا ——— ۔

" اوکے ——— باس ——— اوور ——— "

دوسری طرف سے کہا گیا ——— ۔

" اوور اینڈ آل ——— "

بوڑھے نے سلسلہ منقطع کیا ——— اب اس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ڈبے کو میز پر رکھ دیا ——— دوسرے ہی لمحے بوڑھا پھر چونک پڑا ——— ڈبے سے ایک بار پھر سیٹی کی آواز خارج ہوتی ——— بوڑھے نے چونک کر ڈبے کے کونے پر دباؤ ڈالا ——— ڈبے میں سے آواز ابھری ——— ۔

" یس سلور سٹار اسپیکنگ ——— اوور ——— "

بوڑھے نے کہا ——— ۔

" نمبر ٹو اسپیکنگ باس ——— فلم مجھ تک پہنچ چکی ہے ——— ہم کامیاب ہو گئے ہیں ——— میرا خیال ہے ——— یہ اصل فلم ہے ——— فلم ڈویلپ شدہ ہے ——— ساتھ ہی ایک چھوٹی سی

مائیکرو فلم بھی ہے ——— ؟“

نمبر ٹو نے جواب دیا ——— ۔

”اوکے گڈ نیوز ——— تم فلم لے کر میرے پاس آ جاؤ

میں تمہارا انتظار کر رہا ہوں ——— اوور اینڈ آل ———

بوڑھے کی آواز خوشی سے کانپ رہی تھی ———

ایک عجیب طرح کا سکون اس کے چہرے پر پھیل گیا ———

فلم کے ساتھ مائیکرو فلم کا سنتے ہی اسے احساس ہو گیا کہ

اب اصلی فلم ہی ہمارے ہاتھ لگی ہے ——— یہ ضرور

اس فلم کی مائیکرو فلم ہو گی ——— جس کی ہمیں تلاش تھی

اس نے ڈبہ واپس میز پر رکھا ——— خوشی سے

اس کے ہاتھ کانپ رہے تھے ——— وہ بے چینی

سے نمبر ٹو کا انتظار کرنے لگا ——— کوئی دس منٹ

بعد کمرے کا دروازہ کھلا ——— اور ایک لمبا نوجوان

کمرے میں داخل ہوا ——— ۔

”ہیلو باس ——— ۔“

نوجوان نے تعظیم سے جھکتے ہوئے بوڑھے کو مخاطب

”بیٹھو ——— وہ فلم کہاں ہے ——— ؟“

بوڑھے نے عجلت بھرے [illegible] پوچھا ——— ۔

”یہ لیجئے ——— جوان نے جیب سے ایک پلاسٹک

تھیلی نکال کر بوڑھے کے سامنے رکھ دی ——— ۔

بوڑھے نے اس لفافے کو جھپٹ کر اٹھایا ———

پھر اس نے نیگیٹو کو دن کی روشنی میں دیکھنا شروع کر دیا۔

پھر اس نے خوشی سے نمبر ٹو کی طرف دیکھا ———

اس کے چہرے پر فاتحانہ مسکراہٹ تھی ——— ۔

بوڑھے نے نیگیٹو واپس لفافے میں رکھے ——— ۔

”ویری گڈ ——— نمبر ٹو ——— ویلڈن ——— ہم

کامیاب ہو گئے ——— ویلڈن ——— ۔“

بوڑھے نے کپکپاتی آواز میں کہا ——— ۔

”شکریہ باس ——— ؟“

نمبر ٹو نے مسکراتے ہوئے کہا ——— ۔

”اب تم ایسا کرو ——— لیبارٹری میں اس کی ایک

جعلی فلم تیار کرو ——— جو بظاہر ایسی ہی ہو ———

مگر اس میں دیئے گئے اعداد و شمار قطعی فرضی ہوں ———

اور وہ فلم ہوٹل الفراڈے میں پہنچا دو ———“

”وہ کیوں باس ——— جب اصلی فلم ہم تک

پہنچ گئی ہے تو ہمیں اتنا تردد کرنے کی کیا ضرورت ہے“

نوجوان نے چونک کر پوچھا ——— ۔

”نمبر ٹو ——— تمہیں اچھی طرح معلوم ہے ———

اس فلم کے پیچھے اولڈ فاکس بھی پڑی ہوئی ہے ——
ظاہر ہے اگر انہیں فلم نہ ملی تو وہ اپنا دائرہ وسیع کریں گے
اور اگر انہیں فلم مل جائے —— تو وقتی طور پر مطمئن
ہو جائیں گے —— اور جب انہیں اصل بات کا پتہ
چلے گا —— ہم کہیں کے کہیں پہنچ چکے ہوں گے "

بوڑھے نے مکارانہ لہجے میں جواب دیا ——۔

" او کے باس —— میں سمجھ گیا —— اب
ایسا ہی ہوگا —— ہمارے دشمن سر پٹکتے رہ جائیں
گے —— اور ہم کامیابیوں سے قریب تر ہوتے چلے
جائیں گے —— آخر فتح ہمارا مقدر ہے —— "

نوجوان فلم لے کر تیزی سے کمرے سے باہر نکل گیا۔

نوجوان کے باہر جاتے ہی بوڑھے نے ڈبہ اٹھایا ——
پھر اس کا پچھلا حصہ کھول کر اس میں موجود ایک ناب کو گھمایا
پھر ایک مخصوص فریکوئنسی سیٹ کر کے اس نے اسے
آن کر دیا —— ڈبے میں سے سیٹی کی آواز نکلنے
لگی —— اور ڈبے پر موجود سرخ بلب سپارک
کرنے لگا ——۔

" ہیلو —— سلور سٹار اسپیکنگ ——
ایمبیسڈر سے بات کراؤ —— اوور —— "

بوڑھے نے پروقار لہجے میں کہا ——۔

" یس —— ایمبیسڈر سپیکنگ فرام دس اوور "

چند لمحوں کی خاموشی کے بعد ایک بھاری آواز گونجی۔

مسٹر ایمبیسڈر —— ہم فلم حاصل کرنے میں کامیاب
ہو گئے ہیں —— اوور —— "

بوڑھے نے کہا ——۔

" اوہ —— ویری گڈ —— کیا وہ اصلی فلم ہے
اوور —— "

دوسری طرف سے پرجوش لہجے میں پوچھا گیا ——۔

" یس ایمبیسڈر —— میں نے چیک کر لیا ہے۔
اوور —— "

بوڑھے نے اطمینان سے جواب دیا ——۔

" او کے —— اس فلم کو فی الفور ایمبیسی پہنچا دو۔
ڈ سلور سٹار ہی رہے گا —— میں اسے سفارتی بیگ میں
بھجوانے کا انتظام کرتا ہوں —— " اوور ——۔

" او کے —— میں ابھی فلم بھجوا دیتا ہوں —— اوور "

بوڑھے نے جواب دیا ——۔

" اوور اینڈ آل —— ایمبیسڈر نے کہا ——۔

بوڑھے نے سلسلہ منقطع کر دیا۔ اب اس کے چہرے پر اطمینان طاری تھا۔

عمران

اور صفدر کے جاتے ہی
جولیا فون کرنے کے بہا
کاؤنٹر کی طرف بڑھی ——— اس وقت اس کی
نظر زینے کی طرف تھی ——— اچانک اسے ایک
غیر ملکی نوجوان اپنی نشست سے اٹھ کر زینے کی طرف
بڑھتا دکھائی دیا ——— یہ دیکھ کر جولیا کی چھٹی حس
بیدار ہوگئی ——— وہ ٹھٹھک کر اپنی جگہ پر رک
گئی ——— چند لمحوں بعد اسے دھماکے کی آواز سنا
دی ———۔
فائر کی آواز سنتے ہی جولیا الفراڈ کے خارجی دروازے
کی طرف بڑھی ——— الفراڈ سے باہر آ کر وہ ا
کار میں سوار ہوئی ——— اگنیشن میں چابی کے گھومتے
انجن بیدار ہوگیا ———۔

چند لمحوں بعد الفراڈ کا خارجی دروازہ کھلا ——— اور
ہی غیر ملکی نوجوان بوکھلایا ہوا باہر آیا ——— وہ تیزی
سے اپنی کار کی طرف بڑھا ——— اسے دیکھتے ہی جولیا
کے لبوں پر مسکراہٹ رینگ گئی ———۔
نوجوان کار سٹارٹ کرتے ہی اسے بھگاتا چلا گیا۔
جولیا نے مناسب فاصلہ دے کر اس کا تعاقب شروع کر دیا۔
غیر ملکی کی کار تارکول کی سڑک پر تیزی سے آگے بڑھ رہی تھی۔
جولیا سوچ رہی تھی کہ ——— یہ غیر ملکی کون ہے۔
اور اس نے کس پر گولی چلائی ہے ——— ؟"
اچانک جولیا کی نظر بیک مرر پر پڑی ——— اور
دوسرے ہی لمحے اس کے لبوں پر مسکراہٹ رینگ گئی
ایک کار اس کے تعاقب میں مصروف تھی ———
جولیا نے اپنے شک کو یقین میں بدلنے کے لئے اپنی کار
کی رفتار کم کی ——— اس کے ساتھ ہی پچھلی کار کی رفتار
بھی کم ہوگئی ——— اور اگلی کار جولیا سے دور ہوتی
چلی گئی ———۔
جولیا نے بوکھلا کر اپنی کار کی رفتار بڑھائی
——— اور اگلی کار کے تعاقب میں روانہ ہوگئی ——— کچھ ہی
دیر بعد اگلی کار مشرقی پہاڑیوں کی طرف جاتی ہوئی سڑک پر مڑ گئی۔

یہ دیکھ کر جولیا کے چہرے پر تشویش پھیل گئی —— ۔
"شاید غیر ملکی کو تعاقب کا علم ہو چکا ہے —— !"
وہ زیر لب بڑبڑائی —— مگر اسے تو تعاقب
ہر حال میں جاری رکھنا تھا —— چنانچہ اس نے
بھی اپنی کار مشرقی پہاڑیوں کی طرف موڑ لی —— ۔
جونہی اس نے دائیں طرف ٹرن لیا —— ایک
گولی سنسناتی ہوئی آئی —— اور اس کی کار کا اگلا
ٹائر برسٹ ہو گیا —— کار لڑکھڑاتی ہوئی
سڑک سے نیچے اتری —— جولیا نے کار کو کنٹرول
کرنے کی ہر ممکن کوشش کی —— مگر کامیاب
نہ ہو سکی —— اور کار لڑکھڑاتی ہوئی الٹ گئی ۔
جولیا کا سر بری طرح ڈیش بورڈ سے ٹکرایا ——
اور اس کا ذہن تاریکیوں میں ڈوبتا چلا گیا —— جولیا
کی کار دھڑا دھڑ جل رہی تھی —— اور کسی بھی لمحے
پیٹرول کی ٹینکی کسی دھماکے سے پھٹ سکتی تھی —— ۔
اچانک پچھلی کار سڑک پر رکی —— کار سے
ایک خوبرو نوجوان اتر کر —— جولیا کی کار کی طرف
بھاگا —— کار کے قریب پہنچتے ہی اس نے
ایک دھماکے سے کار کا دروازہ کھولا —— اور جولیا

کو کندھے سے پکڑ کر باہر کھینچ لایا —— پھر وہ جتنی
تیزی سے بھی دوڑ سکتا تھا —— جولیا کو کندھے
پر اٹھا کر دوڑ پڑا —— ۔
جولیا کے کپڑوں میں آگ لگ چکی تھی ——
نوجوان بھاگتا ہوا اپنی کار کے قریب آیا —— اس
نے جولیا کو زمین پر لٹا کر اپنا کوٹ اتار کر —— جولیا
کا جسم ڈھانپ دیا —— اسی لمحے ایک زوردار
دھماکہ ہوا —— جولیا کی کار کی پیٹرول ٹینکی پھٹ
چکی تھی —— ۔
"جولیا —— ہوش میں آؤ —— جولیا —— !"
نوجوان اسے بری طرح جھنجھوڑنے لگا ——
جولیا نے کسمساتے ہوئے آنکھیں کھولیں ——
پھر نوجوان کے چہرے پر نظر پڑتے ہی وہ بوکھلا اٹھی ——
"تت —— تم —— کیپٹن منصور —— ؟"
جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا —— ۔
"ہاں —— جولیا —— میں —— !"
کیپٹن منصور نے مسکراتے ہوئے جواب دیا —— ۔
"مگر —— تم —— یہاں کیسے آ گئے —— ؟"
جولیا کے لہجے میں حیرت تھی —— ۔

" میں تو کافی دیر سے تمہارا تعاقب کر رہا تھا ——— "

کیپٹن منصور نے مسکراتے ہوئے جواب دیا ———۔

" ہوں ——— تو وہ تم تھے ——— مگر تم میرا تعاقب کیوں کر رہے تھے ——— ؟"

جولیا نے حیرت سے پوچھا ———۔

" ایکسٹو کے حکم سے ——— "

کیپٹن منصور نے مسکراتے ہوئے کہا ———۔

" مگر ——— کیپٹن ——— تمہیں تو انٹرپول میں بھیج دیا گیا تھا ——— "

جولیا کا لہجہ سوالیہ تھا ———

" ہاں ——— مگر اب ایکسٹو نے مجھے دوبارہ سیکرٹ سروس میں بلا لیا ہے ——— "

کیپٹن منصور نے مسکراتے ہوئے جواب دیا ———۔

پھر اس سے پہلے کہ جولیا مزید کوئی بات کرتی ——— وہ کار جس کا تعاقب کرتی ہوئی ——— جولیا یہاں آئی تھی ——— کیپٹن منصور کو واپس آتی دکھائی دی۔

" جولیا تم جلدی سے کار کی اوٹ میں ہو جاؤ ——— میں اس کار کا ٹائر برسٹ کرنے کی کوشش کرتا ہوں "

کیپٹن منصور نے چلاتے ہوئے جولیا سے کہا ———۔

اتنے میں وہ کار نزدیک آ چکی تھی ——— کیپٹن منصور نے کار کے اگلے ٹائر کا نشانہ لیا ——— فضا میں دھماکے کی آواز گونجی ——— کار کا ڈرائیور کافی محتاط تھا ——— اس لئے اس نے بڑی مہارت سے کار روکی ——— کیپٹن منصور چھلانگیں لگاتا ہوا کار کے قریب جا پہنچا ——— اس سے پہلے کہ کار کا ڈرائیور سنبھل جاتا ——— کیپٹن منصور نے ایک جھٹکے سے کار کا دروازہ کھولا ——— اور سیٹ پر موجود نوجوان کو باہر گھسیٹ لیا ———۔

اتنے میں جولیا بھی ریوالور تانے وہاں آ پہنچی ———۔

" اے مسٹر تم کون ہو ——— اور ہوٹل الفیراڈ میں تم نے کس پر گولی چلائی تھی ——— ؟"

جولیا نے تیزی میں پوچھا ———۔

" اوہ ——— تو تم ——— شروع ہی سے میری نگرانی کر رہی تھی ——— "

غیر ملکی نوجوان نے چونکتے ہوئے کہا ———۔

" تم سے جو پوچھا گیا ہے ——— اس کا جواب دو "

کیپٹن منصور نے زہریلے لہجے میں کہا ———۔

اور جواب میں غیر ملکی نوجوان اپنی جگہ سے اچھلا ———

اور اڑتا ہوا جولیا سے جا ٹکرایا ——— جولیا اس حملے
کے لئے بالکل تیار نہ تھی ——— نتیجتاً وہ چاروں
شانے چت پیچھے گر پڑی ——— دوسرے ہی لمحے
جولیا کا ریوالور غیر ملکی کے ہاتھ میں تھا ———
" مسٹر ——— تمہیں اگر اپنی ساتھی کی زندگی عزیز ہے
تو ریوالور پھینک دو ——— ورنہ ریوالور کی تمام گولیاں
تمہارے جسم میں اتار دوں گا ———"
غیر ملکی نوجوان کا لہجہ سفاکانہ تھا ———
ایک لمحے کے لئے تو کیپٹن منصور کا جسم ———
سن ہو کر رہ گیا ——— پھر اس نے مسکراتے
ہوئے ریوالور کی طرف دیکھا ———
" یہ لو مسٹر ——— میں ریوالور پھینک رہا ہوں"
کیپٹن منصور نے ریوالور نیچے پھینکنے کی اداکاری کرتے
ہوئے ——— غیر ملکی کی طرف دیکھا ———
پھر یکدم ریوالور غیر ملکی کی طرف اچھال دیا ———
دوسرے ہی لمحے ریوالور غیر ملکی کے ریوالور والے ہاتھ
سے ٹکرایا ——— اور غیر ملکی کے ہاتھ سے ریوالور
چھوٹ کر نیچے گر پڑا ——— کیپٹن منصور اس موقع
کی تاک میں تھا ——— اس نے اپنی جگہ سے ہی جمپ

لگائی ——— اور غیر ملکی کے عین سر پر پہنچ گیا ———.
دوسرے ہی لمحے اس کا ہاتھ چلا ——— اور غیر ملکی
کے حلق سے ایک دلدوز چیخ نکلی ——— اور اس
کے ہونٹوں سے خون کی لکیر جاری ہو گئی ——— پھر
تو کیپٹن منصور نے اسے سنبھلنے کا موقع ہی نہ دیا ———
اور اس پر گھونسوں اور لاتوں کی بارش کر دی ———.
" رک جاؤ ——— مسٹر ———"
غیر ملکی چیخا ———.
" پہلے میرے سوالوں کا جواب دو ——— تم کون
ہو ——— اور ہوٹل الفیراڈ میں تم نے کس پہ گولی چلائی
تھی ———؟"
کیپٹن منصور نے غصے سے بھرپور لہجے میں پوچھا -
" میں مجرم ہوں ——— اور الفیراڈ میں میں نے
شیراڈ کے حکم سے شیراڈ کے نائب کو ہلاک
کیا ہے ———"
غیر ملکی نوجوان نے تھوک نگلتے ہوئے جواب دیا ———.
" ٹھیک ہے ——— اب تم کچھ دیر کے لئے بیہوش
ہو جاؤ ———"
یہ کہتے ہوئے کیپٹن منصور نے اپنے ریوالور کا دستہ مجرم کے

سر پر دے مارا ——— اور مجرم ایک کراہ کے ساتھ
بے ہوش ہوتا چلا گیا ——— ۔
کیپٹن منصور نے مجرم کو اٹھا کر اپنی کار میں لادا
——— پھر اس نے جولیا کو بھی کار میں سوار ہونے کا اشارہ کیا
——— اور خود ڈرائیونگ سیٹ سنبھال لی ——— کار ایک
جھٹکے سے آگے بڑھی ——— اور یو ٹرن لیتی ہوئی
شہر کی طرف روانہ ہو گئی ——— ۔
" کیپٹن یہ ہمارے لئے باعث مسرت بات ہے ۔ کہ
ایکسٹو نے آپ کو دوبارہ سیکرٹ سروس میں لے لیا ہے "
" ہاں جولیا ——— میرے لئے بھی ایکسٹو کی ماتحتی
میں کام کرنا فخر کی بات ہے ——— "
کیپٹن منصور نے مسکراتے ہوئے کہا ——— ۔
کچھ دیر بعد کار دانش منزل کے قریب
——— پہنچ چکی تھی ——— دانش منزل کا آٹومیٹک گیٹ
کھلتے ہی کیپٹن منصور کار اندر لیتا چلا گیا ———
چند لمحوں بعد کیپٹن منصور ، جولیا اور مجرم میٹنگ ہال
میں موجود تھے ——— ۔
" کیپٹن منصور مجھے یہ دیکھ کر بے حد خوشی ہوئی ہے کہ تمہاری
صلاحیتیں زنگ آلود نہیں ہوئیں ——— اور تم پہلے

کی طرح ہی چاک و چوبند ہو ——— "
کمرے میں ایکسٹو کی بھاری بھرکم آواز گونجی ——— ۔
" شکریہ باس ——— "
کیپٹن منصور نے مسکراتے ہوئے جواب دیا ——— ۔
" کیپٹن مجرم کو زیرو روم میں لاک کر دو ——— اور
جولیا کے ہمراہ شیراڈ انٹرنیشنل پہنچ جاؤ ——— وہاں
تمہیں عمران اور صفدر ملیں گے ——— "
" او کے باس ——— "
دونوں نے مسکراتے ہوئے جواب دیا ——— ۔
" پھر کیپٹن منصور نے مجرم کو کندھے پر اٹھایا ———
اور زیرو روم کی طرف چل پڑا ——— چند لمحوں بعد
اس کی واپسی ہوئی ——— پھر وہ باہر آ کر جولیا
کے ہمراہ اپنی کار میں سوار ہوا ——— کار ایک جھٹکے
سے آگے بڑھی ——— ۔
دانش منزل سے باہر آ کر کار کول کی سڑک پر ———
فراٹے بھرتی ہوئی شیراڈ انٹرنیشنل کی طرف روانہ ہو گئی ۔

سُرخ

رنگ کی کار بڑی تیزی سے دوڑی جا رہی تھی ——— سٹیرنگ پر

خود بلیو سٹار موجود تھا ——— اس نے عام پہنچانے

کے لئے کسی پر اعتماد کرنے کے بجائے خود ہی ———

یہ کام سرانجام دینا بہتر سمجھا تھا ——— اس وقت کار کا رخ

ایمبیسی کی طرف تھا ——— ایک چوک عبور کرنے

کے بعد وہ اس سڑک پر ——— آ گیا تھا جو ایمبیسی

روڈ پر جا کر ختم ہوتی تھی ———۔

چونکہ یہ ایک کمرشل ایریا تھا ——— اس

لئے یہاں ٹریفک کا ازدحام نہ تھا ——— اس نے

کار کی رفتار بڑھا دی ——— یہ سڑک چند گز آگے

جا کر ایک رہائشی کالونی سے گزرتی تھی ———۔

جیسے ہی کار کالونی کی حدود میں داخل ہوئی ———

[بل]یو اسٹار نے کار کی رفتار آہستہ کر دی ———

[چو]نکہ کالونی کافی گنجان آباد تھی ——— اور کسی بھی

[و]قت ایکسیڈنٹ رونما ——— ہو سکتا تھا۔

[اس] لئے بلیو سٹار نے کار کی رفتار ——— کم کر دی

[تھ]ی ——— وہ کسی سے الجھے بغیر اپنی ———

[منز]ل پر پہنچ جانا چاہتا تھا ——— یہاں پیدل

[چ]لنے والوں کا خاصہ رش تھا ———۔

ابھی اس کی کار نے ایک کالونی کے ———

[چن]د بلاک ہی طے کئے تھے ——— اتنے میں اچانک

[س]امنے ایک بڑھیا آ گئی ——— بلیو سٹار

[ن]ے اچانک بریک لگائے ——— کار کے ٹائروں

[ن]ے ایک احتجاجی چیخ ماری ——— مگر اس قدر

سخت بریک لگانے کے ——— باوجود بھی بڑھیا

[ک]و نہ بچا سکا ———۔

بلیو سٹار جلدی سے دروازہ کھول کر ———

کار سے نیچے اترا ——— اور بڑھیا کی طرف لپکا۔

اس اثناء میں بے شمار لوگ ——— جائے حادثہ

پر جمع ہو چکے تھے ——— بلیو سٹار نے سہارا

دے کر بڑھیا کو اٹھایا ——— بڑھیا کو کوئی سخت

چوٹ نہیں آئی تھی ——— یہ بات بلیو سٹار کے
لئے قابلِ اطمینان تھی ——— کار نے صرف اسے
دھکا دیا تھا ——— اِدھر اُدھر جمع ہوئے لوگوں نے
بلیو سٹار کو برا بھلا کہنا شروع کر دیا ——— .
بلیو سٹار نے جلدی سے جیب میں ہاتھ ڈالا ———
دوسرے ہی لمحے اس کا بٹوہ اس کے ہاتھ میں تھا ———
اس نے بٹوہ کھول کر ایک بڑا سا نوٹ بڑھیا ———
کو دیا ——— بڑھیا اتنا بڑا نوٹ دیکھ کر اس پر
جھپٹ پڑی ——— اب اس کی آنکھیں خوشی سے
چمک رہی تھیں ——— شاید اتنا بڑا نوٹ حاصل
کرنا تو درکنار وہ اس کے متعلق ——— خواب میں
بھی نہیں سوچ سکتی تھی ——— .
لوگوں نے اب بلیو سٹار کی تعریف ———
شروع کر دی تھی ——— بلیو سٹار نے موقع سے
فائدہ اٹھایا ——— اس نے بٹوہ جیب میں رکھا
اور مجمع کو چیرتا ہوا ——— تیزی سے اپنی
کار کی طرف بڑھا ——— .
کچھ دیر بعد کار دوبارہ ایمبیسی کی طرف ———
رواں دواں ہو گئی ——— بلیو سٹار دل میں بڑھیا

کو کوس رہا تھا ——— جس کی وجہ سے اس کا خواہ مخواہ
وقت ضائع ہو گیا تھا ——— وہ جلد از جلد ایمبیسی
پہنچنا چاہتا تھا ——— مگر پھر بھی اسے دیر ہو ہی
گئی ——— مگر وہ دل میں اس بات کا ———
شکر بھی ادا کر رہا تھا ——— کہ بڑھیا کو زیادہ
چوٹ نہیں آئی ——— ورنہ کام بگڑ سکتا تھا ———
اور وقت بھی ضائع ہوتا ——— .
کچھ ہی دیر بعد کار ایمبیسی کی عمارت کے ———
قریب پہنچ گئی ——— اور بلیو سٹار کار ایمبیسی
کے گیٹ کے اندر لیتا چلا گیا ——— پورچ میں کار
روک کر وہ باہر نکلا ——— فوراً ایک مسلح نوجوان
اس کی طرف بڑھا ——— نوجوان کے چہرے
پر سختی کے آثار تھے ——— .
"بلیو سٹار ——— ؟"
بلیو سٹار نے اپنا کوڈ دہرایا ——— .
"اوہ ——— آپ ——— معاف کیجئے گا ———
یہ تو روٹین کی کارروائی ہے ——— سفیر صاحب اندر
آپ کا انتظار کر رہے ہیں ——— ؟"
اور بلیو سٹار اس مسلح نوجوان کے ساتھ چلتا ہوا مختلف

راہداریوں سے گزر کر ایک کمرے میں پہنچ گیا ______ ۔
یہ ایک کشادہ کمرہ تھا ______ جو انتہائی خوبصورتی
سے سجا ہوا تھا ______ کمرے میں ایک بڑی سی میز
موجود تھی ______ جس کے پیچھے ریوالونگ چیئر پر
سفیر صاحب موجود تھے ______ سفیر صاحب نے
چونک کر بلیو سٹار کی طرف دیکھا ______ ۔
"آئیے ______ تشریف لائیے ______ میں
آپ کا ہی انتظار کر رہا تھا ______ بہت دیر کر دی آپ
نے ______"
سفیر نے مسکراتے ہوئے کہا ______ ۔
بلیو سٹار نے مسکرا کر سفیر کی بات ______
کا جواب دیا ______ پھر کرسی پر بیٹھ گیا ______
"وہ فلم میرے حوالے کر دیجیے ______"
سفیر نے سگار کا کش لگاتے ہوئے بلیو سٹار سے کہا ۔
بلیو سٹار نے مسکرا کر اپنی جیب میں ہاتھ ڈالا ______
مگر دوسرے ہی لمحے وہ بوکھلا کر اٹھ کھڑا ہوا ______
اس کی جیب خالی تھی ______ بٹوہ جیب میں نہیں
تھا ______ اب تو بلیو سٹار پر بوکھلاہٹ طاری
ہو گئی ______ اس نے گھبرا کر اپنی تمام جیبیں دیکھ

ڈالیں ______ مگر بٹوہ تو کہیں بھی نہ تھا ______
اب تو بلیو سٹار کے چہرے پر زلزلے کے آثار طاری
ہو گئے ______ گھبراہٹ سے اس کے
ماتھے پر پسینہ آ گیا ______ ۔
"کیوں کیا بات ہے ______ خیریت تو ہے"
سفیر نے چونک کر پوچھا ______ ۔
"میرا بٹوہ جیب میں نہیں ہے ______"
بلیو سٹار نے بوکھلاتے ہوئے جواب دیا ______ ۔
"مگر میں نے تو فلم مانگی ہے ______ اور تم بٹوے
کا ذکر کر رہے ہو ______"
سفیر کا لہجہ سوالیہ تھا ______ ۔
"فلم میں نے بٹوے میں رکھی تھی ______"
بلیو سٹار نے تھکے تھکے لہجے میں جواب دیا ______ ۔
"کیا ______ !!!"
سفیر تقریباً چلا اٹھا ______ اس کے چہرے
پر پریشانی کے آثار جھلملانے لگے ______ ۔
اتنے میں بلیو سٹار جلدی سے ٹیلی فون ______
کی طرف جھپٹا ______ اس نے تیزی سے نمبر ڈائل
کئے ______ اور سلسلہ ملتے ہی بولا ______ ۔

"سیون زیرو ——— تم فوراً البدر کالونی پہنچو ———
وہاں کسی نے میری جیب سے بٹوہ اڑا لیا ہے ———
اور وہ فلم بھی اسی بٹوے میں موجود تھی ———
ہری اپ ——— جلدی کرو ——— کہیں وہ
نکل نہ جائے ——— یہ حرکت شاید کسی ———
جیب کترے کی ہے ——— تم فوراً اس علاقے کے
کسی بدمعاش سے رابطہ قائم کرو ——— جتنی رقم
میں بھی سودا ہو ——— پرواہ نہیں ——— مجھے بٹوہ
اور فلم ہر حال میں چاہیئے ——— میں ہیڈ کوارٹر
جا رہا ہوں ——— مجھے وہاں اطلاع کر دینا ———
ایک ایک لمحہ بہت قیمتی ہے ——— میں کوتاہی
برداشت نہیں کروں گا ——— "

بلیو سٹار نے ریسیور کریڈل پر رکھا اور تیزی سے
باہر نکل گیا ——— ۔

میکاٹو

اور جیفر کے جاتے ہی شیراڈ کے
لبوں پر زہریلی مسکراہٹ رینگ گئی

"بے وقوف کہیں کا ——— "
شیراڈ نے مسکراتے ہوئے کہا ——— ۔
"فلم صرف شیراڈ کے مقدر میں ہے ——— کسی اور
مجال کہ وہ فلم کی گرد کو بھی پا سکے ——— "
پھر وہ بے چینی سے جیفر کے فون کا انتظار
نے لگا ——— تقریباً آدھ گھنٹے بعد اسے جیفر کا
موصول ہوا ——— ۔
شیراڈ نے لپک کر ریسیور اٹھایا ——— اور
ی طرف سے بات سننے لگا ——— ۔
اڈ کے پاس ——— میں پہنچ رہا ہوں ——— "
شیراڈ نے یہ کہہ کر کریڈل دبا کر سلسلہ منقطع کیا ———

پھر اس نے کسی کے نمبر ڈائل کئے ______ سل
ملتے ہی وہ غرایا ______ .
" شیراڈ سپیکنگ ______ مسٹر ہنیری ______
تم فیری کو لے کر کوٹھی نمبر ۲۱۰ پہنچ جاؤ ______ چا
کچھ بھی ہو ______ تمہیں ہر حال میں وہ فلم حاصل کر
ہے ______ اور سنو ______ میکالو اور جیفر کو
زندہ نہیں رہنے چاہیئے ______ ان کی زندگی ہمار
موت ہے ______ فلم ملتے ہی سیدھے
یہاں چلے آنا ______ وقت ضائع کرنے کی ض
نہیں ______ تمہیں فی الفور فاسٹ ایکشن ______
میں آنا ہے ______ "
یہ کہہ کر اس نے رسیور کریڈل پر رکھا ______
ہنیری کے ایکشن میں آنے کا انتظار کرنے لگا ______
وقت چیونٹی کی رفتار سے گزر رہا تھا ______
شیراڈ کی بے چینی بڑھتی ہی جا رہی تھی ______ ت
ایک گھنٹے بعد ہنیری بوکھلایا ہوا کمرے میں داخل ہوا ___
" باس ______ باس ______ فیری مارا گیا ___
میں بھی بڑی مشکل سے جان ______ بچا کر یہا
پہنچا ہوں ______ فلم کے حصول کے لئے

سیکرٹ سروس حرکت میں آ چکی ہے ______ "
" اوہ یہ تو بڑی پریشان کن بات ہے۔
کیا تم فلم حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے ______ ؟
شیراڈ کا لہجہ پریشانی سے بھرپور تھا ______ .
" یس ______ باس ______ فلم تو میں حاصل کر چکا
ہوں ______ "
یہ کہہ کر ہنیری نے اپنے لباس میں سے فلم ______
نکال کر شیراڈ کے حوالے کی ______ .
" فلم دیکھتے ہی شیراڈ کے لبوں پر مسکراہٹ رینگ گئی "
" اب میں اس فلم کے عوض کروڑوں روپے کماؤں گا ۔
اور یہ ملک اب میرے رحم و کرم پر ہے ______
ہا ہا ______ ہا ______ ہا ہا ______ "
شیراڈ نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا ______ .
" پھر وہ ہنیری کی طرف متوجہ ہوا ______ "
" ہنیری تم اب جا سکتے ہو ______ مگر یاد رہے ۔
تمہیں اب محتاط رہنا ہو گا ______ یہاں کی سیکرٹ
سروس کسی لمحے بھی تم تک پہنچ سکتی ہے ______ "
" آل رائٹ باس ______ آپ بے فکر رہیں ۔
یہاں کی سیکرٹ سروس ہنیری کی گرد کو بھی ______

نہیں پا سکتی ——— "
ہنری نے مسکراتے ہوئے جواب دیا ——— پھر
وہ کمرے سے نکل گیا ——— .
ہنری کے جاتے ہی شیراڈ فلم دیکھ کر ———
معنی خیز انداز میں مسکرانے لگا ——— پھر وہ فون
کی طرف بڑھا ——— ریسیور اٹھاتے ہی اس
نے کسی کے نمبر ڈائل کئے ——— .
" جیبرم ——— شیراڈ اسپیکنگ ——— "
" یس ——— باس ——— میرے لئے کیا حکم
ہے ——— "
دوسری طرف سے جیبرم کی آواز ابھری ——— .
" جیبرم تم فوراً الفیراڈ پہنچ جاؤ ——— کمرہ نمبر ۱۲ میں
ہنری موجود ہوگا ——— تمہیں اس کی نگرانی کرنا
ہوگی ——— اگر ضرورت محسوس ہو تو ہنری
کو ختم کر دینا ——— ہری اپ ——— "
" آل رائیٹ باس ——— حکم کی تعمیل ہوگی
کیا کوئی خطرناک معاملہ ہے ——— ؟"
جیبرم نے دلچسپی لیتے ہوئے پوچھا ——— .
" جیبرم ——— تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں .

تمہیں جو حکم دیا گیا ہے ——— اس پر عمل ہونا چاہیئے "
پھر شیراڈ نے سفاکانہ انداز میں مسکراتے ———
ہوئے ریسیور کریڈل پر رکھا ——— پھر وہ فائل ڈی
تھری کی فلم کو چیکنگ کے ——— انداز میں دیکھنے
لگا ——— .
" بلاشبہ یہ وہی فلم ہے ——— جس کی مجھے تلاش
تھی ——— "
یہ کہتے ہوئے وہ دیوار گیر الماری کی طرف بڑھا ——— .
الماری پر موجود ڈائل کو ——— وہ انتہائی حد
تک گھماتا چلا گیا ——— پھر وہ ڈائل کو پہلے والے
ہندسوں پر لے آیا ——— اس کے بعد اس نے
ایک بار پھر ڈائل گھمایا ——— کلک کی ہلکی سی
آواز گونجی ——— اور الماری کا لاک کھل گیا -
الماری کا دروازہ کھلتے ہی اس نے الماری میں ———
موجود وسیع حلقہ عمل کا ٹرانسمیٹر نکالا ——— پھر وہ
ٹرانسمیٹر پر فریکوئنسی سیٹ کرنے لگا ———
سلسلہ ملتے ہی اس کے لب ہلے ——— .
" ہیلو باس ——— شیراڈ کالنگ ———
ہیلو باس ——— شیراڈ کالنگ ———

" یس شیراڈ ـــــ باس اٹنڈنگ اوور ـــــ "

" باس ـــــ میں ڈی تھری فائل کی ـــــ فلم حاصل کر چکا ہوں ـــــ اوور ـــــ "

" اوہ ـــــ ویری گڈ مسٹر شیراڈ ـــــ ویلڈن مجھے تم سے یہی امید تھی ـــــ میں شیلرل کو بھیج رہا ہوں ـــــ فلم اس کے حوالے کر دینا اوور ـــــ "

" او کے باس ـــــ میں شیلرل کا انتظار کر رہا ہوں اوور ـــــ "

" او کے ـــــ اوور اینڈ آل ـــــ "

اس کے ساتھ ہی دوسری طرف رابطہ منقطع ہو گیا۔

شیراڈ نے ٹرانسمیٹر آف کر کے الماری ـــــ میں رکھا ـــــ اور الماری کو آٹو میٹک لاک کرنے کے بعد اس نے ـــــ فلم جیب میں رکھی اور شیلرل کا انتظار کرنے لگا ـــــ یوں اتنی آسانی سے فلم حاصل کرنے پر وہ بے حد خوش تھا ـــــ اسکے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ فلم اتنی آسانی سے اس کے ـــــ قبضے میں آجائے گی ـــــ

اچانک باہر دوڑتے ـــــ قدموں کی آواز سنائی دی ـــــ اس کے ساتھ

ہی شیراڈ کے چہرے پر ـــــ گھبراہٹ کے آثار پھیلتے ـــــ چلے گئے ـــــ اور اسی لمحے فون کی گھنٹی چلا اٹھی ـــــ ۔

موٹر

سائیکل تیزی سے سڑک پر پھسلتی
ہوئی آگے بڑھتی چلی گئی۔

" صفدر ____ اس مرتبہ تو کافی فاسٹ مجرموں
سے پالا پڑا ہے ____ وہ ہمیں ہر قدم پر چوٹ
دے رہے ہیں ____ اور پھر ہمیں ابھی تک
کوئی کلیو نہیں ملا ____"
عمران نے منہ بسورتے ہوئے کہا ____۔
عمران صاحب ____ آپ بھول رہے ہیں
مرتے وقت غیر ملکی ____ کے منہ سے نکلنے والا
نام ادھورہ رہ گیا تھا ____ اگر وہ نام مکمل کر دیتا
تو ہمارے لئے ایک بڑا کلیو تھا ____ مگر اب
بھی ہمارے لئے ایک ____ چھوٹا سا کلیو موجود ہے
اگر ہم دماغ پر زور دیں ____ تو اس نامکمل نام

کو مکمل کر سکتے ہیں ____"
صفدر نے پر زور انداز میں کہا ____۔
مگر اس موٹر سائیکل پر ____ میں دماغ پر کیسے
زور دے سکتا ہوں ____ ہاں ایک طریقہ ہے
تم میرے سر پر چڑھ کر بیٹھ جاؤ ____ تمہارا تو کافی
وزن ہے ____ میرا خیال ہے اتنے وزن سے
کام چل جائے گا ____"
عمران نے معصومیت سے کہا ____۔
اور جواب میں صفدر بے چارہ مسکرا کر رہ گیا ____۔
" عمران صاحب آپ پھر مذاق ____
پر اتر آئے ہیں ____ جب کہ یہ وقت سنجیدگی کا ہے"
صفدر نے اسے یاد دلایا ____۔
" اوہ سوری مسٹر صفدر ____ واقعی مجھے سیریس
ہی رہنا چاہیئے ____"
یہ کہہ کر عمران خاموش ہو گیا ____۔
" پھر چند لمحوں بعد اس کے لب ہلے ____"
شیرا ____ بھلا یہ کیا نام ہوا ____ ایسا لگتا
ہے جیسے کسی پنجابی فلم کا ولن ہو ____ کیا وہ کسی
مقامی باشندے کا نام لینا چاہتا تھا ____ یا پھر

کسی غیر ملکی کا نام —— ؟"

عمران نے سوچتے ہوئے کہا —— ۔

" ویسے جہاں تک میرا خیال ہے —— وہ کسی غیر ملکی کا نام لے رہا تھا —— شیرا —— شیرال شیران —— یا پھر شیراڈ بنتا ہے —— "

صفدر نے دماغ پر زور دیتے ہوئے کہا —— ۔

" اوہ —— یقیناً یہی بات ہو گی —— اب ہمیں ان تینوں ناموں پر زور دینا ہو گا —— اور جہاں تک میرا خیال ہے —— ان میں سے ایک نام میں نے کہیں سن رکھا ہے —— شاید وہ نام شیراڈ ہو —— "

عمران کا لہجہ جوشیلا ہوتا چلا گیا —— ۔

" کہیں آپ کا اشارہ ہوٹل شیراڈ انٹرنیشنل —— کی طرف تو نہیں —— ؟"

صفدر نے اچھلتے ہوئے کہا —— ۔

" تمہارا اندازہ درست ہے —— مسٹر صفدر ۔ اب ہم شیراڈ انٹرنیشنل چل رہے ہیں —— اگر ہمیں مجرموں کا کہیں سے کلیو مل سکتا ہے —— تو وہ جگہ شیراڈ انٹرنیشنل ہے —— "

اس کے ساتھ ہی عمران نے موٹر سائیکل —— کا رخ شیراڈ انٹرنیشنل —— جانے والی روڈ پر کر دیا۔

اب عمران پر جوش کی سی کیفیت طاری تھی —— موٹر سائیکل آندھی —— اور طوفان کی طرح —— شیراڈ انٹرنیشنل کی طرف اڑی جا رہی تھی ——

پندرہ منٹ کی مسافت کے بعد —— عمران شیراڈ انٹرنیشنل پہنچ گیا —— دونوں موٹر سائیکل سے اتر کر ہوٹل میں داخل ہو گئے —— شیراڈ انٹرنیشنل کا شمار فائیو سٹار ہوٹلوں میں ہوتا تھا ——

عمران سیدھا کاؤنٹر کی طرف بڑھا —— ۔

" میں مسٹر شیراڈ سے ملنا چاہتا ہوں —— "

عمران نے تیز لہجے میں کاؤنٹر کلرک سے کہا —— ۔

" کیا آپ مسٹر شیراڈ سے ٹائم لے چکے ہیں —— ؟"

کاؤنٹر کلرک نے سوالیہ انداز میں پوچھا —— ۔

" مجھے کسی سے ملنے کے لئے —— پہلے سے ٹائم لینے کی ضرورت نہیں —— "

یہ کہہ کر عمران نے انٹیلی جینس کے —— انسپکٹر کا کارڈ نکال کر دکھایا —— ۔

کارڈ پر نظر پڑتے ہی کاؤنٹر —— کلرک

کے چہرے پر گھبراہٹ کے آثار پھیل گئے ______
پھر اس نے گھنٹی بجا کر ویٹر کو بلایا ______ ۔
"ان صاحب کو مسٹر شیراڈ کے پاس لے جاؤ ______"
"چلئے صاحب ______"
ویٹر نے دونوں کو چلنے کے لئے کہا ______ ۔
پھر دونوں ویٹر کے ساتھ ______ لفٹ میں سوار
ہو کر تیسری منزل پر آ گئے ______ جہاں شیراڈ کا
آفس تھا ______ جونہی وہ تیسری منزل پر پہنچے ۔
انہیں دوڑتے قدموں کی آواز سنائی دی ______ ۔
عمران اور صفدر نے چونک کر ______ ایک
دوسرے کی طرف دیکھا ______ پھر عمران نے برق
رفتاری سے اپنا ریوالور ______ نکال کر ویٹر کی پشت
سے لگا دیا ______ ۔
"یہ ______ یہ ______ آپ کیا کر رہے ہیں ______؟"
ویٹر کے لہجے میں خوف سمٹ آیا ______ ۔
"وہی ______ جو ہمیں کرنا چاہیئے ______"
عمران نے غراتے ہوئے کہا ______ ۔
پھر وہ صفدر سے مخاطب ہوا ______ صفدر تم
ویٹر کو ریوالور کی زد میں رکھو ______ میں ذرا ان دوڑنے

موں کا سراغ لگاؤں ______ تم ویٹر کو لے کر
یراڈ کے کمرے میں جانا ______ اور حالات کو مدنظر
کھتے ہوئے جو بہتر سمجھنا کرنا ______"
یہ کہہ کر عمران پھر ویٹر ______ سے مخاطب ہوا
"راڈ کا کمرہ نمبر کیا ہے ______؟"
"۳۱۰ ______"
ویٹر نے تھوک نگلتے ہوئے جواب دیا ______
یشانی سے اس کا چہرہ دھواں دھواں ہو رہا تھا ______ ۔
"و کے صفدر ______ اب تم جا سکتے ہو ______"
عمران نے صفدر کو اشارہ کرتے ہوئے کہا ______ ۔
اتنے میں ایک مرتبہ پھر دوڑتے قدموں کی آواز سنائی
ی ______ اور پھر دوسرے ہی لمحے دائیں طرف سے
ن غیر ملکی دوڑتے ہوئے آئے ______ اور عمران پر
یٹ پڑے ______ غیر ملکیوں کو دیکھتے ہی ویٹر نے
ن جگہ سے چھلانگ لگائی ______ اور صفدر کی رینج
ے باہر نکل گیا ______ ۔
صفدر اور عمران کے لئے یہ حملہ غیر متوقع تھا ______
ن لئے پہلے ہی وار میں غیر ملکی ان پر چھا گئے ______
"ہینڈز اپ ______"

ان میں سے ایک غیر ملکی نے ریوالور نکال کر ———
غراتے ہوئے کہا ——— ۔

" ہاتھ اوپر ——— !"

بھلا یہ کیا بات ہوئی ——— عمران نے سر کھجاتے
ہوئے کہا ——— ۔

" مسٹر تم نے سنا نہیں ——— ہاتھ اوپر اٹھا
اس غیر ملکی نے اس مرتبہ ترش لہجے میں کہا ———

" اب کہیں جا کر تم نے صحیح بات کی ہے ———
عمران مسکراتے ہوئے بولا ——— ۔

پھر اس نے آنکھ دبا کر ——— صفدر کو اشارہ کر
اور ہاتھ اوپر اٹھا لئے ——— صفدر نے بھی مسکراتے
ہوئے عمران کی تقلید میں ہاتھ اوپر اٹھا دیئے ———
ہاتھ اوپر اٹھانے سے پہلے ——— صفدر اپنی گھڑی
کا فنڈ بٹن باہر کھینچ چکا تھا ——— اب اس کا رابطہ
ایکسٹو سے مل چکا تھا ——— ۔

" خبردار کوئی غلط حرکت کرنے کی کوشش نہ کرنا ———
ورنہ ریوالور کی تمام گولیاں ——— تمہارے جسم
میں اتار دی جائیں گی ——— !"

ریوالور بردار نے غراتے ہوئے کہا ——— ۔

" کیا شیراڈ انٹرنیشنل میں آنے والے تمام ———
ممبرز سے انتظامیہ کا سلوک یہی ہوتا ہے ——— ؟"

عمران نے آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے پوچھا ———

" شٹ اپ ——— !"

ریوالور بردار نے غراتے ہوئے کہا ——— ۔

" اوہ ——— بب ——— با ——— باپ ———
ہے باپ ——— تم تو کاٹ کھانے کو دوڑ رہے ہو "

عمران نے سہمنے کی ایکٹنگ کرتے ہوئے کہا ——— ۔

" مسٹر اپنی زبان کو لگام دو ——— !"

ریوالور بردار نے زہریلے لہجے میں کہا ——— ۔

" واہ ——— زبان نہ ہوئی ——— کوئی گھوڑا
ہو گیا، خچر ہو گیا ——— !"

عمران نے معصومیت سے جواب دیا ——— ۔

اور یہ جواب سن کر ریوالور بردار عمران پر جھپٹ پڑا ———
عمران پہلے ہی اس حملے کے لئے تیار تھا ——— اس
نے جھکائی دیتے ہوئے خود کو نہ صرف ——— اس
حملے سے صاف بچا لیا ——— بلکہ گھومتا ہوا ریوالور
بردار سے آٹکرایا ——— دوسرے ہی لمحے ریوالور بردار
منہ کے بل نیچے گر پڑا ——— ویٹر اور باقی دونوں

غیر ملکیوں کی توجہ جونہی اپنے ساتھیوں کی طرف —— ہوئی —— صفدر اپنی جگہ سے اٹھا —— اور اچھلتا ہوا ان تینوں پر چڑھ دوڑا —— اتنے میں عمران بھی چھلانگ لگا کر ان کے —— قریب پہنچ چکا تھا —— پھر عمران اپنی جگہ سے اچھلا اور اس کے دونوں گھٹنے —— مخالف کے سینے پر زور سے پڑے —— مخالف کے حلق سے نکلنے والی چیخ کافی خوفناک تھی —— اتنے میں صفدر بھی ایک حریف کو —— گرا چکا تھا —— اب اس کے مدمقابل دو حریف رہ گئے تھے —— صفدر جلدی سے اس ویٹر کی طرف بڑھا —— جو انہیں یہاں لے کر آیا تھا ——

ویٹر اسے اپنی طرف بڑھتا دیکھ کر دہشت —— سے جلدی سے چیختا ہوا پیچھے کی طرف بھاگا —— یہ دیکھ کر صفدر اپنی جگہ سے اچھلا —— دوسرے ہی لمحے ویٹر اس کے شکنجے میں پھنس چکا تھا —— ادھر عمران اپنے حصے کے شکار پر جھپٹا ——

" خبردار ہاتھ اوپر اٹھا لو —— ورنہ مجھے مجبوراً فائر کرنا پڑے گا —— "

ایک کرخت آواز ان کی سماعت سے ٹکرائی —— دونوں نے چونک کر پیچھے مڑ کر دیکھا —— ایک سمارٹ نوجوان ہاتھ میں —— ریوالور لئے کھڑا تھا ریوالور کا رخ عمران اور صفدر کی طرف تھا ——

" اوہ —— تو تم ہو فراڈ —— "

عمران نے مسمسی صورت بنا کر پوچھا ——

" یہ کیا بکواس ہے —— میرا نام شیراڈ ہے مسٹر علی عمران —— "

شیراڈ نے طنزیہ لہجے میں مسکراتے ہوئے کہا ——

" تو میرے نام سے بھی واقف ہو —— "

عمران نے معنی خیز انداز میں دیکھتے ہوئے کہا ——

" زیادہ باتیں کرنے کی ضرورت نہیں —— چپ چاپ ہاتھ اٹھا کر یہاں چلے آؤ —— "

شیراڈ نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا ——

اتنے میں ویٹر اور دوسرا غیر ملکی بھی سنبھل چکے تھے ——

" مسٹر چکرم تم واپس اپنی ڈیوٹی پر جا سکتے ہو —— "

شیراڈ نے ویٹر سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا —— پھر وہ غیر ملکی کی طرف —— دیکھتے ہوئے سانپ کی طرح پھنکار کر بولا —— "

مسٹر جیکارڈ ـــــ تم بھی ان کے ساتھ ہی میرے
کمرے میں آ جاؤ ـــــ"

چند لمحوں بعد وہ تینوں شیراڈ کے کمرے ـــــ
میں موجود تھے ـــــ۔

" مسٹر علی عمران مجھے معلوم ہے کہ تم ـــــ
فائل ڈی تھری کے سلسلے میں یہاں آئے ہو ـــــ
اب تم خود ہی میرے ـــــ چوہے دان میں پھنس
چکے ہو ـــــ

" میرے لئے یہ بڑی خوشی کی بات ہے ـــــ
کہ میں نہ صرف اپنے مشن میں کامیاب ہو گیا ہوں ـــــ
بلکہ اب تو پاکیشیا کا علی عمران ـــــ بھی میرے
رحم و کرم پر ہے ـــــ اب میں تمہارا کانٹا ہمیشہ کے
لئے نکال دوں گا ـــــ"

" مگر مجھے تو کوئی کانٹا نہیں چبھا ـــــ"

عمران نے نرم لہجے میں کہا ـــــ۔

" اوہ ـــــ یو شٹ اپ ـــــ شیراڈ مذاق
برداشت نہیں کرتا ـــــ"

شیراڈ تقریباً پھٹ پڑا ـــــ۔

" تو گویا میرا اندازہ درست نکلا ـــــ"

عمران نے مسکراتے ہوئے کہا ـــــ۔

" کیسا اندازہ ـــــ"

شیراڈ نے حیرت سے اچھلتے ہوئے کہا ـــــ۔

" یہی کہ فلم تمہارے پاس ہے ـــــ"

عمران نے منہ بسورتے ہوئے کہا ـــــ۔

" یہ ناممکن ہے ـــــ اس کا تمہیں پہلے سے
علم نہیں تھا ـــــ"

شیراڈ کے لہجے میں حیرت تھی ـــــ۔

" مسٹر شیراڈ ـــــ میں تم سے فلم لینے ہی آیا ہوں
کیا تم نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اتنا احمق سمجھ رکھا
ہے ـــــ یہ کیسے ممکن ہے کہ مجرم ـــــ
یہاں دندناتے پھریں ـــــ اور سیکرٹ سروس
کے کانوں کان خبر نہ ہو ـــــ"

عمران کا لہجہ کرختگی سے بھرپور تھا ـــــ۔

" اوہ ـــــ تو یہاں کی سیکرٹ سروس پہلے ہی سے
میرے پیچھے لگی ہوئی تھی ـــــ"

شیراڈ نے حیرت سے اچھلتے ہوئے کہا ـــــ۔

پھر اس کے لب ہلے ـــــ۔

" مگر اب میں تم دونوں کو ہلاک کر دوں گا ـــــ

اور یوں سیکرٹ سروس میری گرد کو بھی نہ پا سکے گی ———"

شیراڈ کے لہجے میں کاٹ تھی ———۔

پھر دوسرے ہی لمحے اس کی انگلی کا دباؤ ——— ٹریگر پر بڑھتا چلا گیا ——— عمران نے خود کو فوری ایکشن کے لئے تیار کر لیا ——— کمرے میں فائر کی آواز گونجی ——— گولی سیدھی عمران کے دل کیطرف بڑھی ——— دوسرا لمحہ شیراڈ کو چونکا دینے کے لئے کافی تھا ———۔

عمران اپنی جگہ سے اچھلا ——— اور گولی زناں کی آواز کے ساتھ اس کے قریب سے گزرتی چلی گئی ———۔

پھر اس سے پہلے کہ ——— شیراڈ دوسرا فائر کرتا ——— میز پر پڑا ٹیلی فون چلا اٹھا اسکے ساتھ ہی شیراڈ کی آنکھوں میں ——— الجھن تیر گئی ——— اس نے عمران کے دل کا نشانہ ——— لیتے ہوئے ——— ریسیور اٹھا کر کان سے لگایا دوسری طرف کاؤنٹر کلرک تھا ———۔

" سر ——— ابھی ابھی ایک غیر ملکی عورت اور ایک مقامی باشندہ یہاں آئے ہیں ——— عورت اپنا نام ریٹا بتا رہی ہے ——— اور وہ آپ سے ملنا

چاہتی ہے ———"

" ریٹا ——— مگر میں تو اس نام کی کسی ——— عورت کو نہیں جانتا ———"

شیراڈ نے حیرت سے جواب دیا ———۔

" ٹھیک ہے ——— تم فون پر اس سے میری بات کرا دو ———"

شیراڈ نے کچھ سوچتے ہوئے کہا ———۔

پھر دوسری طرف سے ریسیور پر ایک ——— مترنم نسوانی آواز ابھری ———۔

" مسٹر شیراڈ ——— مجھے وائٹ پینتھر نے آپ کے پاس بھیجا ہے ——— میں نیلم ڈی نفری کا آپ سے سودا کرنا چاہتی ہوں ———"

" وائٹ پینتھر ——— ٹھیک ہے ——— تم ریسیور کاؤنٹر کلرک کو دے دو ———"

شیراڈ نے اطمینان سے کہا ———۔

" پھر وہ کاؤنٹر کلرک سے مخاطب ہوا ———"

مسٹر جارج ——— انہیں میرے روم میں بھیج دو ——— معاملہ کافی سیریس ہے ——— میرا خیال ہے تم سمجھ گئے ہو گے ———"

یہ کہتے ہوئے اس نے ریسیور کریڈل پر رکھا —— ۔
پھر عمران سے مخاطب ہوا —— ۔

"تو گویا تمہاری پوری سیکرٹ سروس اس —— کیس پر کام کر رہی ہے —— ۔"

کچھ دیر بعد کمرے کا دروازہ کھلا —— دوسرے ہی لمحے صفدر اور عمران جگہ پر اچھل پڑے —— ان کے سامنے جولیا اور کیپٹن منصور کھڑے تھے —— ادھر جولیا اور کیپٹن منصور بھی انہیں دیکھ کر چونکے —— اتنے میں دو مشین گنیں ان کے جسموں سے آلگیں —— ۔

"ہا! —— ہاہاہا —— ہاہا —— شیراڈ سے ٹکرانا اتنا آسان کام نہیں —— جتنا تم لوگوں نے سمجھ رکھا تھا —— !"

کمرے میں شیراڈ کا قہقہہ گونجتا چلا گیا —— ۔

"مسٹر شیراڈ —— جب تک عمران کے جسم میں خون کا ایک قطرہ بھی موجود ہے —— تم اپنے گھناؤنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکتے —— عمران ہر حال میں تم سے فلم حاصل کر کے رہے گا —— !"

عمران کے لہجے میں درندگی امڈ آئی —— ۔

ایک لمحے کے لئے تو صفدر، جولیا —— اور

کیپٹن منصور بھی اس کے لہجے میں موجود درندگی —— سے کانپ کر رہ گئے —— ۔

شیراڈ اور دونوں سٹین گن بردار —— بھی لرز اٹھے تھے —— اسی لمحے دروازے پر دستک ہوئی —— ۔

"یس کم ان —— !"

شیراڈ نے دھیمے لہجے میں کہا —— ۔

دوسرے ہی لمحے دروازہ کھلا —— اور ایک لمبے قد کا غیر ملکی کمرے میں داخل ہوا —— ۔

"ہیلو —— مسٹر شیراڈ —— !"

اس نے خوشگوار لہجے میں کہا —— ۔

پھر وہ فوراً عمران اور اس کے ساتھیوں —— کی طرف متوجہ ہوا —— ۔

"مسٹر شیراڈ یہ سب کیا ہے —— ؟"

"یہ یہاں کی سیکرٹ سروس کے ممبر ہیں —— !"

شیراڈ نے جواب دیا —— ۔

"مگر یہ یہاں کیسے پہنچ گئے —— ؟"

غیر ملکی جو شیرل تھا —— اس کے لہجے میں حیرت کا عنصر نمایاں ہو گیا —— ۔

"یہ شروع ہی سے میری نگرانی کر رہے تھے ـــــ اب جبکہ فلم میرے قبضے میں آچکی ہے ـــــ تو انہیں کسی طرح اس کی بھنک پڑ گئی ـــــ"

"اوہ ـــــ یہ تو بہت برا ہوا ـــــ انہیں فوراً گولی مار دو ـــــ ان کا زندہ بچ جانا ہم سب کے لئے موت کا پیغام ثابت ہوگا ـــــ!"

شیرل نے متفکرانہ لہجے میں کہا ـــــ

"ہاں ـــــ مسٹر شیرل ـــــ تمہارے آنے سے پہلے میں یہی کرنے لگا تھا۔ ـــــ اب تم آگئے ہو تو اپنی آنکھوں سے ـــــ ان کا انجام دیکھو ـــــ شیراڈ سے ٹکرانا ـــــ موت کو دعوت دینا ہے اور اب یہ اس وقت کو ـــــ پچھتائیں گے ـــــ جب یہ میرے ـــــ پیچھے لگے تھے ـــــ"

شیراڈ نے سفاکانہ لہجے میں کہا ـــــ انتقام کی شدت سے ـــــ اس کا چہرہ سرخ ہو چکا تھا۔ ـــــ پھر اس نے اپنے ساتھیوں کو اشارہ کیا۔ ـــــ

"انہیں گولیوں سے بھون ڈالو ـــــ ان کا بچ جانا ـــــ ہمارے لئے موت ثابت ہوگا"

"اوکے ـــــ باس ـــــ!"

دونوں مشین گن برداروں نے ـــــ وحشیانہ انداز میں مسکراتے ہوئے کہا ـــــ پھر دوسرے ہی لمحے ـــــ کمرہ مشین گنوں کی تڑتڑاہٹ سے ـــــ گونج اٹھا ـــــ۔

گولیاں

بارش کے قطروں کی طرح
عمران اور اس کے ساتھیوں
کی طرف لپکیں ——— اب ان میں اور موت کے
درمیان چند لمحوں ——— کا فاصلہ رہ گیا تھا ———
دوسرے ہی لمحے عمران ——— اور اس کے ساتھی
برق رفتاری سے اپنی جگہ سے اچھلے ——— اسی
لمحے گولیاں ان کے قریب سے گزرتی چلی گئیں ———
یہ دیکھ کر شیراڈ اور شیبرل کے جسم غصے
کی زیادتی سے کانپنے لگے ——— ان کی آنکھوں میں
طوفان موجزن تھا ———

" نمک حراموں ——— تمہاری صلاحیتوں کو زنگ لگتا
جارہا ہے ——— کیا تم شین گن سے نہتے
دشمنوں کا نشانہ نہیں لے سکتے ——— "

شیراڈ نے چلاتے ہوئے کہا ———

" تم اپنی سی کوشش کر کے دیکھ لو شیراڈ ——— ہمیشہ
باطل کے سامنے حق کی فتح ہوتی ہے ——— موت
ایک دن آنی ہے ——— مگر جب تک اس خدائے
بزرگ و برتر کو ہماری زندگی مقصود ہے ———
تم جیسے گیدڑ ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے ——— "
عمران کا لہجہ زہریلا تھا ———

" بھون ڈالو ——— ان کتوں کو ——— "
شیراڈ نے غراتے ہوئے اپنے ساتھیوں سے کہا۔
اس لمحے ایک مرتبہ پھر کمرے میں ریٹ ریٹ ———
کی آوازیں گونجنے لگیں ——— اور ساتھ ہی کمرہ انسانی
چیخوں سے گونج اٹھا ——— گولیاں شیراڈ کے
ایک ساتھی کو چھلنی کر چکی تھیں ——— یہ دیکھ کر شیراڈ
پر درندگی طاری ہو گئی ———

" میں تمہیں زندہ نہیں چھوڑوں گا ——— "
شیراڈ نے غصے کی زیادتی سے چلاتے ہوئے کہا ———
پھر وہ اپنی جگہ سے اچھلا ———
عمران اور اس کے ساتھی ——— حملے کے لیے
پہلے ہی سے تیار تھے ——— جونہی شیراڈ عمران کی رینج میں آیا۔

عمران اپنی جگہ سے اچھلا ۔ ـــــ دوسرے ہی لمحے
کمرے میں شیراڈ کی چیخ گونجتی چلی گئی ـــــ ۔
عمران کی دونوں ٹانگیں ـــــ شیراڈ کے پیٹ
پر لگی تھیں ـــــ اور شیراڈ تکلیف سے
دوہرا ہوا جا رہا تھا ـــــ ۔
اتنے میں ایک سٹین گن بردار نے عمران کی ـــــ
ٹانگوں کا نشانہ لیا ـــــ گولیاں تیزی سے عمران
کی طرف لپکیں ـــــ دوسرے ہی لمحے عمران کے
حلق سے کراہ نکلی ـــــ اور وہ زمین پر دوہرا ہوتا
چلا گیا ـــــ شاید اس کی ٹانگ زخمی ہو گئی تھی ۔
عمران کو یوں زخمی ہوتا ـــــ دیکھ کر جولیا
صفدر اور کیپٹن منصور پر ـــــ درندگی طاری ہو
گئی ـــــ صفدر اور کیپٹن منصور مشین گنوں کی
پرواہ کیے بغیر ـــــ سٹین گن بردار پر چڑھ دوڑے
جب کہ جولیا تیزی سے عمران کی طرف لپکی ـــــ
اس کی آنکھوں میں آنسو جھلملانے لگے تھے ـــــ ۔
" عمران ـــــ تم ٹھیک ہو نا ـــــ ؟"
جولیا نے رندھی ہوئی آواز میں پوچھا ـــــ ۔
" فی الحال تو ٹھیک ہوں ـــــ بس گولی دائیں ٹانگ

کو چھوتی ہوئی گزر گئی ہے ـــــ !"
عمران صاحب نے حسبِ عادت مسکراتے ہوئے
جواب دیا ـــــ ۔
پھر وہ اپنے زخم کی پرواہ کیے بغیر ـــــ شیراڈ
پر چڑھ دوڑا ـــــ ۔
شیراڈ جو عمران کی طرف سے بالکل مطمئن تھا ـــــ
یوں اسے اپنی طرف دیکھ کر گھبرا گیا ـــــ ۔
اتنے میں جولیا شیراڈ پر جھپٹ پڑی ـــــ چند ہی
لمحوں بعد وہ ان چاروں سے گتھم گتھا تھے ـــــ
عمران زخمی ہونے کے باوجود ـــــ بڑی پھرتی
سے شیراڈ کا مقابلہ کر رہا تھا ـــــ ۔
کچھ دیر بعد چاروں مجرم ـــــ زمین پر بے
دم پڑے ہوئے تھے ـــــ ۔
" خس کم جہاں پاک ـــــ !"
عمران نے ہاتھ جھاڑتے ہوئے کہا ـــــ ۔
" ابھی کھیل ختم نہیں ہوا مسٹر ـــــ !"
کمرے میں ایک بھاری بھرکم ـــــ آواز گونجتی
چلی گئی ـــــ ۔
چاروں نے چونک کر ایک دوسرے کی طرف دیکھا ۔

پھر صفدر جلدی سے دروازے کی طرف بڑھا ——— ۔

" وہیں رک جاؤ ——— مسٹر صفدر ——— یہ دروازہ تم سے نہیں کھلے گا ——— جب تک میں نہ چاہوں تم لوگ اس کمرے سے نہیں نکل سکتے ——— "

کمرے میں وہی بھاری بھرکم آواز گونجی ——— ۔

" یہ تمہاری بھول ہے ——— مسٹر بلیک مین "

عمران نے تیز لہجے میں کہا ———

" اوہ ——— تو تم ——— میرا نام بھی جانتے ہو "

کمرے میں وہی بوکھلائی ہوئی آواز گونجی ——— ۔

" ہاں ——— جب عمران کسی مجرم تنظیم کے پیچھے لگ جاتا ہے ——— تو اس کا پورا حدود اربعہ کھنگال ڈالتا ہے ——— عمران سے بچنا بہت مشکل ہے مسٹر بلیک مین ——— "

یہ کہتے ہوئے عمران شیراڈ پر جھکا ——— جو فرش پر بے ہوش پڑا تھا ——— عمران کو یوں شیراڈ پر جھکتا دیکھ کر کمرے میں بلیک مین کی غراہٹ بھری آواز گونجی ——— ۔

" مسٹر علی عمران وہیں رک جاؤ ——— خبردار اگر اگر تم نے فلم ڈی تھری کو چھونے کی کوشش کی ——— "

مگر وہ عمران ہی کیا ——— جو کسی کی باتوں میں آ جائے ۔

وہ فوراً شیراڈ پر جھکا ——— اور اس کی جیب سے فلم ڈی تھری نکال کر ——— اپنی جیب میں ٹھونس لی ۔

" مسٹر عمران ——— تم نے سنا نہیں ——— وہ فلم جیب سے نکال کر میز پر رکھ دو ——— "

" یہ ناممکن ہے ——— مسٹر بلیک مین ——— اس فلم میں عمران کے ملک ——— کی سلامتی پوشیدہ ہے ——— اور جب تک عمران زندہ ہے ——— تم اس فلم کی گرد کو بھی نہیں پا سکتے ——— "

عمران نے پرعزم لہجے میں جواب دیا ——— ۔

" تو پھر مجھے مجبوراً سخت قدم اٹھانا پڑیگا ——— "

بلیک مین کے لہجے میں غراہٹ ابھر آئی ——— ۔

پھر ایک دھماکے سے کمرے کا دروازہ کھلا ——— اور چار آدمی سٹین گنیں تھامے ——— کمرے میں گھس آئے ——— ۔

" اگر زندگی چاہتے ہو تو ہاتھ اوپر اٹھا لو ——— "

ان میں سے ایک سٹین گن بردار نے ——— حاکمانہ لہجے میں کہا ——— ۔

جواب میں عمران نے اپنے ساتھیوں کی ———

طرف دیکھا ______ اور آنکھوں ہی آنکھوں میں کوئی
اشارہ کیا ______ اور ہاتھ اوپر اٹھا دیئے ______
عمران کی تقلید میں صفدر ______ کیپٹن منصور ______
اور جولیا نے بھی ہاتھ اوپر اٹھا دیئے ______ ۔
پھر انہیں سٹین گنوں کی زد میں ______ کمرے سے
باہر لے جایا گیا ______ باہر آتے ہی ان کے ______
سروں پر قیامت ٹوٹ پڑی ______ شاید ان کے
سروں پر مشین گنوں کے دستے ______ مارے گئے تھے
وہ کراہتے ہوئے لڑکھڑائے ______ اس سے
پہلے کہ وہ نیچے گرتے ______ انہیں مشین گن برداروں
نے سنبھال لیا ______ ۔
پھر جب انہیں ہوش آیا ______ انہوں نے
خود کو ایک کمرے میں بند پایا ______ ان کے سروں
میں درد کی لہریں دوڑ رہی تھیں ______ عمران نے آنکھیں
پٹپٹاتے ہوئے ______ کمرے میں نظر دوڑائی ______
جولیا، صفدر اور کیپٹن منصور ______ بھی قریب ہی
لیٹے ہوئے تھے ______ ۔
عمران نے غیر ارادی طور پر جیب میں ______ ہاتھ ڈالا
اور دوسرے ہی لمحے ______ اس کے ہونٹ سیٹی

بجانے کے انداز میں سکڑ گئے ______ ۔
بلیک میں اس کی جیب سے قلم ______ حاصل کر
چکا تھا ______ ۔
عمران جمپ لگا کر اٹھا ______ اور صفدر پر جھک گیا ۔
" صفدر اٹھو ______ ؟
عمران نے اسے جھنجھوڑتے ہوئے کہا ______ ۔
پھر چند ہی لمحوں بعد صفدر، جولیا ______ اور کیپٹن
منصور ہوش میں آ چکے تھے ______ ۔
ان تینوں کو ہوش میں لانے ______ کے بعد عمران
کمرے کے دروازے کی طرف ______ متوجہ ہوا ۔
ابھی وہ دروازے کے قریب ہی پہنچ پایا تھا ______
دروازہ ایک جھٹکے سے کھلا ______ اور دو غیر ملکی مشین
گن لیے کمرے میں داخل ہوئے ______ ۔
" کوئی غلط حرکت کرنے کی کوشش نہ کرنا ______
خاموشی سے ہمارے ساتھ چلو ______ ؟
ان میں سے ایک نے غراتے ہوئے کہا ______ ۔
" اچھا بھائی ______ بے فکر رہو ______ کوئی غلط
حرکت نہیں کروں گا ______ اب تو صحیح حرکت ہی کروں گا ______ ؟
عمران نے کندھے اچکائے ______ ۔

اور بے ساختہ جولیا، صفدر اور کیپٹن منصور ——
کے حلق سے قہقہہ اُبل پڑا ——۔
"عمران صاحب —— آپ واقعی عظیم ہیں —"
کیپٹن منصور نے پرتحسین انداز —— میں عمران کی
طرف دیکھتے ہوئے کہا ——۔
"کیوں مکھن لگا رہے ہو کیپٹن ——"
عمران نے مسمسی صورت بنائی ——
پھر وہ چاروں مشین گنوں کی زد میں کمرے ——
سے باہر نکلے —— اب ان کے سامنے کوریڈور
تھی —— وہ مشین گنوں کی زد میں کوریڈور میں چلنے
لگے —— چند قدم چلنے کے بعد کوریڈور
دائیں طرف مڑ گئی —— پھر چند لمحوں بعد وہ
ایک کمرے کے قریب جا رُکے ——۔
کمرے کے باہر ایک غیر ملکی مشین گن
لئے پہرہ دے رہا تھا ——۔

کمرے میں ایک بڑی سی میز موجود تھی
میز کے پیچھے ایک ادھیڑ عمر
آدمی بیٹھا ہوا تھا —— میز پر سامنے کی طرف
دو سکرینیں لگی تھیں —— اور میز پر مختلف رنگوں
کے کئی بٹن بھی لگے ہوئے تھے —— بوڑھے
کے چہرے پر سختی —— کے آثار پھیلے ہوئے
تھے —— آنکھیں غصے سے بھری
ہوئی تھیں ——
پھر اس بوڑھے آدمی نے —— ان بٹنوں
میں سے ایک بٹن —— پریس کیا -
اس کے ساتھ ہی —— سکرین روشن ہو گئی
اور اسکرین پہ ایک نوجوان کا چہرہ نظر آنے لگا -
ادلڈ فاکس اسپیکنگ —— نمبر تھرٹین فلم

ڈی تھری کی کیا رپورٹ ہے ------ ؟"
اولڈ فاکس نے تیز لہجے میں پوچھا ------ ۔
" باس فلم ڈی تھری ہیڈ کوارٹر پہنچ چکی ہے ------ !"
دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز ابھری ------ ۔
" ٹھیک ہے ------ اب تو یہ مشن مکمل ہو گیا"
یہ کہہ کر چیف نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا ------ ۔
پھر اس نے ایک اور بٹن پریس کیا ------ اس
کے ساتھ ہی سکرین روشن ہو گئی ------ اور اس پر
ایک چہرہ جھلملانے لگا ------ ۔
" مائیکل ------ بلیو سٹار کی ایکٹی ویٹیز کیا ہیں ؟
میری اطلاع کے مطابق وہ بھی ------ مائیکرو
پلان میں دلچسپی لے رہے تھے ------ ؟"
چیف نے پوچھا ------ ۔
" باس ------ چند لمحوں پہلے رپورٹ موصول
ہوئی ہے ------ ایک انتہائی حیران کن خبر ہے"
مائیکل نے جواب دیا ------ ۔
" وہ کیا مائیکل ------ ؟"
چیف کی آنکھوں میں الجھن تیز ہو گئی ------ ۔
" باس ------ بلیو سٹار اپنی ایمبیسی جا رہا تھا

راستے میں ایک بڑھیا اس کی کار ٹکرا گئی ------
بڑھیا کو خاص چوٹیں تو نہیں آئی تھیں ------ بہرحال
بلیو سٹار بڑھیا کو فارغ کر کے ------ اپنی ایمبیسی
گیا ------ پھر تھوڑی دیر بعد وہ بدحواسی
میں واپس لوٹا ------ اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ جیسے
اس کی کوئی اہم چیز کھو گئی ہے ------ !"
مائیکل ابھی بتا رہا تھا کہ اچانک ------ چیف
بول اٹھا ------ ۔
" مائیکل ------ تم بالکل نکمے ہوتے جا رہے ہو۔
میں نے رپورٹ مانگی ہے ------ اور تم مجھے
فضولیات میں الجھا رہے ہو ------ !"
" سوری باس ------ مگر ابھی آپ نے میری
پوری رپورٹ نہیں سنی ------ جب سنیں گے تو آپ
بھی دلچسپی لینے پر مجبور ہو جائیں گے ------ !"
مائیکل نے کہا ------ ۔
" ہری اپ ------ جلدی بتاؤ کیا بات ہے ------ !
چیف کا لہجہ نرم اور متجسسانہ تھا ------ ۔
" باس ------ بلیو سٹار کی واپسی کے بعد اس کا
نمبر ٹو اب پورے شہر میں جیب کتروں ------ کو پاگلوں

کی طرح تلاش کر رہا ہے ______ اور اس سلسلے
میں انہوں نے یہاں کے ______ مشہور مجرم جو فیالو
کی خدمات حاصل کی ہیں ______"
" مگر کیوں ______ آخر ایسی کیا بات ہو گئی ______؟"
چیف کے لہجے میں حیرت در آئی ______ ۔
" باس ______ میں نے انکوائری کی تھی ______
مجھے یہ معلوم ہوا ہے ______ کہ دوران حادثہ کسی
نے بلیو سٹار کا پرس اڑا لیا ہے ______ اور نمبر ٹو
اس پرس کی بازیابی کے لئے پریشان ہے ______
اور اسی سلسلے میں اس نے ______ پرس کی
قیمت تین لاکھ روپے ______ لگا دی ہے ______؟"
مائیکل نے جواب دیا ______ ۔
" اوہ ______ ایک پرس کے لئے تین لاکھ کی آفر
بات کچھ سمجھ میں نہیں آتی ______؟"
باس نے الجھن آمیز لہجے میں کہا ______ ۔
" باس ______ یہ سنتے ہی میں بھی چونک ______
گیا تھا ______ چنانچہ میں نے اپنے طور پر سراغ
لگانے کی کوشش کی ______ اور مجھے اس میں
کامیابی بھی ہوئی ہے ______ میری اطلاعات

کے مطابق بلیو سٹار کے ______ پرس میں کوئی مائیکرو
فلم موجود تھی ______ جسے وہ اپنی ایمبیسی پہنچانے
گیا تھا ______"
" کیا ______؟"
چیف تقریباً اپنی جگہ پر اچھل پڑا ______ ۔
" پلیز جلدی بتاؤ ______ پھر کیا ہوا ______ اور
یہ معلومات تم نے کیسے حاصل کیں ______؟"
باس کے لہجے میں گھبراہٹ تھی ______ ۔
" باس ______ بلیو سٹار کی ایمبیسی میں ______
میرا ایک آدمی کام کرتا ہے ______ میں نے اس
سے کنٹیکٹ کیا تھا ______ اس نے ایمبیسڈر کے
کمرے میں ڈکٹا فون لگا رکھا ہے ______ اور یہ تمام
باتیں اس نے ______ اس ڈکٹا فون کی مدد سے سنی
ہیں ______"
مائیکل نے تفصیل بتائی ______ ۔
" فلم ______ نہیں ______ بھلا ایسے کیسے
ہو سکتا ہے ______؟"
باس کا چہرہ یکدم تاریک ہو گیا ______ ۔
" میں سمجھا نہیں باس ______ آپ کیا کہنا چاہ رہے

ہیں ———— !"

مائیکل نے حیرت سے کہا ———— ۔

" مائیکل ———— پلیز تم فوراً جوفیانو سے رابطہ
قائم کرو ———— اور اسے اس پرس کے ————
دس لاکھ کی آفر کردو ———— پلیز ہری اپ ————
میں بھی اپنے طور پر اس پرس ———— کی بازیابی کی
کوشش کرتا ہوں ———— مجھے ہر قیمت پر وہ پرس
چاہیئے ———— کسی بھی صورت میں ———— تم
فوراً اپنے سیکشن کے آدمیوں کو ———— اس کام
پر لگادو ———— میں ناکامی کا لفظ سننے ————
کا عادی نہیں ———— !"

باس نے تیز لہجے میں کہا ———— ۔

" او کے باس ———— آپ فکر نہ کریں ————
میں اس پرس کو تلاش کر کے ———— آپ کے
پاس لے آؤں گا ———— !"

مائیکل نے جواب دیا ———— ۔

باس نے بٹن آف کر دیا ———— ۔

" اوہ ———— کیا ———— وہ فلم جعلی ہے ————
نہیں ایسا نہیں ہو سکتا ———— !"

پھر باس نے ایک سرخ بٹن پریس کیا ———— چند
لمحوں بعد مائیک پر ایک ———— بھاری بھرکم آواز ابھری۔

" ہیڈ کوارٹر اسپیکنگ اوور ———— !"

" ہنگری فاکس فرام [illegible] اوور ———— !"

باس نے مؤدبانہ لہجے میں کہا ———— ۔

" یس پلیز رپورٹ اوور ———— !"

دوسری طرف سے وہی بھاری آواز ابھری ———— ۔

فوراً مائیکرو فلم کو چیک کریں ———— مجھے شک
ہے کہ ہیڈ کوارٹر پہنچنے والی فلم جعلی ہے ————
اوور ———— !"

ہنگری فاکس نے کہا ———— ۔

" اوہ ———— اگر ایسی بات ہے ———— تو
میری کال کا انتظار کرنا ———— میں تھوڑی دیر بعد
تمہیں کال کروں گا ———— اوور اینڈ آل ———— !"

اس کے ساتھ ہی دوسری طرف سے آواز آنا بند ہو گئی۔

ہنگری فاکس کے چہرے پر ———— پریشانی
کے تاثرات پھیلے ہوئے تھے ———— اس نے
تھکے تھکے انداز میں بٹن آف کیا ———— پھر اس
نے ایک طویل سانس ———— لے کر ایک اور بٹن پریس

کر دیا ——— دوسرے ہی لمحے سکرین پر پیٹر
کا چہرہ نمودار ہو گیا ———۔
" باس اسپیکنگ اوور ———؟"
ہنگری ناکس کا لہجہ قدرے سخت تھا ———۔
" یس باس ——— پیٹر اسپیکنگ اوور ———؟"
دوسری طرف سے پیٹر کی آواز سنائی دی ———۔
" پلیز رپورٹ اوور ———؟"
ہنگری ناکس نے تیز لہجے میں کہا ———۔
" باس ——— میری اطلاع کے مطابق عمران
مائیکرو فلم کی تلاش ——— میں شیراڈ انٹرنیشنل تک
جا پہنچا ہے ———؟"
" ڈیلٹ ———؟"
ہنگری ناکس کے لہجے میں حیرت در آئی ———۔
" تمہارا مطلب ہے ——— شیراڈ بھی اس فلم
میں دلچسپی لے رہا ہے ———؟"
ہنگری ناکس کا لہجہ حیرت سے بھرپور تھا ———۔
" یس باس ——— اب سے کچھ دیر پہلے تو میں نے
جولیا اور کیپٹن منصور کو بھی ——— وہاں دیکھا ہے
معاملہ کافی سیریس ہے باس ——— لگتا ہے

اصلی فلم شیراڈ ہی کے پاس ہے ——— ورنہ سیکرٹ
سروس کے چار اہم رکن ——— وہاں کا رخ نہ کرتے ؟"
پیٹر نے رپورٹ دی ———۔
" اوہ ——— ویری سیڈ ——— اس کا مطلب
ہے ——— مائیکل کی رپورٹ ——— حقیقت
پر مبنی ہے ———؟"
ہنگری ناکس نے چونکتے ہوئے کہا ———۔
اس کے چہرے پر پریشانی کے ——— آثار مزید
گہرے ہو گئے تھے ———۔
" مجھے معلوم ہے ——— مائیکرو فلم مشکوک
ہو چکی ہے ——— اصل شاید شیراڈ کے
پاس پہنچ چکی ہے ——— مائیکل کی رپورٹ درست
ہے ——— اوور ———؟"
" مگر باس ——— یہ کیسے ہو گیا ——— آپ
نے تو فلم کو چیک کیا تھا ——— اوور ———؟"
پیٹر نے حیرت سے پوچھا ———۔
" فلم کو چیک تو کیا گیا تھا ——— مگر اب حالات
نے ایک نئی کروٹ بدل لی ہے ——— اب وہ فلم
مشکوک ہو گئی ہے ——— میں نے ہیڈ کوارٹر رپورٹ

کر دی ہے —— اب تو رپورٹ آنے پر ہی حقائق
کا پتہ چلے گا —— میری کال تک رچرڈ کو وہیں
روکے رکھو —— اوور ——"

ہنگری فاکس نے کہا —— ۔

" اوکے باس —— اوور ——"

پیٹر نے جواب دیا —— ۔

" اوکے —— اوور اینڈ آل ——"

ہنگری فاکس نے بٹن آف کرتے ہوئے کہا ——
اور سکرین پر تاریکی چھا گئی —— ۔

پھر دوسرے ہی لمحے سکرین —— دوبارہ روشن
ہو گئی —— اب سکرین پر مائیکل کا چہرہ
ابھر آیا تھا —— اس کی آنکھوں میں ایک عجیب
سی چمک تھی —— اور چہرے پر جوش طاری تھا

" باس —— مائیکل اسپیکنگ ——"

مائیکل کی آواز کمرے میں گونجی —— ۔

" یس مائیکل —— رپورٹ پلیز —— اوور ——"

ہنگری فاکس کے لہجے میں بے چینی تھی —— ۔

" باس —— اس جیب کترے کو ٹریس
کر لیا ہے —— جس نے بلیو سٹار کی جیب سے

رس اڑایا تھا —— مگر فلم برآمد نہیں ہوئی ——
کسی نے اسے زخمی کر کے —— پرس چھین لیا ہے ۔
در پرس سے فلم نکال کر —— پرس پھینک دیا
ہے —— اوور ——"

مائیکل نے رپورٹ دی —— ۔

" کیا وہ جو فیالو کا آدمی تھا —— اوور ——"

باس نے چونک کر پوچھا —— ۔

" نہیں باس —— جو فیالو کو بھی ناکامی کی ——
اطلاع ملی ہے —— وہ بلیو سٹار کا آدمی بھی نہیں
ہے —— میں انکوائری کر چکا ہوں —— اوور"

" تو پھر وہ کون تھا —— اور اسے اس فلم سے کیا
دلچسپی تھی —— یہ بات سمجھ سے بالاتر
ہے —— اوور ——"

ہنگری فاکس نے کہا —— ۔

" باس —— آپ فکر نہ کریں —— میرے
سیکشن کے آدمی —— اسے تلاش کر رہے ہیں ۔
جونہی مجھے کوئی سراغ ملا —— میں آپ کو رپورٹ
کر دوں گا —— میرے آدمی شکاری ——
کتوں کی طرح اس مشن —— میں پھیلے ہوئے ہیں

اوور ______ !

" اوکے ______ مائیکل ______ یہ تمہارے ا

کا وقت ہے ______ اسے ہر قیمت پر تلاش

مجھے ناکامی نہیں کامیابی ______ سو فیصد کامیا

چاہیئے ______ اس فلم پر ہی ہماری زندگیوں

کا دارومدار ہے ______ !

باس کا لہجہ جذباتی تھا ______ ۔

" یس باس ______ آپ مطمئن ہو جائیں ______

مائیکل اس کی تلاش میں اس شہر کی اینٹ سے اینٹ

بجا دے گا ______ اوور ______ !

مائیکل نے جواب دیا ______ ۔

" شاباش مائیکل ______ مجھے تم پر فخر ہے ______

چاہے تمہیں سارے شہر کو ______ قتل کرنا پڑے

تم نے اپنا مشن ______ ہر حال میں مکمل ______

کرنا ہے ______ اوور ______ !

تھینک یو باس ______ ایسا ہی ہوگا ______

مائیکل اپنے دشمنوں پر موت بن کر برسے گا ______ او

اور پھر سکرین تاریک ہوگئی ______ ۔

ہنگری فاکس کے چہرے ______ پر پریشانی

ثار مزید گہرے ہو گئے ______ اب تک تو وہ بڑا

مطمئن تھا کہ اس نے ______ اپنا مشن مکمل کر لیا۔

ر اصل فلم کے دھوکے میں وہ ہیڈ کوارٹر ______

لی فلم بھیج چکا تھا ______ اور یوں ہیڈ کوارٹر

ں اس کی پوزیشن ______ کمزور ہو گئی تھی ۔

ا اس کے لیئے ______ بڑی تشویشناک بات تھی۔

ر اس کی پوزیشن ______ اسی حالت میں

تر ہو سکتی تھی کہ وہ ہیڈ کوارٹر سے اطلاع ______

نے سے پہلے ہی اصل فلم حاصل کر لے ______ وہ

ہی خیالوں میں گم تھا ______ کہ اچانک کمرے

ں ہلکی سی سیٹی کی آواز گونجی ______ ہنگری فاکس

ٹک کر ٹرانسمیٹر کی طرف متوجہ ہوا ______ ۔

" ہیڈ کوارٹر کالنگ ہنگری فاکس ______ اوور !

" یس ہنگری فاکس اسپیکنگ ______ اوور ______ !

" ہنگری فاکس ______ فلم جعلی ہے ______ اوور !

دوسری طرف سے ______ تیز لہجے میں کہا

یا ______ اور ہنگری فاکس کو یوں محسوس ہوا

یسے اس کے سر پر ایٹم بم ______ پھٹ گیا ہو۔

ں کا خدشہ درست نکلا ______ اب ہیڈ کوارٹر

ہیں اس کی پوزیشن کافی نازک ہوگئی تھی ———
" مجھے پہلے ہی شک ہوگیا تھا ——— کہ فلم
جعلی ہے ——— اس لئے میں نے آپ کو
اطلاع کر دی ——— اور ساتھ ہی اصل فلم کی
بازیابی کے لئے ——— ایکشن میں بھی آگیا
جلد ہی اصل فلم ہیڈکوارٹر ——— مہیا کر دی جا
گی ——— میرے آدمی چاروں طرف پھیل
چکے ہیں ——— اوور ——— "
" مجھے کارکردگی چاہیئے ہنگھری فاکس ——— مجھے
آدمیوں سے کوئی غرض نہیں ——— انڈرسٹینڈ
اوور ——— "
دوسری طرف سے تیز لہجے میں کہا گیا
" یس باس ——— میں اپنی پوری کوشش
کر رہا ہوں ——— جلد ہی اصل فلم تک
پہنچ جاؤں گا ——— اوور ——— "
ہنگھری فاکس نے تھکے تھکے لہجے میں کہا
ہنگھری فاکس ——— اب تک ہیڈ
کوارٹر میں ——— تمہاری پوزیشن بڑی اچھی
مگر اس فلم نے ——— تمہارے سارے کرے کرائے

کو ڈی ویلیو کر دیا ہے ——— اگر جلد ہی اصل فلم ہیڈ
کوارٹر نہ پہنچی ——— تو پھر شاید تمہارے خلاف کوئی
ایکشن لیا جائے ——— اوور اینڈ آل ——— "
اس کے ساتھ ہی کمرے میں خاموشی چھاگئی ———
اور ہنگھری فاکس نے ——— ایک طویل سانس لیتے
ہوئے ——— ٹرانسمیٹر آف کر دیا ———.

سیاہ رنگ

سیاہ رنگ کی لیموسین کوٹھی سے
کچھ فاصلے پر آکر رُک
گئی —— کار میں چار افراد سوار تھے ——
یہ چاروں شکل و صورت سے ہی جرائم پیشہ لگتے تھے ——
سفاکی ان کے چہروں پر —— پوری طرح
چھائی ہوئی تھی —— آنکھوں میں ایک طرح
کی وحشت تھی اور سانسوں میں طلاطم —— چاروں
نے ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے ——
یہ ڈیتھ گروپ تھا —— جسے پرس کی بازیابی
کے لئے جوفیابو نے —— کام پر لگایا تھا ——
ریوشیا نے پوری دنیا میں سے —— چند خاص
آدمیوں کو چن کر یہ گروپ —— تشکیل دیا تھا
اور اس گروپ کا لیڈر نارگن تھا —— نارگن اس قدر سفاک

تھا کہ پورا گروپ اس سے لرزتا تھا —— جوفیابو
کو اس کی یہی سفاکی پسند تھی —— اور وہ اسے
بڑا عزیز رکھتا تھا —— اور اسی لئے اس نے ڈیتھ
گروپ کا انچارج بنا رکھا تھا —— اب جوفیابو
نے اس کے ذمہ —— بلیو سٹار کے پرس کا کام
لگا رکھا تھا —— نارگن کے آدمیوں نے اسے اطلاع
دی تھی کہ —— وہ پرس جیکال نامی غنڈے ——
نے اڑایا ہے —— اور اس وقت وہ جیکال
کے ٹھکانے کے قریب موجود تھی —— جیکال بھی
قتل و غارت گری کا —— بادشاہ مانا جاتا تھا۔
اس وقت نارگن کی کار کی —— فرنٹ سیٹ
پر بیٹھا ہوا تھا —— اور اس کی آنکھوں سے
ایک طاقتور دوربین لگی ہوئی تھی —— اور وہ
اس دوربین کی مدد سے —— اس کوٹھی کے
مین گیٹ کو دیکھ رہا تھا ——۔
جوفیابو نے اسے فی الحال —— جیکال کے
ٹھکانے کی نگرانی کا کام سونپا تھا —— کسی قسم
کی مداخلت سے ا—— اسے روک رکھا تھا۔
اس لئے وہ دوربین —— لگائے کوٹھی کے

مین گیٹ کو نظروں میں رکھے ہوئے تھا —————— ۔
اچانک اسے فائرنگ کی —————— آواز سنائی
دی —————— اور وہ چونک کر فائرنگ کی آواز سننے لگا
" میرا خیال ہے —————— کوٹھی میں فائرنگ ہو رہی
ہے —————— "!
نارگن نے چونکتے ہوئے —————— اپنے ساتھیوں
کی طرف دیکھتے ہوئے کہا —————— ۔
" یس باس —————— ہمیں بھی یہی محسوس ہو رہا ہے
یقیناً" کوٹھی میں کوئی گڑبڑ ہے —————— "!
پیچھے بیٹھے ہوئے ایک —————— آدمی نے
جواب دیا —————— ۔
" مگر کوٹھی میں —————— اس قدر شدید فائرنگ کا کیا
مقصد ہو سکتا ہے —————— ؟"
نارگن نے ہونٹ دانتوں تلے —————— چباتے
ہوئے کہا —————— ۔
وہ کسی حد تک پریشان ہو گیا تھا —————— فائرنگ
کا جواز اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا —————— ۔
پھر کچھ دیر بعد فائرنگ رک گئی —————— اور وہاں
مکمل سکون طاری ہو گیا —————— نارگن نے بے چینی

سے اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھا —————— وہ جو فیاٹو
کی وجہ سے مجبور تھا —————— ورنہ ضرور مداخلت کرتا ۔
پھر دوسرے ہی لمحے وہ بری طرح —————— چونک
پڑا —————— دور سے پولیس کی گاڑیوں کے ——————
سائرن کی آوازیں آنے لگی تھیں —————— اور یہ آوازیں
قریب آتی جا رہی تھیں —————— ۔
" اوہ —————— پولیس —————— آ رہی ہے ——————
شاید کسی نے فائرنگ کی آواز سن کر —————— پولیس
کو فون کر دیا ہے —————— "!
نارگن کے چہرے پر مزید پریشانی پھیل گئی —————— ۔
" باس —————— اب تو لوگ بھی اکٹھے ——————
ہو رہے ہیں —————— "!
ڈرائیور نے تشویش سے کہا —————— ۔
اس سے پہلے کہ —————— نارگن کوئی قدم اٹھاتا ——————
کوٹھی کا گیٹ کھلا —————— اور جیکال کی کار برآمد ہوئی ۔
اب تو نارگن چونک پڑا —————— جیکال کی کار کوٹھی
سے نکل کر اس کی مخالف —————— سمت دوڑتی
چلی گئی —————— ۔
" اوہ —————— جیکال فرار ہونے میں کامیاب ہو گیا ۔

مگر یہ فائرنگ ______ انہیں اس کا تعاقب کرنا چاہیئے
کہیں یہ ہمارے ہاتھ سے ______ نہ نکل جائے ______
میرے خیال میں یہ عقبی ______ سڑک کی طرف نکلے
گا ______ ؟"

پھر اس نے ڈرائیور کو اشارہ کیا ______ ڈرائیور نے
کار اسٹارٹ کی ______ پھر اس نے گیئر میں ڈالتے
ہی کار کو یو ٹرن دے کر موڑا ______ اور پھر وہ سڑک
کراس کر کے دائیں طرف ______ والی سڑک پر روانہ
ہو گیا ______ اس نے جیسے ہی کار کو موڑا ______
اسے کچھ ہی دور جیکال ______ کی کار جاتی ہوئی دکھائی
دی ______ جیکال کی کار خاصی تیز رفتاری
سے شہر کی طرف جا رہی تھی ______ ادھر نارگن کے
ڈرائیور نے ایک خاص فاصلہ ______ دے کر اس کا
تعاقب شروع کر دیا ______

"یہ اب کہاں جا سکتے ہیں ______ ؟"
نارگن نے حیرت سے پوچھا ______ ۔
"پتہ نہیں باس ______ ؟"
ڈرائیور نے جواب دیا ______ ۔
کچھ دیر بعد کار ایک فلیٹ ______ کے قریب جا رکی

کار سے دو حبشی باہر نکلے ______ اس کے ساتھ ہی جیکال
کی کار آگے بڑھ گئی ______ یہ دیکھ کر نارگن پریشان
ہو گیا ______ کہ اب کیا کرے ______ آخر اس
نے کار کا تعاقب ______ کرنے کا فیصلہ کیا ______
پھر وہ ڈرائیور سے مخاطب ہوا ______ ۔

"میرے خیال میں تو حالات مزید الجھ گئے ہیں ______
اب تم کار کو اس کار سے آگے لے چلو ______ میں دیکھنا
چاہتا ہوں کہ کار میں کون موجود ہے ______ ؟"
"او کے باس ______ ؟"
ڈرائیور نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا ______ پھر
اس نے کار آگے بڑھا دی ______ کار آندھی اور طوفان
کی طرح آگے بڑھی ______ دونوں کاروں کا درمیانی
فاصلہ ہر لمحہ کم ہوتا چلا جا رہا تھا ______ آگے والی کار
اسی رفتار سے چل رہی تھی ______ پھر چند لمحوں بعد دونوں
کاریں برابر دوڑنے لگیں ______ اس کار کو ایک نوجوان
چلا رہا تھا ______ نوجوان کے چہرے پر سختی کے
آثار تھے ______ اس نوجوان نے نارگن اور اس
کے ساتھیوں کو گھور کر دیکھا ______ یہ کوئی اور ہی اجنبی
تھا ______ ۔

"باس —— ایکشن شروع کیا جائے ——"
پیچھے بیٹھے دونوں افراد نے کہا ——۔
"ہاں —— مگر اس نوجوان کو زندہ پکڑنا ہے ——
تاکہ حالات معلوم ہو سکیں —— ایکشن کسی ویران
سڑک پر کرنا ——"
نارگن نے سوچتے ہوئے کہا —— اس کی نظریں ہیک
ڈیو مر پر جمی ہوئی تھیں ——۔
"اوہ —— یہ تو دائیں طرف مڑ گیا ——"
نارگن نے تقریباً چلاتے ہوئے کہا ——۔
نارگن کے ڈرائیور نے بھی کار کو نہایت —— مہارت
سے موڑا —— کار الٹتے الٹتے بچی تھی ——
ڈرائیور اپنے کام میں کافی ماہر تھا —— ورنہ اس کے
لئے ان حالات میں کار کو کنٹرول کرنا ممکن نہ تھا ——۔
کار کو موڑتے ہی ڈرائیور نے —— تیزی سے
دوڑایا —— یہ ایک چھوٹی سڑک تھی ——
جس کے دونوں طرف گھنے درخت تھے —— نارگن
کی کار ابھی تھوڑی ہی آگے بڑھی تھی —— کہ انہیں
پہلی والی کار —— دور ایک سائیڈ پر کھڑی ہوئی نظر
آئی —— اور ڈرائیور نے اس کار کو دیکھتے ہی کار کی رفتار

تیز کر دی —— اور پھر پہلی کار سے کافی فاصلے پر
اس نے اپنی کار روک دی ——۔
کار کے رکتے ہی وہ چاروں —— عجلت میں کار
سے نیچے اترے —— پھر دو اطراف میں پھیل کر کار کی
طرف بڑھنے لگے —— ان کے ہاتھوں میں سٹین
گنیں پکڑی ہوئی تھیں —— جو تیزی سے اپنا رُخ
بدل رہی تھیں —— جلد ہی وہ چاروں کار تک پہنچ گئے۔
"اوہ —— اس میں تو جیکال موجود تھا ——
جلدی کرو —— وہ نوجوان کہیں قریب ہی
موجود ہوگا —— اسے فوراً پکڑو ——"
نارگن نے کار کا دروازہ کھول کر —— جیکال کو
باہر نکالتے ہوئے کہا ——۔
جیکال کا جسم زخموں سے چور تھا ——۔
"اس پر بے تحاشا تشدد کیا گیا ہے —— بڑی بیدردی
سے اس کی ساری کھال کو کھینچا گیا ہے ——"
نارگن نے چونکتے ہوئے کہا ——۔
پھر وہ جلدی سے جیکال کی —— جیبوں کی تلاشی
لینے لگا —— اس کی جیبوں میں سے ایک پرس
اعلیٰ قسم کے سگریٹوں کا ایک —— پیکٹ اور

ایک کی جیب بر آمد ہوئی ______ پرس دیکھتے ہی نارگن
نے بے تابی سے کھولا ______ یہ جیکال کا اپنا پرس تھا
اندر جیکال کا آئیڈنٹیٹی کارڈ موجود تھا ______ نارگن
نے یہ چیزیں واپس ______ اس کی جیبوں میں
ٹھونس دیں ______ ۔
اتنے میں نارگن کے تینوں ساتھی ______ درختوں
میں گھس گئے تھے ______ اور نارگن اکیلا ہی کار
کے پاس کھڑا تھا ______ اس نے جیکال کو واپس
سیٹ پر پھینکا ______ اتنے میں اسے فائرنگ کی
آواز سنائی دی ______ وہ جلدی سے اچھل پڑا۔
فائرنگ کسی درخت سے کی گئی تھی ______ اس
نے جلدی سے اپنے کندھے سے ٹامی گن اتاری ______
اور اس طرف فائرنگ ______ شروع کر دی ______
مگر دوسرے ہی لمحے ایک دھماکے ______ سے
ٹامی گن اس کے ہاتھ سے ______ چھوٹ کر زمین پر
گر پڑی ______ وہ اچھل کر نیچے گر پڑا ______
پھر اس نے اپنی جیب سے ریوالور نکالا ______ ۔
مگر ایک اور دھماکہ ہوا ______ اور ریوالور بھی اس
کے ہاتھ سے نیچے گر پڑا ______ فائر کرنے والا کوئی

ماہر نشانے باز تھا ______ ۔
اب نارگن چھلانگ لگا کر ______ ایک درخت
کی اوٹ میں ہو گیا ______ اب وہ ______ محفوظ تھا ۔
درخت کی اوٹ میں ہوتے ہی ______ اس نے
جیب سے ایک اور ریوالور نکالا ______ اور غور سے
اس درخت کی طرف دیکھنے لگا ______ اس کے خیال
میں جہاں سے فائرنگ ______ ہوئی تھی اس کے
ساتھیوں کی طرف سے کوئی جواب موصول ______
نہیں ہوا تھا ______ اس سے یہی ظاہر ہوا تھا ______
کہ اس کے ساتھی پہلی ہی ______ فائرنگ میں
ہلاک ہو چکے ہیں ______ یہ بات نارگن کے
لئے بڑی تشویشناک تھی ______ اب وہ دشمن
کے مقابلے میں اکیلا رہ گیا ______ دشمن کا پتہ
نہیں تھا کہ وہ کہاں چھپا بیٹھا ہے ______ اور وہ
تو دشمن کی نظروں میں تھا ______ دشمن بھی کوئی
ماہر نشانے باز تھا ______ ۔
نارگن درخت کے پیچھے بے حس و حرکت ______
بیٹھا رہا ______ وہ چوکنا ہو کر دائیں بائیں ______
دیکھ رہا تھا ______ مگر اسے دشمن کے دور دور

تک کوئی آثار نظر نہیں آرہے تھے ____ وہ بار
بار اس گھنے درخت کی طرف ____ دیکھتا تھا
جہاں اس کے خیال کے مطابق اس کا ____ دشمن
گھسا بیٹھا تھا ____ ۔

چند لمحوں بعد اسے گھنے درخت کی شاخیں ____
ہلتی ہوئی محسوس ہوئیں ____ یوں لگ رہا تھا
جیسے کوئی نیچے اتر رہا ہو ____ نارگن نے اپنا
سانس روک لیا ____ اور ٹریگر پر انگلی کا
زور بڑھا دیا ____ ۔

دوسرے ہی لمحے ایک دھماکہ ہوا ____ اور
ساتھ ہی انسانی چیخ کی آواز بھی ابھری ____ پھر
لاش کی صورت میں ایک انسانی جسم ____
نیچے گرا ____ نارگن نے مسکرا ____ کر
اپنے ریوالور کی نالی میں پھونک ماری ____ پھر
اس نے ریوالور جیب میں رکھا ____ اور اٹھ کر اس
طرف بھاگا ____ جہاں نوجوان گرا تھا ____ ۔

عمران

اور اس کے ساتھیوں کو
دیکھتے ہی اس پہریدار مشین
گن بردار کے لبوں پر سفاکانہ مسکراہٹ رینگ گئی ____ ۔

"باس تمہارا اندر انتظار کر رہے ہیں ____ !"
مشین گن بردار نے آنے والے ____ غیر
لبوں سے کہا ____ پھر اس نے ان کے لئے
دروازہ کھول دیا ____ دوسرے ہی لمحے وہ کمرے
میں داخل ہو چکے تھے ____ ۔

کمرے میں سامنے ایک اونچی کرسی بچھی ____
ہوئی تھی ____ جس پر بلیک مین مغرورانہ ____
انداز میں بیٹھا ہوا تھا ____ اس کے پیچھے دونوں
اطراف ایک ایک آدمی ____ مشین گن لئے
کھڑا تھا ____ کمرے میں شیراڈ اور شیلرل بھی موجود تھے

"آؤ ------ مسٹر عمران ------ تم نے میری طاقت
کا اندازہ لگا لیا ------ میں کتنی آسانی سے دشمنوں
پر غلبہ پا لیتا ہوں ------"
پھر اس نے اپنا ہاتھ آگے کرتے ہوئے کہا ------ ۔
"یہ ہے وہ فلم ------ جس کی حفاظت تمہاری
سیکرٹ سروس نہ کر سکی ------ ہم سیکرٹ
سروس اور انٹیلی جنس ------ کی آنکھوں میں دھول
جھونک کر اس فلم ------ کو اڑا لے آئے ہیں ------
اور تم بھی ہماری قید میں آ گئے ہو ------ ۔
اب دنیا کی کوئی طاقت ------ تمہیں اور تمہارے
ساتھیوں کو موت کے منہ ------ سے نہیں بچا سکتی
یہ کہتے ہوئے بلیک مین کے حلق سے ------
ایک طویل قہقہہ ابل پڑا ------ ۔
ٹھیک اسی لمحے عمران اپنی جگہ سے اچھلا ------
اور جمپ لگاتا ہوا بلیک مین سے جا ٹکرایا ------ ۔
حملہ اس قدر غیر متوقع تھا کہ ------ بلیک مین
اور اس کے ساتھی حیرت زدہ ہو گئے ------ انہیں
سوچنے سنبھلنے کا موقع ہی نہ ملا ------ پھر جب
تک وہ سنبھلتا ------ عمران اسے گردن سے دبوچ

چکا تھا ------ تکلیف کی شدت سے بلیک مین
کی آنکھیں باہر کو آنے لگیں ------ ۔
"اگر اپنے باس کی زندگی چاہتے ہو ------ تو مشین
گنیں پھینک دو ------"
عمران نے غراتے ہوئے بلیک مین ------
کے ساتھیوں سے کہا ------ ۔
بلیک مین کے ساتھیوں نے ------ بے بسی
سے بلیک مین کی طرف دیکھا ------ ۔
"اپنی گنیں پھینک دو ------"
بلیک مین کے حلق سے خرخراتی ہوئی آواز نکلی ------ ۔
دوسرے ہی لمحے بلیک مین کے ------ ساتھیوں
نے اپنی اپنی گنیں ------ کمرے کے وسط میں اچھال
دیں ------ ۔
یہ دیکھ کر صفدر، کیپٹن منصور اور جولیا ------ مشین
گنوں کی طرف لپکے ------ دوسرے ہی لمحے
گنیں ان کے ہاتھوں میں تھیں ------ اور مجرم ان
کے نشانوں کی زد میں تھے ------ ایک ہی منٹ
میں بازی پلٹ گئی تھی ------ بلیک مین کے ساتھی
حیرت سے یہ منظر دیکھ رہے تھے ------ ان کے

چہروں پر بے بسی چھائی ہوئی تھی — وہ سوچ
بھی نہیں سکتے تھے — کہ حالات اتنی تیزی سے
پلٹا کھا جائیں گے — اور یہ سب عمران کی وجہ سے
ہوا تھا — ۔

" کیوں — مسٹر بلیک مین — اب
تمہیں موت سے کون بچا سکتا ہے — کیا ایک
لمحہ پہلے ہم موت سے اتنا قریب نہ تھے — "
عمران کے لہجے میں درندگی اور خونخواری — نمایاں
تھی — عمران کا اس قدر خوفناک لہجہ دیکھ کر صفدر،
جولیا اور کیپٹن منصور بھی لرز اٹھے — پھر عمران نے
بلیک مین کی گردن کو چھوڑتے ہوئے — پرے
اچھال دیا — ۔

بلیک مین کو پرے اچھالنے سے پہلے —
عمران اپنی جیب سے مائیکرو فلم — نکال چکا تھا
اب صورت حال یہ تھی — کہ بلیک مین اور اس
کے ساتھی سیکرٹ سروس کے نرغے میں تھے —

" کیپٹن — تم ان غنڈوں کو گن کی زد میں رکھو
میں بلیک مین سے نمٹ لوں — "
عمران یہ کہتے ہوئے بلیک مین پر چڑھ دوڑا —

بلیک مین عمران کو اپنی طرف آتا دیکھ کر —
اپنی جگہ سے اچھلا — عمران ابھی فضا میں ہی تھا کہ
بلیک مین اس سے آ ٹکرایا — ۔

دوسرے ہی لمحے عمران کا ہاتھ تیزی سے —
گھوما اور بلیک مین کے حلق سے گھٹی گھٹی — سی
چیخ نکل گئی — اور وہ الٹ کر نیچے گر پڑا —
اتنے میں عمران عین اس کے سر پر پہنچ چکا تھا —
اس سے پہلے کہ — بلیک مین سنبھلتا —
عمران اپنی جگہ سے اچھلا — اور اس کے دونوں
پیر بلیک مین کے سینے — سے ٹکرائے —
بلیک مین کے حلق — سے نکلنے والی چیخ اس کی
تکلیف کی غمازی کرتی چلی گئی — ۔

عمران نے بلیک مین کو گریبان سے —
پکڑ کر اٹھایا — پھر اس نے اسے ہاتھوں پر اٹھا
کر بلند کیا — اور گھماتے ہوئے —
پوری قوت سے سامنے کی دیوار پر اچھال دیا —
بلیک مین کے حلق سے نکلنے والی آخری چیخ —
بڑی لرزہ خیز تھی — اس کی کھوپڑی ریزہ
ریزہ ہوگئی تھی — ۔

بلیک بین کے ساتھی اپنے باس کا اتنا بھیانک ——
انجام دیکھ کر لرز گئے —— اب عمران غراتے ہوئے
شیراڈ پر حملہ آور ہوا —— شیراڈ سہما سہما
پیچھے ہٹا ——

"نہیں —— خدا کے لئے مجھے کچھ مت کہنا!"
شیراڈ نے چلاتے ہوئے —— التجائیہ انداز
میں عمران سے کہا ——۔

عمران غرا کر بولا ——۔

"تمہیں زندہ چھوڑ دینا میرے قریب —— ملک
سے غداری ہے —— اور عمران اپنے ملک سے
غداری نہیں کر سکتا ——!"

یہ کہتے ہوئے عمران شیراڈ پر جھپٹ پڑا ——۔
دوسرے ہی لمحے شیراڈ کی گردن عمران ——
کے ہاتھوں کے شکنجے میں پھنس چکی تھی

"مم —— مجھے —— مم —— مت —— مارو
عمران ——!"

شیراڈ کے حلق سے خرخراتی ہوئی آواز نکلی ——
تکلیف سے اس کی آنکھیں باہر ابل آئی تھیں ——۔
مگر عمران کو ان باتوں کی کیا پرواہ تھی —— شیراڈ

کی گردن پر عمران کے ہاتھوں کا دباؤ بڑھتا چلا گیا ——
ایک لمحے کے لئے شیراڈ کا جسم جھٹکا کھا
کر تڑپا —— پھر ساکت ہو گیا ——۔
عمران نے دانت پیستے ہوئے —— شیراڈ
کے بے جان جسم کو نیچے پھینکا —— اور پھر وہ شیلڈ ل
کی طرف بڑھا ——۔

"عمران صاحب اسے تو زندہ چھوڑ دیں ——!"
کیپٹن منصور نے مسکراتے ہوئے کہا ——۔

"کیا تم نے اس کا اچار ڈالنا ہے ——؟"
عمران نے احمقانہ انداز میں پوچھا ——۔

"نہیں ——!"
کیپٹن منصور نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تو پھر اس سے مرغ چنے کی ریڑھی لگوانی ہے ——!"

"نہیں ——!"
کیپٹن منصور نے مسکراتے ہوئے جواب دیا ——۔

"تو کیا —— اس سے جوتے پالش کراؤ گے؟"
عمران نے جھلا کر پوچھا ——۔

"نہیں عمران صاحب نہیں —— یہ بھی نہیں!"
کیپٹن منصور نے قہقہہ لگا کر جواب دیا ——۔

"اچھا تو پھر تم نے اس کی بارات میں ——— شرکت کرنی ہوگی ———!"

عمران کا لہجہ طنزیہ تھا ——— اور کیپٹن منصور کے چہرے پر خفگی کے آثار ——— پھیلتے چلے گئے ——— جب کہ جولیا اور صفدر یہ گفتگو سن کر مسکرا رہے تھے ———۔

"عمران صاحب ——— میرا مطلب تھا کہ مجرموں کا ہمارے پاس کوئی ——— نشان بھی تو رہنا چاہیے!"

کیپٹن منصور نے کھسیانا ہو کر کہا ———۔

"اچھا ——— یہ تم نے پہلے کیوں نہیں بتایا ——— اگر پہلے بتا دیتے ——— تو میں ایک آدھ مجرم تمہاری ماتحتی میں دے دیتا ———!"

عمران نے معصوم صورت بنا کر کہا ——— اور جواب میں ایک قہقہہ گونجتا چلا گیا۔

بلیو سٹار

بلیو سٹار بے چینی سے اپنے کمرے میں ٹہل رہا تھا ——— اس کے چہرے پر جھنجھلاہٹ کے آثار ——— نمایاں تھے ——— کبھی وہ ہونٹوں کو دانتوں سے کاٹتا ——— وہ پاگلوں کی طرح کمرے میں گشت کر رہا تھا ——— پھر اچانک وہ ٹیلی فون کی طرف بڑھا ——— دوسرے ہی لمحے وہ ریسیور اٹھا کر نمبر ڈائل کرنے لگا ———۔

"یس ——— جوفیابوا سپیکنگ ———!"

سلسلہ ملتے ہی دوسری طرف سے ——— ایک گونجدار آواز آئی ———۔

"بلیو سٹار کالنگ ——— پرس کے متعلق رپورٹ دو ———؟"

بلیو سٹار نے انتہائی تیز لہجے میں کہا ———۔

"سر —— ابھی تک ہمیں کوئی کامیابی
نہیں ہوئی —— میں نے آدمی کام پر لگا رکھے ہیں
جونہی کوئی اطلاع ملی —— میں آپکو انفارم
کر دوں گا —— مجھے امید ہے کہ جلد ہی کام ہو جائیگا"
دوسری طرف سے جوفیالو کی آواز سنائی دی ——
"دیکھو جوفیالو —— جتنی جلدی ہو پرس تلاش کرو
میں ناکامی کی اطلاع نہیں سننا چاہتا ——"
یہ کہہ کر اس نے رسیور کریڈل پر رکھا ——
بلیو سٹار کی آنکھوں سے —— چنگاریاں سی
نکل رہی تھیں —— وہ رسیور کریڈل پر رکھ کر بے چینی
سے کمرے میں ٹہلنے لگا —— اچانک ٹرانسمیٹر سے
سیٹی کی آواز نکلی —— بلیو سٹار تیزی سے ٹرانسمیٹر
کی طرف بڑھا —— .
"نمبر تھری اسپیکنگ اوور —— ؟"
ٹرانسمیٹر سے آواز نکلی —— .
"یس بلیو سٹار اسپیکنگ اوور ——"
بلیو سٹار کے چہرے پر حیرت کے آثار ——
نمایاں ہو گئے —— کیونکہ نمبر تھری کا سیکشن موجودہ
مشن سے ہٹ کر تھا —— اس کا مشن صرف ملکی

یاست کی رپورٹیں مہیا کرنا تھا —— .
"باس میرے سیکشن کے ایک آدمی کو ——
ب جیب کترے سے ایک —— فلم ملی ہے
پلاسٹک کی تھیلی میں پیک ہے —— اور جیب
کترے نے اسے پاشا کالونی کے —— قریب
سے کسی کی جیب سے نکالا تھا —— اور جیب کترے
نے جو حلیہ بتایا تھا —— وہ آپ پر فٹ بیٹھتا ہے
چنانچہ میرے آدمی نے اس جیب کترے —— سے
وہ فلم چھین لی ہے —— اب وہ فلم میرے پاس
موجود ہے —— میں نے کال اس لئے کی ہے کہ یہ
معلوم کر سکوں —— کہ واقعی یہ معاملہ آپ سے
منسوب ہے —— اوور ——"
فلم کا سنتے ہی بلیو سٹار کے چہرے پر خوشی ——
کے آثار پھیل گئے —— وہ حیرت سے نمبر تھری کی
گفتگو سن رہا تھا —— اس کا بس نہیں چل رہا تھا ——
ورنہ وہ پلک جھپکتے ہی فلم —— اپنے قبضے میں کر لیتا ۔
بہرحال فلم کا سن کر وہ قدرے —— مطمئن ہو گیا ۔
اب اس کے چہرے پر وہ پہلے والے —— زلزلے
کے آثار نہیں تھے —— چہرے پر ایک طرح کا اطمینان

اور فتح تھی ۔

"نمبر تھری تم وہ فلم حفاظت سے ــــ اپنے پا
رکھ لو ــــ وہ اہم فلم ہے ــــ تم اس ر
اندازہ بھی نہیں لگا سکتے ــــ کہ تم نے کتنا بڑا کارنا
انجام دیا ہے ــــ ویری گڈ ــــ تمہیں اس
کا انعام ملے گا ــــ اور ہیڈ کوارٹر میں تمہاری کارکر
کی اچھی رپورٹ بھی بھیجی جائے گی ــــ ویلڈ ڈ
مسٹر تھری ــــ میں تمہارے پاس آ رہا ہوں ــــ
اوور اینڈ آل ــــ"

بلیو سٹار نے پرجوش لہجے میں کہا ــــ پھر
اس نے ٹرانسمیٹر آف کیا ــــ اس کے چہرے
پر عجیب سی خوشی پھیلی ہوئی تھی ــــ وہ تیزی
سے کمرے سے باہر نکلا ــــ چند لمحوں بعد و
اپنی کار میں بیٹھا ــــ نمبر تھری کے ہیڈ کوارٹر کی طرف
اڑا جا رہا تھا ــــ

بلیک مین

بلیک مین کی جیب سے ملنے والی مائیکرو فلم جعلی تھی

عمران اپنی اس شکست پر جھنجھلا اٹھا تھا ــــ سیکرٹ
سروس اور انٹیلی جنس میں ہلچل مچی ہوئی تھی ــــ اب
تک مائیکرو فلم کا کوئی سراغ نہیں مل سکا تھا ــــ سر
سلطان بار بار عمران سے ــــ رابطہ قائم کرتے ــــ
مگر عمران بھی اپنی جگہ پر بڑا سپٹا رہا تھا ــــ اب تو
شہر میں جگہ جگہ ــــ تخریب کاری ہو رہی تھی ۔
روزانہ کسی نہ کسی علاقے میں ــــ کوئی بم پھٹتا ــــ
اور روزانہ سینکڑوں معصوم شہری ہلاک اور زخمی ہوتے ــــ
اولڈ فاکس نے فلم کی بازیابی کے لئے شہر کی اینٹ سے
اینٹ بجا دی تھی ــــ ہر طرف خوف کے سائے
پھیلے ہوئے تھے ــــ پورا شہر قبرستان کا ماحول

نہیں کر رہا تھا ______ شہر کو فوج کے حوالے کر دیا گیا تھا۔
صدرِ مملکت نے اپنی تقریر میں ______ پر اعتماد
لہجے میں اعلان کیا ______ کہ بہت جلد مجرموں کو گرفتار
کر لیا جائے گا ______ سیکرٹ سروس مجرموں
کی تلاش میں سرگرداں ہے ______ اب مجرم بچ کر
کہیں نہیں جا سکتے ______ لوگ اطمینان رکھیں ______۔
کیپٹن منصور اور جولیا ایک ہی ______ کار میں سوار
گھومتے پھر رہے تھے ______ اور ان کی تیز نظریں
غیر ملکیوں پر جمی ہوئی تھیں ______ لیکن ابھی تک
وہ کسی مشکوک آدمی ______ کو تلاش نہیں کر
سکے تھے ______ اپنی ناکامی پر وہ بری طرح جھنجھلا
رہے تھے ______۔

" جولیا میرے خیال میں ہم یوں ______ شہر میں آوارہ
گردی کر کے وقت ضائع کر ______ رہے ہیں
ہمیں کچھ مخصوص اڈوں ______ پر جانا ہوگا ______"
کیپٹن منصور نے اپنا خیال ظاہر کیا ______۔
جولیا کار ڈرائیو کر رہی تھی ______ اور کیپٹن منصور
اس کے ساتھ والی فرنٹ سیٹ پر بیٹھا تھا ______۔
مخصوص اڈے سے کیا مراد ______ ہے تمہارا

مطلب نہیں سمجھی ______!
جولیا نے الجھے ہوئے لہجے میں پوچھا ______۔
" میں چند ایک ایسے کلبوں کو جانتا ہوں ______
جہاں پیشہ ور قسم کے مجرم ______ اکثر آتے جاتے
رہتے ہیں ______ ان کلبوں میں غیر ملکی مجرموں کا
بھی اٹھنا بیٹھنا ہے ______ میرا خیال ہے کہ ہمیں
ان کلبوں کو چیک کرنا چاہیئے ______ شاید ہمیں
وہاں کوئی کلیو مل جائے ______"
" ہاں تمہارا خیال درست ہے کیپٹن منصور ______"
جولیا نے تائید کی ______۔
" ٹھیک ہے سب سے پہلے ______ ہم ڈیک
کلب چلتے ہیں ______ یہ کوئی باقاعدہ کلب نہیں ہے
بس ایک لائسنس یافتہ ______ جوا خانہ ہے اور
یہاں جرائم پیشہ افراد آتے جاتے ہیں ______"
ٹھیک ہے کیپٹن ______ چیک کرنے میں کوئی
حرج نہیں ______!
جولیا نے کہا ______۔
" تو پھر ایمسکو روڈ پر کار لے چلیں ______ ایمسکو روڈ
پر ساتویں بلڈنگ ہی ڈیک ______ کلب کی عمارت

ہے ———— !

کیپٹن منصور نے کہا ———— ۔

اور جولیا نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے ————

کار کو ایسکو روڈ پر ڈال دیا ———— تھوڑی دیر بعد کار

ایسکو روڈ کی ساتویں بلڈنگ ———— کے سامنے پہنچ گئی

کار کے رکتے ہی دونوں نیچے اترے ———— اور عمارت

کے گیٹ کی طرف بڑھنے لگے ———— عمارت کے گیٹ

پر دو غنڈہ شکل افراد پہرہ دینے میں مصروف تھے ————

ان کے ہولسٹروں سے ریوالور لٹک رہے تھے ————

اور چہرے پر کرختگی کے آثار تھے ————

کیپٹن منصور کو دیکھتے ہی ———— دونوں غنڈوں

نے شناسائی کا اظہار کیا ———— اور مسکرا کر جولیا

کی طرف دیکھنے لگے ———— جولیا نے بھی مسکرا کر

اپنی آنکھ دبا دی ———— کیپٹن منصور جولیا کو لے

کر عمارت میں داخل ہو گیا ———— ۔

کلب میں مختلف میزوں پر عورتیں ———— اور مر

جوا کھیلنے میں مصروف تھے ———— فضا میں سگر

کے دھوئیں کی بو بھی پھیلی ہوئی تھی ———— کیپٹن جو

کو لے کر دائیں طرف کی ———— راہداری کی طرف چلا

پڑا ———— راہداری کے سامنے دو خوفناک شکل

کے غنڈے کھڑے ہوئے تھے ———— ۔

کیپٹن منصور جولیا کے ———— ہمراہ وہاں پہنچا

انہوں نے ان کا راستہ روک لیا ———— ۔

” ادھر کہاں چلے جا رہے ہیں ———— یہاں کوئی راستہ

نہیں ہے ———— ہال میں جا کر بیٹھئے ———— !

ان میں سے ایک نے کہا ———— ۔

” راستہ تو بنایا جاتا ہے ———— اور میرا خیال ہے

بن جانا چاہیئے ———— !

کیپٹن منصور نے مسکراتے ہوئے کہا ———— ۔

” اوہ ———— آپ معاف کیجئے گا ———— آپ

جا سکتے ہیں ———— مگر ان خاتون کو جانے کی اجازت

نہیں ہے ———— !

اب ان کا لہجہ نرم تھا ———— کیونکہ کیپٹن منصور

نے اندر جانے کا مخصوص کوڈ دہرا دیا تھا ———— ۔

” یہ بھی میرے ساتھ جائے گی ———— یہ میری

فرینڈ ہے ———— اسے کون روک سکتا ہے ———— !

کیپٹن منصور نے غراتے ہوئے کہا ———— ۔

سوری مسٹر ———— آپ کو اندر ہر قسم کی فرینڈ مل

جائے گی —— اسے ساتھ لے جانے کی کیا ضرورت ہے؟"
ان میں سے ایک نے انتہائی —— خشک لہجے
میں جواب دیا —— ۔
" یار جانے دو —— ٹونی —— لونڈیا خوبصورت
ہے —— شاید باس اسے مستقل ہی کوئی
کمرہ الاٹ کردیں —— اور ہمارا اسکوپ بھی بن جائے"
دوسرے غنڈے نے خباثت سے مسکراتے ہوئے کہا
" شٹ اپ —— "
کیپٹن منصور یہ سنتے ہی —— غصے سے اکھڑ گیا
اور ہال چٹاخ کی زوردار آواز سے گونج اٹھا
کیپٹن منصور کا بھرپور تھپڑ —— اس کی گال پر
پڑا تھا —— اور وہ لڑکھڑاتا ہوا دیوار سے جا ٹکرایا تھا۔
دوسرے نے اپنا ریوالور نکالنے کی کوشش کی ——
مگر جولیا کا ہاتھ تیزی سے گھوما —— اور وہ بھی اڑتا
ہوا دیوار سے جا ٹکرایا تھا —— اتنے میں جولیا اپنا
ریوالور نکال چکی تھی —— ۔
ادھر کیپٹن منصور کا تھپڑ کھانے والا —— سنبھل
کر اٹھا —— اور کیپٹن منصور پر حملہ آور ہوا ——
کیپٹن منصور اس حملے کے لئے —— پہلے ہی سے تیار تھا

اس کی دائیں ٹانگ گھومی —— اور حملہ آور ڈکراتا ہوا
واپس دیوار سے جا ٹکرایا —— ۔
اس وقت ہال میں سے چار افراد —— دوڑتے
ہوئے ان کے قریب آ گئے —— "کیا ہوا؟"
انہوں نے کرخت لہجے میں پوچھا —— ۔
انہوں نے میری فرینڈ سے گستاخی کی ہے ——
اب سزا بھگت رہے ہیں —— کیا یہاں آنے والے
مہمانوں سے اسی طرح کا سلوک کیا جاتا ہے ——
کیپٹن منصور نے اطمینان سے کہا —— ۔
" ٹونی —— اور جارج اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ ——
اور معزز مہمانوں سے معافی مانگو —— "
ان چار آنے والوں میں سے ایک نے کہا —— ۔
" ہم نے تو کچھ بھی نہیں کیا —— صرف انہیں اندر
جانے سے روکا تھا —— "
ٹونی نے اپنے ہونٹوں سے خون کی لکیر صاف کرتے
ہوئے کہا —— ۔
" کیوں جناب —— جب آپ کو بتایا گیا تھا کہ
ہال کوئی راستہ نہیں ہے —— تو پھر آپ ان
سے کیوں بھڑ رہے —— "

ان میں سے ایک بولا ———۔
" میں نے ان سے کہا تھا ——— راستہ تو بنایا جاتا
ہے ——— اور میرا خیال ہے کہ بن جانا چاہیے ———"
کیپٹن منصور نے دوبارہ کوڈ دہراتے ہوئے کہا ———۔
" اوہ ——— اگر انہوں نے کوڈ دہرا دیا تھا ———
تو پھر تم نے انہیں کیوں روکا ——— چلو ان سے معافی
مانگو ——— باس کو پتہ چل گیا تو تمہاری خیر نہیں۔
وہ اب ان پر چڑھ دوڑا ———۔
" سوری سر ——— ہمیں معاف کر دیجئے ———"
ان دونوں نے منہ لٹکاتے ہوئے کہا ———۔
" آؤ ——— ہنی ——— اب ان کے ساتھ بہت
ہو گیا ———"
کیپٹن منصور نے جولیا کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا ———
پھر وہ دونوں وہاں سے آگے روانہ ہو گئے ——— پھر
آگے جا کر اس نے جولیا کا ہاتھ چھوڑ دیا۔ ———
" سوری مس جولیا ——— ان حالات میں مجھے ایسا
ہی کرنا چاہیے تھا ——— امید ہے ——— آپ
محسوس نہیں کریں گی ———؟"
کیپٹن منصور نے معذرت کرتے ہوئے کہا ———۔

" کیپٹن اس میں برا محسوس کرنے کی کون سی بات
ہے ——— تمہیں ان حالات میں ایسا ہی کرنا چاہیے
تھا ———"
جولیا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا ———۔
راہداری عبور کرنے کے بعد ——— وہ ایک ہال کمرے
میں پہنچ گئے ——— جہاں چاروں طرف میزیں لگی ہوئی
تھیں ——— ان میزوں کے گرد زیادہ تر غیر ملکی بیٹھے
ہوئے تھے ——— ہال میں سگریٹ کا دھواں
بھرا ہوا تھا ——— اور غیر ملکی شراب کی بو رچی ہوئی
تھی ——— وہاں ہر قسم کی عورتیں بھی ——— موجود
تھیں ——— جو شراب نوشی میں مصروف تھیں ———
ر کھلے عام اخلاق سوز حرکتیں کی جا رہی تھیں ———
ہال میں دیواروں کے ساتھ غنڈے ——— سٹین
گنیں پکڑے کھڑے تھے ———۔
کیپٹن منصور باریک بینی سے ——— ہال کا جائزہ
لے رہا تھا ——— پھر اس کی نظریں ایک ———
ر کے گرد جا کر ٹھہر گئیں ——— جہاں ایک غیر ملکی
یلا بیٹھا شراب نوشی میں مصروف تھا ———۔
" آؤ جولیا ———؟"

کیپٹن منصور جولیا کو لے کر —— اس میز کی
طرف بڑھنے لگا —— جہاں وہ غیر ملکی اکیلا بیٹھا
شراب نوشی میں مصروف تھا —— ۔

" کیا ہم یہاں بیٹھ سکتے ہیں —— ؟"
کیپٹن منصور نے اس غیر ملکی سے پوچھا —— ۔
غیر ملکی نے سر اٹھا کر ان کی طرف دیکھا —— پھر
جولیا پر نظر پڑتے ہی اس نے —— مسکرا کر انہیں
بیٹھنے کی اجازت دے دی ——

" میرا نام منصور ہے —— اور یہ میری فرینڈ جولیا
ہے —— "
کیپٹن منصور نے تعارف کراتے ہوئے کہا —— ۔

" میرا نام زواٹا ہے —— "
غیر ملکی نے اپنا نام بتایا —— ۔

" آپ کیا پینا پسند فرمائیں گے —— ؟"
زواٹا نے اخلاقاً پوچھا —— ۔

" جو آپ منگوا لیں —— "
کیپٹن منصور نے مسکرا کر کہا ——

" کیا آپ گونگی ہیں —— "
غیر ملکی نے جولیا کو خاموش دیکھ کر مسکراتے ہوئے پوچھا

" نہیں —— ایسی تو کوئی بات نہیں —— بس
آپ کی پرسنلٹی ہی ایسی ہے کہ میں گنگ ہو کر ——
رہ گئی ہوں —— "
جولیا مسکرائی —— ۔

" تعریف کا بہت بہت شکریہ مس جولیا ——
آپ بھی کم خوبصورت نہیں —— "
زواٹا نثار ہوتے ہوئے بولا —— ۔

" تھینک یو مسٹر زواٹا —— "
جولیا نے بھی مسکراتے ہوئے کہا —— ۔
زواٹا نے میز پر مکہ مار کر ویٹر کو بلایا ——
اور اسے قیمتی وہسکی لانے کا آرڈر دیا —— ۔

" اب جولیا اور کیپٹن منصور نے —— ایک
دوسرے کی طرف دیکھا —— وہ تو شراب نہیں
پیتے تھے —— اب کیا کریں —— اس
ماحول میں وہ انکار بھی نہیں کر سکتے تھے —— ۔

" مسٹر منصور آپ کا شغل کیا ہے —— ؟"
زواٹا نے کیپٹن منصور سے مخاطب ہو کر پوچھا —— ۔

" شغل کیا ہونا ہے مسٹر زواٹا —— کبھی کبھی کوئی
اونچا ہاتھ مار لیتا ہوں —— یوں زندگی آرام سے

بسر ہو جاتی ہے ——— "

کیپٹن منصور نے جواب دیا ——— ۔

" اور مس جولیا آپ ——— "؟

اب اس نے جولیا سے پوچھا ——— ۔

" میں بھی یہی دھندا کرتی ہوں ——— بس اس دھندے کی وجہ سے گزشتہ روز ——— منصور صاحب سے ملاقات ہو گئی ——— "

جولیا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا ——— ۔

اتنے میں ویٹر وسکی کی بوتلیں لاکر میز پر رکھ گیا ——— ۔

" آپ کس لائن پر ورک کرتے ہیں مسٹر منصور ——— "؟

زرواٹا نے پوچھا ——— ۔

" ہم زرا انٹرنیشنل قسم کے کاموں میں الجھتے ہیں ——— کوئی خاص پروگرام ہو تو ——— "

جولیا نے سرگوشیانہ لہجے میں جواب دیا ——— ۔

" اوہ ——— پھر تو ہم تینوں ایک ہی کشتی کے سوار ہوئے ——— "

زرواٹا نے ہنستے ہوئے جواب دیا ——— ۔

" اوہ ——— آپ بھی ——— اس فیلڈ کے ورکر ہیں "؟

جولیا نے حیرت سے پوچھا ——— ۔

" کیپٹن منصور خاموش رہا ——— کیونکہ وہ دیکھ رہا تھا کہ زرواٹا جولیا میں دلچسپی لے رہا ہے ——— اور یہ اس کے لئے اچھی بات تھی ——— اور شاید یہ آدمی ان کے کام کا ہوتا ——— اور انہیں کوئی کلیو مل جاتا ——— "

" ہاں ——— میری تنظیم بھی انٹرنیشنل قسم کے ——— کاموں میں ہاتھ ڈالتی ہے ——— لمبا ہاتھ ——— "

زرواٹا بہکنے لگا ——— ۔

" ویری گڈ ——— پھر تو آپ بڑے ——— خوش قسمت ہیں ——— ہم تو بس کرائے پر ہی کام کرتے ہیں ——— "

جولیا نے منہ بسورتے ہوئے کہا ——— ۔

" آپ چاہیں ——— تو میں اپنے باس سے آپ کے لئے بات کروں ——— مگر منصور صاحب کی ضمانت نہیں دے سکتا ——— "

زرواٹا نے کہا ——— ۔

" آپ میری فکر نہ کریں ——— میں تو ویسے بھی آزاد رہ کر کام کرنا پسند کرتا ہوں ——— ہاں مس جولیا کو کسی انٹرنیشنل تنظیم سے وابستگی کا ——— جنون کی حد تک شوق ہے ——— میں تو آزاد پنچھی ہوں۔

کیپٹن منصور نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا ____ ۔

"مس جولیا ____ کیا میں اپنے ایک ____
دوست سے مل لوں ____ ؟"

کیپٹن منصور نے اٹھتے ہوئے کہا ____ ۔

"ہاں ____ ہاں ____ ضرور مل لو ____
بھلا مس جولیا کو کیا اعتراض ہو سکتا ہے ____ "

جولیا کے بجائے زواٹا نے جواب دیا ____ اور
کیپٹن منصور مسکراتے ہوئے وہاں سے اٹھ گیا ____ ۔

"مس جولیا ____ یہ آپ نے کیا مقامی
آدمیوں کو منہ لگا رکھا ہے ____ "

کیپٹن منصور کے اٹھتے ہی زواٹا نے منہ بناتے ____
ہوئے کہا ____ ۔

"ارے مسٹر زواٹا ____ یہ تو بس یونہی
وقت گزارنے کے لئے تھا ____ اس سے
ملنے کا ایک فائدہ یہ تو ہوا ____ کہ آپ جیسی شخصیت
سے میری ملاقات ہو گئی ____ میں تو خود بھی مقامی
لوگوں کو پسند نہیں کرتی ____ "

جولیا نے بھی منہ بناتے ہوئے کہا ____ ۔

"ویری گڈ مس جولیا ____ ویسے کیا آپ سنجیدگی سے

کام کرنا چاہتی ہیں ____ ؟"

زواٹا نے رازدارانہ انداز میں پوچھا ____ ۔

"ہاں ____ مگر کوئی اونچا کام ____ کوئی گھٹیا
تھرڈ کلاس کا کام نہیں ____ کام بھی اونچا ہو ____
اور تنظیم بھی انٹرنیشنل ہو ____ کسی ایسی ویسی تنظیم کے
لئے نہیں ____ "

جولیا نے جواب دیا ____ ۔

"اوہ ____ ویری گڈ ____ آپ کو آپ کے
شایانِ شان کام مل سکتا ہے ____ مگر اس کے لئے
آپ کو اپنی قابلیت ثابت کرنا ہو گی ____ ۔
آپ کو تو معلوم ہی ہے کہ آج کل شہر میں کس ____
قدر دہشت کا راج ہے ____ اور ان حالات میں پاکیشیا
کے اہم دفاعی راز کی مائیکرو فلم بھی ____ بین الاقوامی
مجرم اڑا چکے ہیں ____ اور وہ تنظیم جس نے اس شہر میں
دہشت پھیلا رکھی ہے ____ وہ بھی اس مائیکرو فلم
کی بازیابی کے لئے کوشش کر رہی ہے ____ اور
تنظیم کا ایک اور گروہ بین الاقوامی تنظیم کے پیچھے پڑا ہوا ہے ۔
اور اس رسہ کشی میں پورا ملک دھماکوں ____ اور
دہشت گردی کی لپیٹ میں آیا ہوا ہے ____ آپ

وہ تنظیم جوائن کر لیں تو ساری عمر عیش کریں گی ـــــ "
زرواٹا نے مسکراتے ہوئے کہا ـــــ ۔
" اوہ ـــــ ڈیتھ گروپ ـــــ ویری گڈ۔
ویری گڈ مسٹر زرواٹا ـــــ میں تمام عمر آپ کی ممنون
احسان رہوں گی ـــــ اگر آپ مجھے اس تنظیم کی
ممبر شپ دلا دیں ـــــ "
جولیا نے خوشی سے اچھلتے ہوئے کہا ـــــ ۔
" خاموش مس جولیا ـــــ تنظیم کا نام زبان پر نہ لائیے
آپ چونکہ ہمارے ملک کی ہی رہنے والی ہیں ـــــ
اس لئے میں نے اس کا ذکر آپ سے کر دیا ـــــ
ورنہ ہمارے لئے یہ بہت بڑی غداری ہے ـــــ "
زرواٹا نے جواب دیا ـــــ ۔
" او کے ـــــ مسٹر زرواٹا ـــــ میں سب
سمجھ گئی ـــــ لو آر ویری سویٹ ـــــ "
جولیا نے پیار سے مسکراتے ہوئے کہا ـــــ ۔
" میں نے ایک آدمی سے ملنا ہے ـــــ چنانچہ
وقت گزارنے کے لئے یہاں بیٹھ گیا ـــــ میں
کوشش کروں گا ـــــ کہ آپ کی اس سے سفارش
کر کے اسے اس ـــــ بات پر راضی کر لوں کہ وہ آپ

کے متعلق باس سے بات کرے ـــــ "
زرواٹا نے کہا ـــــ ۔
پھر اس نے گھڑی دیکھی ـــــ اور بولا ـــــ ۔
" آئیے مس جولیا اس شخص کے آنے کا وقت ـــــ
ہو گیا ہے ـــــ "
یہ کہہ کر اس نے جیب سے پرس نکال کر ـــــ
اس میں سے دو بڑے نوٹ نکال کر ـــــ میز پر
رکھے ـــــ اور جولیا کو لے کر وہاں سے اٹھ گیا ۔
جولیا مجبوری کے تحت یہ سب برداشت ـــــ
کر رہی تھی ـــــ ورنہ وہ اس کی کھوپڑی توڑ کر رکھ دیتی۔
اسے اس بات پر خوشی ہو رہی تھی ـــــ کہ یہاں
آنے سے اس کا مقصد حل ہو گیا ہے ـــــ اور نہ
صرف اسے مشکوک آدمی مل گیا ـــــ بلکہ وہ بڑی
حد تک اس تنظیم تک بھی پہنچ گئی تھی ـــــ جو مائیکرو
فلم کی بازیابی کے لئے ـــــ ملک میں دہشت گردی
پھیلا رہی تھی ـــــ اب اسے مائیکرو فلم کے
مل جانے کی بھی امید ہو گئی تھی ـــــ ۔
کلب سے باہر آ کر دونوں پارکنگ شیڈ ـــــ
میں کھڑی ایک سرخ کار کی طرف بڑھتے چلے گئے ـــــ

یہ زرواٹا کی کار تھی ______ ۔
دوسرے ہی لمحے دونوں کار میں موجود تھے ______
زرواٹا نے کار اسٹارٹ کی ______ اور اس کا رخ
شہر کی طرف کر لیا ______ ۔
کار مختلف سڑکوں سے گزرتی ہوئی ______ ایک
فائیو سٹار ہوٹل کے کمپاؤنڈ میں آرکی ______ زرواٹا
نے کار پارکنگ شیلڈ میں کھڑی کی ______ پھر دونوں نیچے
اترے ______ جولیا نے مڑ کر پیچھے کی طرف دیکھا ۔
دوسرے ہی لمحے اس کے لبوں پر ______ مسکراہٹ
رینگ گئی ______ اس نے کیپٹن منصور کی کار کو ہوٹل
کی حدود میں داخل ہوتے دیکھ لیا تھا ______ پھر وہ مسکرا
کر زرواٹا کے ساتھ ہوٹل میں داخل ہوگئی ______ ۔
ہوٹل میں داخل ہونے کے بعد زرواٹا ______ جولیا
کو لے کر لفٹ کی طرف بڑھا ______ دوسرے ہی
لمحے دونوں لفٹ میں سوار ______ دوسری منزل کی
طرف سفر کر رہے تھے ______ دوسری منزل پر
آنے کے بعد زرواٹا جولیا کو ______ لئے کمرہ نمبر ۲۰۴
کی طرف بڑھا ______ ۔
پھر اچانک زرواٹا نے جھک کر ______ کی ہول

سے اندر جھانکا ______ دوسرے ہی لمحے وہ اپنی جگہ پر
اچھل پڑا ______ اس نے جلدی سے اپنی جیب سے
ریوالور نکالا ______ اسی لمحے کمرے کا دروازہ کھلا
ساتھ ہی زرواٹا بجلی کی سی تیزی سے ______ دروازہ
کھولنے والے پر کود پڑا ______ دروازہ کھولنے والا
اچھل کر دور جا گرا ______ ساتھ ہی زرواٹا نے بھی اندر چھلانگ
لگائی ______ جولیا جب کمرے میں داخل ہوئی تو اس
نے فرش پر ایک بے ہوش آدمی کو پڑے دیکھا ۔
جولیا زرواٹا کی پھرتی پر حیران تھی ______ پھر جب
اس کی نظر بے ہوش پڑے ______ آدمی پر پڑی تو وہ
چونک گئی ______ وہ کیپٹن بابر کے سوا کوئی اور نہ تھا ۔
صوفے پر بھی ایک آدمی بیٹھا ہوا تھا ______ بظاہر
اس کی آنکھیں کھلی تھیں ______ مگر جسم بے حرکت
زرواٹا جلدی سے اس آدمی کی طرف بڑھا ______ اس
نے اسے کندھے سے پکڑ کر جھنجوڑا ______ مگر وہ آدمی
تو بے حس و حرکت تھا ______ وہ فوراً صوفے پر ڈھیر
ہوگیا ______ ۔
"جولیا دروازہ فوراً بند کر دو ______ یہاں تو کوئی لمبا
چکر شروع ہو چکا ہے ______ "

زولاٹا نے جولیا سے تیز لہجے میں کہا ——— ۔
جولیا نے سر ہلاتے ہوئے دروازہ بند کر دیا ———
وہ صوفے پر پڑے آدمی کو دیکھتے ہی سمجھ گئی تھی ———
کہ اسے مفلوج کر دیا ہے ——— اور یہ کیپٹن بابر
نے کیا ہے ——— ۔
زولاٹا اپنے بے ہوش ساتھی پر جھکا ہوا ———
اسے جھنجھوڑ رہا تھا ——— اسے ... رہا تھا کہ
اسے کیا ہو گیا ہے ——— یہ دیکھ کر جولیا آگے بڑھی
اس نے بے ہوش ——— غیر ملکی کے گال پر چٹ
بھری ——— اور اس کی گال میں پیوست بار
سی سوئی باہر نکال لی ——— پھر اس نے اپنے
لباس میں سے ایک چھوٹی سی شیشی نکال کر
کھول لی اور غیر ملکی کی ناک سے لگا دی ——— دوسرے
ہی لمحے غیر ملکی نے کسمسا کر ——— آنکھیں کھول
دیں ——— ۔
"زولاٹا یہ کون ہے ——— ؟"
غیر ملکی نے ہوش میں آتے ہی ——— جولیا کی
طرف اشارہ کرتے ہوئے زولاٹا سے پوچھا ——— ۔
ان کے متعلق میں بعد میں بتاؤں گا ——— پہلے

ڈ ——— تمہیں کیا ہوا تھا ——— ؟"
زولاٹا نے پوچھا ——— ۔
بس یار کیا بتاؤں ——— بے خیالی میں مار کھا گیا
ے اب تم فوراً ہیڈ کوارٹر پہنچا دو ——— شاید باس
سے کچھ معلومات حاصل کریں ——— پھر یکدم چونک
اموش ہو گیا ——— شاید جولیا کی موجودگی میں بے
ی سے ہیڈ کوارٹر ——— اور باس کا ذکر کر بیٹھا تھا۔
پھر وہ دوبارہ بولا ——— تم نے بتایا نہیں کہ یہ مس
ن ہیں ——— ؟
اور زولاٹا اسے تفصیل سے بتانے لگا ——— زولاٹا
ات سننے کے بعد وہ بولا ——— ۔
زولاٹا یہ مشکل کام ہے ——— باس اس بات کو کبھی
ند نہیں کریں گے ——— اور پھر یہ ہمارے لئے
ند ہے ——— کیا پتہ یہ پولیس سیکرٹ سروس کی
ن ہو ——— ؟
غیر ملکی نے خیال ظاہر کیا ——— ۔
میں سب سمجھتا ہوں نلپر ——— تم بے فکر رہو ۔
پوری چھان بین کے بعد ہی انہیں لے کر یہاں ———
رہا ہوں ——— یہ ہمارے لئے بڑی مفید

تابت ہوگئی ـــــ میرا خیال ہے تم سمجھ گئے ہو۔
زروا ٹا نے کبھی گھاٹے کا سودا نہیں کیا ـــــ ۔"
زروا ٹا نے مسکراتے ہوئے کہا ـــــ
" اد کے ـــــ تم اس بے ہوش آدمی کو
کر ایمرجنسی نائٹ سٹیڈ سے چلے جاؤ ـــــ اور وا
آکر مجھے رپورٹ کرنا ـــــ جب تک ان کا انتظ
کر لوں ـــــ ۔"
فلیپر نے زروا ٹا کی طرف دیکھتے ہوئے معنی خیز انداز میں
زروا ٹا بے ہوش کیپٹن بابر پر جھکا ـــــ اور ا
اٹھا کر کمرے سے باہر نکل گیا ـــــ زروا ٹا
جاتے ہی فلیپر نے مسکرا کر جولیا کی طرف دیکھا ـــــ
پھر اس کے لب ہلے ـــــ میں جولیا دروازہ
کر دیں اور ـــــ "
اس سے پہلے کہ فلیپر کا جملہ مکمل ہوتا ـــــ جو
تیزی سے مڑی ـــــ اس ... دروازہ لاک ک
دوسرے ہی لمحے اس کا ہاتھ اپنے بلا... کی طرف بڑھا ـــــ
پھر اچانک وہ اپنی جگہ سے اچھلی ـــــ اور اڑتی
فلیپر پر آگری ـــــ فلیپر ا... لے کے لئے قط
تیار نہ تھا ـــــ وہ بوکھلا کر ... ا

جولیا نے سنبھل کر فلیپر کی ـــــ پسلیوں میں فلائنگ
ـے رسید کر دی ـــــ فلیپر کراہتا ہوا دوہرا ہو گیا۔
ن کے چہرے پر اذیت کے آثار پھیل گئے ـــــ
جولیا نے اسے گریبان سے پکڑ کر ـــــ زوردار
اس کی ناک پر دے مارا ـــــ فلیپر کے حلق
دلخراش چیخ نکلی ـــــ اور اس کے ناک
خون کی دھار بہہ نکلی ـــــ اور اس کا سر ایک
ـے کو ڈھلک گیا ـــــ ۔
سی لمحے دروازے پر دستک ہوئی ـــــ جولیا
چل کر دروازے کی طرف دیکھا ـــــ پھر وہ ایک
پ میں دروازے کے قریب جا پہنچی ـــــ ۔

اولڈ فاکس نے برق رفتاری سے ایک
بٹن پریس کیا ـــــ ـــــ اس
ساتھ ہی دیوار گیر سکرین روشن ہو گئی ـــــ ا
سکرین پر مائیکل کا چہرہ ـــــ نظر آنے لگا ـــــ
" باس ـــــ ایک گڈ نیوز ہے ـــــ
سراغ مل گیا ہے ـــــ مونا ہوٹل میں اس جیب کتر
نے اپنے ایک ساتھی کو وہ ـــــ مائیکرو فلم دکھ
تھی ـــــ پھر جب وہ ہوٹل سے باہر نکلا ـــــ
تو بلیو سٹار کے آدمی نے ـــــ اسے زخمی کر کے
فلم چھین لی ـــــ اب وہ حملہ آور نام لے کر ڈیفن
کی کوٹھی نمبر ۱۴ میں گیا ہے ـــــ مجھے چند لمحے پ
ہی رپورٹ ملی ہے ـــــ اب میرا ایک آد
اس حملہ آور کے تعاقب میں ہے ۔ ـــــ آگے یہ

لئے کیا حکم ہے ـــــ "
مائیکل نے پرجوش انداز میں تفصیل بتاتے ہوئے کہا ۔
" گڈ شو ـــــ مسٹر مائیکل ـــــ تم نے میری ساری
پریشانی دور کر دی ـــــ تم واقعی بہت باصلاحیت
آدمی ہو ـــــ "
اولڈ فاکس نے مائیکل کی تعریف کرتے ہوئے کہا ـــــ
اور مائیکل کے چہرے پر مسکراہٹ رینگ گئی ـــــ
" تھینک یو باس ـــــ یہ تو میرا فرض تھا ـــــ "
مائیکل نے جواب دیا ـــــ ۔
" مائیکل تم اپنے چند آدمی ـــــ اس کوٹھی کی نگرانی
پر مقرر کر دو ـــــ میں خود آ رہا ہوں ـــــ "
اولڈ فاکس نے مائیکل کو ہدایات دیں ـــــ ۔
" مگر باس ـــــ آپ کیوں زحمت کر رہے ہیں
مجھے حکم کریں ـــــ میں خود ہی فلم حاصل کر کے آپ
تک پہنچا دوں گا ـــــ آپ بالکل بے فکر رہیں "
مائیکل نے کہا ـــــ ۔
" مائیکل ـــــ میں اب رسک لینا ـــــ
نہیں چاہتا ـــــ میں اس پورے آپریشن کو خود
کنٹرول کروں گا ـــــ یہ ہمارے لئے بڑا سنہری

اور آخری موقع ہے ___ اگر یہ بھی ہاتھ سے نکل گیا
تو پھر ساری زندگی ہمیں ___ پچھتانا پڑے گا ___؟
اولڈ فاکس نے جواب دیا ___ .
" باس ___ آپ بے فکر رہیں ___ ناکامی
کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ___ ہمیں اس بات
کا پورا احساس ہے ___ آپ مجھ پر اعتماد
کر سکتے ہیں باس ___ مائیکل تو آپ کے لئے جان
دے سکتا ہے ___ "
مائیکل نے کہا ___ .
" مائیکل ___ میں نے جو کہا ہے ___ تم
اس پر عمل کرو ___ ایک ایک پل ہمارے لئے قیمتی
ہے ___ فلم ہمارے ہاتھ سے کسی
قیمت پر بھی نہیں نکلنی چاہیئے ___ فلم حاصل کرنے
کا اس سے بہتر موقع نہیں مل سکتا ___ "
اولڈ فاکس نے درشت لہجے میں کہا ___ .
اس کے ساتھ ہی اس نے بٹن پریس
کر کے سلسلہ منقطع کیا ___ اب اس کے چہرے
پر فتح کی مسکراہٹ پھیل چکی تھی ___ اسے یوں
محسوس ہو رہا تھا ___ جیسے وہ فلم حاصل کر چکا ہو

سکرین کے تاریک ہوتے ہی اولڈ فاکس نے میز پر لگے
ان گنت بٹنوں میں سے ایک بٹن پریس کیا ___
سکرین دوبارہ روشن ہو گئی ___ سکرین پر ایک بڑی
بڑی مونچھوں والے آدمی کا چہرہ لہرانے لگا ___ .
" نمبر نور ٹین تم فوراً ڈیفنس کالونی کی کوٹھی نمبر ۱۴۱ میں پہنچو ___
میں کسی وقت بھی تم سے مدد طلب کر سکتا ہوں ___
کوڈ " مائیکرو " ہو گا ___ اولڈ فاکس کا لہجہ سخت اور
تحکمانہ تھا ___ .
" او کے باس ___ آپ مطمئن رہیئے ___ "
نوجوان نے جواب دیا ___ .
" نمبر نور ٹین کام نہایت سیکرٹ ہے ___ تمام کام
ہوشیاری سے ہونا چاہیئے ___ اگر معاملہ ذرا بھی
لیک آؤٹ ہو گیا ___ تو ہماری تنظیم کی خیر نہیں ___
میرا مطلب تم سمجھ گئے ہو گے ___ "
اولڈ فاکس نے اسے ہدایت کی ___ پھر اس نے
بٹن پریس کر کے سکرین کو تاریک کیا ___ اور
تیزی سے کمرے سے باہر نکلتا چلا گیا ___ .

عمران نے جیسے ہی اپنی کار آگے بڑھائی۔
اس کی نظریں پیچھے آتی ہوئی ایک کار پر جم گئیں ——
کار اسی رنگ اور ماڈل کی تھی —— جس میں عمران
سوار تھا —— اب تو عمران کے لبوں پر مسکراہٹ
رینگ گئی —— اس نے ریڈیو پیلس کے باہر کار
روکی —— کار سے جولیا اور جوزف اتر کر ریڈیو پیلس
کی طرف بڑھے —— عمران نے مسکرا کر پچھلی
سیٹ پر بے ہوش پڑے چیکال کی طرف دیکھا ——
اتنے میں وہ کار اس کی کار سے آگے نکلتی چلی گئی ——
عمران نے مسکرا کر کار کو گیئر میں ڈالا —— اور کار آگے
بڑھا دی ——
عمران سمجھ چکا تھا کہ وہ کار یقیناً" اس کے تعاقب میں تھی۔

پھر دوسرے ہی لمحے اس کے لبوں پر عیارانہ مسکراہٹ
رینگ گئی —— اگلی کار کی رفتار کم ہو گئی تھی ——
اور عمران کی کار اس کار کے پاس سے گزر گئی تھی ——.
اچانک عمران کے ذہن میں ایک ترکیب آئی ——
اس نے اپنی کار کا رخ دائیں طرف جاتی —— سڑک
پر موڑ دیا —— یہ سڑک آگے جا کر ایک گھنے
جنگل کی طرف نکلتی تھی ——.
عمران کار کو دوڑاتا ہوا آگے سے جا رہا تھا —— پھر
ایک جگہ جا کر اس نے کار روک دی —— پھر جلدی
سے کار سے نیچے اترا —— اور گھنے درختوں کی طرف
دوڑ لگا دی —— یہاں گھنے درخت ایک دوسرے
کے قریب قریب تھے —— عمران جلدی سے
ایک درخت پر چڑھنے لگا —— درخت پر پہنچ کر
وہ پتوں میں چھپ کر بیٹھ گیا —— اب وہ چاروں
طرف دیکھ سکتا تھا ——.
درخت پر بیٹھنے کے بعد اس نے اپنا ریوالور ——
نکال کر پکڑ لیا —— پھر تھوڑی ہی دیر بعد اس کا
تعاقب کرنے والی کار —— اس کی کار سے کچھ
فاصلے پر آ رکی ——.

کار رکتے ہی چار خوفناک شکلوں کے آدمی ——
باہر نکلے —— ان کے ہاتھوں میں سٹین گنیں تھیں
اور وہ دونوں اطراف میں بٹ کر —— عمران کی کار
کی طرف بڑھنے لگے —— عمران خاموشی سے ان کی
یہ حرکت دیکھ رہا تھا ——۔

چاروں جلد ہی عمران کی کار کے قریب پہنچ گئے
—— پھر ان میں سے ایک آدمی نے —— کار کا دروازہ
کھولا —— دوسرے ہی لمحے وہ بوکھلا کر پیچھے ہٹا۔
اور اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر بولا —— "اس
میں تو جیکال موجود ہے —— "

اتنے میں اس کے ساتھی بھی وہاں پہنچ
—— چکے تھے —— ان میں سے ایک نے جیکال کو گھسیٹ
کر باہر نکالا —— جیکال شدید زخمی حالت میں تھا
اس کا جسم زخموں سے چور چور تھا —— اور
وہ بے ہوش تھا —— اس کے چہرے پر سخت
اذیت کے آثار تھے ——۔

"وہ کار والا نوجوان یہیں کہیں قریب ہی ہوگا ——
اسے تلاش کرو —— جلدی سے چاروں طرف
پھیل جاؤ —— وہ ابھی دور نہیں گیا ہوگا —— "

ان میں سے ایک جو یقیناً ان کا انچارج ہوگا ——
اپنے ساتھیوں سے بولا ——۔

اس کے تینوں ساتھی اس کا حکم سنتے ہی ——
برق رفتاری سے درختوں کی طرف دوڑے ——
اور انچارج اکیلا ہی کار کے پاس کھڑا رہا ——۔

جیکال اس قدر شدید زخمی تھا —— کہ اس کے ہوش
میں آنے کی عمران کو قطعاً امید نہ تھی —— اگر وہ
ہوش میں آ بھی جاتا تو —— وہ کچھ بتانے کی پوزیشن
میں نہ تھا —— اب عمران کے لئے جیکال کے
بجائے یہ انچارج غیر ملکی مفید تھا —— عمران نے
اس سے پوچھ گچھ کا فیصلہ کر لیا ——۔

اب عمران نے گردن موڑ کر —— اس طرف
دیکھا جدھر وہ تینوں غیر ملکی گئے تھے —— عمران
چونکہ سب سے اونچے درخت پر موجود تھا ——
اس لئے چاروں طرف سے —— اسے صاف
نظر آ رہا تھا وہ تینوں غیر ملکی درختوں کی حدود سے نکل کر کھیتوں
کی طرف بھاگے چلے جا رہے تھے —— شاید وہ عمران کو وہاں
تلاش کرنے گئے تھے عمران کے لئے یہ بڑا سنہری
موقع تھا —— وہ تینوں اس کے نشانے کی زد میں
تھے —— اب عمران نے ریوالور کا رخ ان کی طرف

کیا ______ اور یکے بعد دیگرے تین فائر کئے۔
دوسرے ہی لمحے تینوں غیر ملکی اچھل کر نیچے گر پڑے۔
اب عمران نے اپنا رخ تبدیل کیا ______ اور چوتھا
فائر اس غیر ملکی کی طرف کر دیا ______ جو کار کے قریب
کھڑا تھا ______ گولی مشین گن کے دستے سے ٹکرائی
تھی ______ اور مشین گن اچھل کر دور جا گری تھی ______۔
فائر ہوتے ہی غیر ملکی نے بوکھلا کر ______ اس
درخت کی طرف دیکھا ______ جہاں سے عمران نے
فائر کیا تھا ______ اب غیر ملکی نے فوراً اپنی جیب
سے ریوالور نکالا ______ اس سے پہلے کہ وہ فائر کرتا۔
عمران نے برق رفتاری سے ایک اور فائر کر ڈالا ______
دوسری گولی غیر ملکی کے ریوالور سے ٹکرائی اور اس بھی ______
مشین گن والا حال ہوا ______ اب غیر ملکی اچھل کر ایک
بڑی جھاڑی کی اوٹ میں ہو گیا ______ خوف سے اس
کا چہرہ سفید پڑ گیا تھا ______۔
اب غیر ملکی نے اپنی جیب سے دوسرا ______
ریوالور نکالا ______۔
ادھر عمران نے بھی اس کے ہاتھ میں ریوالور ______
دیکھ لیا تھا ______ غیر ملکی اس پوزیشن میں بیٹھا تھا۔
کہ اگر عمران فائر کرتا ______ تو گولی یقیناً اسے لگ جاتی۔

عمران غیر ملکی کو ہلاک نہیں کرنا چاہتا تھا ______ بلکہ
وہ اسے زندہ پکڑنا چاہتا تھا ______ تاکہ اس سے کچھ
پوچھ گچھ کر سکتا ______۔
اب عمران کے ذہن میں ایک ترکیب آئی ______
اس نے اپنے سے کچھ فاصلے پر موجود ایک ______
شاخ کو ہلایا ______ شاخ کو ہلتا دیکھ کر غیر ملکی نے
فائر کر دیا ______ اس کے ساتھ ہی عمران نے
اپنے حلق سے چیخ کی آواز نکالی ______ اور ایک
شاخ کو پکڑ کر جھولتا ہوا نیچے آ گرا ______ عمران یوں
نیچے گرا تھا ______ جیسے لاش گرتی ہے ______۔
عمران کا اندازہ درست نکلا ______ عمران کے نیچے
گرتے ہی غیر ملکی نعرہ لگاتا ہوا ______ جھاڑی سے
باہر نکلا ______ ریوالور اب بھی اس کے ہاتھ
میں موجود تھا ______ مگر انداز ایسا تھا جیسے اس کی
ضرورت نہ رہی ہو ______ وہ اچھلتا ہوا عمران کی طرف
بڑھا ______۔
پھر جیسے ہی غیر ملکی ______ اس جھاڑی کے
قریب پہنچا جس پر سے عمران گرا تھا ______ عمران کے
جسم میں حرکت پیدا ہوئی ______ اور اس کی دونوں

ٹانگیں غیر ملکی کی گردن کے گرد پلاس کی طرح جکڑی گئیں۔ اس کے ساتھ ہی عمران نے کروٹ بدلی —— اور غیر ملکی بھی چیختا اور لڑکھڑاتا ہوا نیچے گر پڑا —— اور ریوالور اس کے ہاتھ سے —— چھوٹ کر نیچے گر پڑا —— عمران بھی یہی چاہتا تھا —— چنانچہ ریوالور کے گرتے ہی وہ تیزی سے اٹھا —— مگر اتنے میں غیر ملکی سنبھل گیا —— عمران کے حملہ کرنے سے پہلے ہی وہ اس پر چھا گیا —— اس نے اپنی دونوں ٹانگیں جوڑ کر ایک زوردار —— کک اس کی پسلیوں پر رسید کی —— کک اتنی زوردار تھی کہ عمران کے حلق سے کراہ سی نکلی —— اور وہ لڑکھڑاتا چلا گیا ——۔

اب غیر ملکی جلدی سے اپنے ریوالور پر جھپٹا —— ریوالور ہاتھ میں آتے ہی اس نے —— عمران پر فائر جھونک دیا —— عمران برق رفتاری سے ایک طرف ہٹا —— اور غیر ملکی کا نشانہ خطا ہو گیا۔

اب تو غیر ملکی پر جنون طاری ہو گیا —— وہ مسلسل عمران پر فائرنگ کرنے لگا —— مگر اتنی کھلی جگہ پر عمران کے لئے گولیوں سے بچنا —— کون سا مشکل

کام تھا —— وہ لٹو کی طرح گھوم کر دائیں بائیں —— ہو رہا تھا —— اور گولیاں اپنے نشانے —— پر لگنے کے بجائے زمین میں —— دھنس رہی تھیں —— گولیاں ختم ہوتے ہی غیر ملکی —— نے ریوالور گھما کر عمران پر دے مارا —— مگر اس کا یہ وار بھی خالی گیا ——۔

اب تو غیر ملکی غصے سے پاگل ہو گیا —— اس نے جلدی سے اپنا خنجر نکالا —— اور وحشیانہ انداز میں عمران کی طرف بڑھنے لگا —— عمران اس کے خنجر پکڑنے کے انداز سے ہی سمجھ گیا تھا —— کہ وہ کوئی معمولی خنجر زن نہیں —— ادھر غیر ملکی کی آنکھوں میں وحشت ناچ رہی تھی —— ادھر دوسری طرف عمران مطمئن کھڑا تھا ——۔

غیر ملکی خنجر پکڑے چلاتا ہوا —— عمران پر جھپٹا عمران جلدی سے دائیں طرف جھکا —— اور اس کے ساتھ ہی غیر ملکی بھی —— دائیں طرف جھک گیا مگر عمران بھی جلدی سے —— لٹو کی طرح گھوم گیا —— غیر ملکی اس کے بائیں طرف جھکتے ہی وار کر چکا تھا —— مگر عمران کے گھوم جانے

کی وجہ سے خنجر اس کے پاس سے گزر گیا ______ اور
عمران نے گھومتے ہی غیر ملکی کے خنجر والے ______ ہاتھ پر
ہاتھ مارا ______ ۔
دوسرے ہی لمحے غیر ملکی کا جسم اچھلتا ہوا ______ عمران
کے اوپر سے اس کی پشت پر جا گرا ______ عمران نے اس
کے خنجر والے ہاتھ کو مخصوص ______ انداز میں موڑ دیا تھا۔
غیر ملکی کے حلق سے نکلنے والی چیخ بڑی دلخراش تھی ______
اس کا بازو کندھے سے اکھڑ چکا تھا ______ ۔
جیسے ہی غیر ملکی نیچے گرا ______ عمران نے اس پر
چھلانگ لگا دی ______ عمران کے دونوں پاؤں پوری
قوت سے غیر ملکی کے سینے پر پڑے تھے ______ اور
غیر ملکی کے حلق سے ایک چیخ نکل گئی ______ عمران ضرب
لگاتے ہی ایک مرتبہ پھر مڑا ______ اب اس نے اس
کی پسلیوں میں زور سے ضرب لگائی ______ اور غیر ملکی
زخمی بھینسے کی طرح ڈکرانے لگا ______ ۔
اب عمران نے غیر ملکی کا دوسرا ہاتھ پکڑ کر جھٹکا دیا ______
غیر ملکی کے حلق سے ایک ہیبت ناک ______ چیخ
خارج ہوئی ______ اس کا دوسرا بازو بھی ______
کندھے سے اکھڑ چکا تھا ______ اور غیر ملکی بری طرح

تڑپ رہا تھا ______ اس کے دونوں بازو بیکار ہو چکے تھے
اور پھر اجنبی بے ہوش ہو گیا ______ ۔
عمران نے بے ہوش غیر ملکی کو اٹھا کر کندھے پر لادا ______
اور تیزی سے اپنی کار کی طرف بڑھنے لگا ______ کار کے
قریب پہنچ کر اس نے غیر ملکی کو ______ کار میں پھینکا۔
پھر وہ جیکال کی طرف متوجہ ہوا ______ جیکال کی حالت
کافی تشویشناک تھی ______ عمران نے جھک کر اس
کی نبض ٹٹولی ______ نبض کی رفتار بہت مدھم تھی۔
عمران چند لمحے جیکال کے بے حس و حرکت ______ جسم
کو دیکھتا رہا ______ جیکال کی یہ حالت خون کافی
مقدار میں بہہ جانے کی وجہ سے ہوئی تھی ______ اگر
درمیان میں یہ غیر ملکی نہ کود پڑتے ______ تو وہ جیکال
کو بروقت طبی امداد پہنچانے میں ______ کامیاب ہو
جاتا ______ پھر دیکھتے ہی دیکھتے جیکال کی نبض
رک گئی ______ اور اس کا دل بھی ساکت ہو گیا ______
اور وہ مر گیا ______ ۔
عمران تیزی سے اپنی کار کی طرف بڑھا ______
اس کا ذہن منتشر ہو رہا تھا ______ وہ پہلے ہی مائیکرو فلم
کی وجہ سے بے حد پریشان تھا ______ اب اس کے

پاس پوچھ گچھ کے لئے یہ غیر ملکی ہی رہ گیا تھا ——
اور عمران اسے کھونا نہیں چاہتا تھا —— عمران جلد
سے اپنی کار میں سوار ہوا —— کار سٹارٹ کرتے
ہی وہ شہر کی طرف روانہ ہو گیا —— .
شہری حدود میں داخل ہوتے ہی —— عمران
کار کا رخ دانش منزل والی سڑک پر کر دیا —— کار تیزی
سے دانش منزل کی طرف بڑھ رہی تھی —— دانش منز
کے آہنی گیٹ کے قریب پہنچ کر —— عمران
مخصوص انداز میں کار کا ہارن بجایا —— اس کے
ساتھ ہی دانش منزل کا آہنی گیٹ —— کھلتا چلا گ
عمران کار کمپاؤنڈ میں روک کر نیچے اترا ——
بلیک زیرو اسے برآمدے ہی میں ملا تھا —— شا
اس نے سکرین پر عمران کی کار کو دیکھ لیا تھا —— بلیک
زیرو کو دیکھتے ہی عمران بولا ——
" پیارے کالے صفر اسے اٹھا کر گیسٹ روم میں لے چلو "
یہ سنتے ہی بلیک زیرو کار کی طرف بڑھا ——
اس نے دروازہ کھول کر بے ہوش —— غیر ملکی کو
اٹھا کر کندھے پر لادا اور گیسٹ روم کی طرف روانہ ہو گیا
عمران آپریشن روم سے ہوتا ہوا —— اپنی خفیہ

ارٹری کی طرف چل پڑا —— لیبارٹری میں پہنچ کر
نے ایک الماری کھول کر —— ایک محلول کی
یشی نکالی —— پھر اس نے سرنج اٹھائی ——
وہ محلول سرنج میں بھرنے لگا —— .
عمران کے پاس وقت کم تھا —— اس لئے
محلول اس غیر ملکی کے جسم میں انجیکٹ —— کر
اس کی قوت ارادی ماؤف کر کے —— اسے
ائیز کر کے اس سے تمام معلومات —— حاصل
ا چاہتا تھا —— .
عمران انجکشن لے کر گیسٹ روم میں آگیا ——
ے زیرو غیر ملکی کو صوفے پہ لٹا چکا تھا ——
ان نے انجکشن اس —— غیر ملکی کے بازو
یں انجیکٹ کر دیا —— چند ہی لمحوں میں غیر ملکی
ے جسم میں حرکت پیدا ہوئی —— اور اس
ے کسمسا کر آنکھیں کھول دیں —— اور اس
ے ساتھ ہی تکلیف کے آثار —— اس
کے چہرے پر گہرے ہوتے چلے گئے —— .
" تمہارا نام کیا ہے " ——
عمران نے اسے کراہتے ہوئے دیکھ کر پوچھا —— .

" ننت ___ تم ___ مجھ سے کچھ نہیں اگلوا سکتے
ہاسس تم سے بڑا بھیانک انتقام لے گا ___
ہیں ___ میں جا رہا ہوں ؟
اس کے ساتھ ہی غیر ملکی نے اپنے جبڑوں
کو مخصوص انداز میں جھٹکے دیئے ___ اس سے
پہلے کہ عمران اس کا منہ کھول کر دیکھتا ___ غیر ملکی
کا سر ایک طرف ڈھلک گیا ___ اور اس کے منہ
سے نیلے رنگ کے بلبلے نکلنے لگے ___

جولیا خونخوار شیرنی کی طرح دروازے کی طرف
لپکی ___ اس نے ایک جھٹکے
سے دروازہ کھول دیا ___ اور خود ایک طرف ہو گئی
مگر دوسرے ہی لمحے اس کے لبوں پر مسکراہٹ
رینگ گئی ___ اس کے سامنے کیپٹن منصور کھڑا تھا
" خیریت مس جولیا ___ ؟
زواٹا کیپٹن باہر کو اٹھا کر ایمبیسی ___ نائٹ
کراس کر کے گیا ہے ___ وہ اپنے ہیڈ کوارٹر جا رہا

ہے ___ تم فوراً اس کا تعاقب کرو ___
اگر مجرم اپنی آنکھوں سے اوجھل ہو گئے ___ تو
بہت برا ہو گا ___ میرا خیال ہے کہ اب مائیکرو
فلم تلاش کرنا ہمارے لیے مشکل نہ ہو گا ___ تم فوراً
نکل چلو ___ ؟
جولیا نے کیپٹن منصور کو دیکھتے ہوئے کہا ___
" آپ فکر نہ کریں مس جولیا ___ میں نے زواٹا کی
کار کے نیچے ٹیلی میگنیٹ لگا دیا ہے ___ اب وہ بچ
کر کہاں جائے گا ___ ۔
" ہوں ___ اس غیر ملکی اور زواٹا کا تعلق ___
ڈیتھ گروپ سے ہے ___ میں نے اسے بے ہوش
کر دیا ہے ___ تم اسے اٹھا کر اسی ___
راستے سے کار تک چلو ___ ؟
" جولیا نے تیز لہجے میں کہا ___ اور کیپٹن منصور
سر ہلاتے ہوئے فلیپر پر جھکا ___ دوسرے ہی
لمحے فلیپر اس کے کندھوں پر موجود تھا۔ وہ اسے لے کر
نکل گیا ___ جولیا بھی اس کے ساتھ ہی کمرے سے باہر نکل آئی۔
کیپٹن منصور نے فلیپر کو جولیا کی کار میں پھینکا پھر ___ جولیا
سے مخاطب ہوا ___ ۔

"مس جولیا میں زوراٹا کے تعاقب میں جارہا ہوں ——— آپ اسے لے کر دانش منزل پہنچ جائیں ——— میں بھی وہیں آپ سے ملوں گا ——— !"

جولیا نے سر ہلاتے ہوئے ——— اگنیشن میں چابی گھمائی ——— کار سٹارٹ ہوتے ہی ——— وہ اسے لے کر ہوٹل کے کمپاؤنڈ سے باہر آگئی ——— اب اس کا رخ دانش منزل کی طرف تھا ——— تھوڑی دیر بعد وہ دانش منزل کے گیٹ کے پاس موجود تھی ——— اس نے کار سے نیچے اتر کر تین بار مخصوص انداز میں بیل دی ——— اور کار میں آ بیٹھی ——— اس کے ساتھ ہی دانش منزل کا گیٹ ——— خود بخود کھلتا چلا گیا ——— جولیا کار دانش منزل کے کمپاؤنڈ میں لے آئی ——— پھر اس نے کار سے نیچے اتر کر بے ہوش فلیپر کے جسم کو گھسیٹ کر باہر نکالا ——— .

"جولیا یہ کون ہے ——— ؟"

اسی لمحے کسی گوشے سے ایکسٹو کی آواز آئی ——— .

"باس ——— یہ ڈیتھ گروپ کا رکن فلیپر ہے ——— میں اسے بے ہوش کر کے ——— یہاں لے آئی ہوں ——— اس کے ایک ساتھی

کے تعاقب میں کیپٹن منصور گئے ہوئے ہیں ——— جو کیپٹن بابر کو اغواء کر کے لے گیا ہے ——— !"

جولیا نے جواب دیا ——— .

"جولیا تفصیل بتاؤ ——— !"

ایکسٹو کے لہجے میں غراہٹ تھی ——— اور بے چاری جولیا سہم کر ساری تفصیل بتانے لگی ——— .

"ویری گڈ ——— تم واقعی اپنی آنکھیں کھلی رکھتی ہو۔ اب تم کار لے کر اپنے فلیٹ پر چلی جاؤ ——— باقی کام میں خود سنبھالوں گا ——— !"

ایکسٹو نے تیز لہجے میں کہا ——— اور بے چاری جولیا واپس اپنی کار کی طرف مڑی ——— دوسرے ہی لمحے وہ اپنی کار میں بیٹھی دانش منزل کے خارجی دروازے کی طرف جا رہی تھی ——— . فلیٹ کے قریب پہنچ کر ——— اس نے کار روکی اور نیچے اپنے فلیٹ میں داخل ہو گئی ——— پھر وہ اپنے بیڈ روم میں آئی ——— سیف سے ایک چھوٹا ٹرانسمیٹر نکال کر کیپٹن منصور کی فریکوئنسی ——— ایڈجسٹ کرنے لگی ——— سلسلہ ملتے ہی وہ بولی ——— .

"ہیلو جولیا کالنگ منصور ——— اوور ——— !"

"بس منصور اسپیکنگ ——— اوور ——"
دوسری طرف سے اسے کیپٹن منصور کی آواز سنائی دی ۔

"ہیلو منصور لوکیشن بتاؤ تم کہاں ——— میں تمہاری مدد کے لئے آرہی ہوں ——— اوور ——"

جولیا بولی ———۔

"میں اس وقت ڈیفنس کے علاقے میں ہوں ——— زیرو پوائنٹ کے پاس ——— یہاں اس غیر ملکی کا ر موجود ہے جس میں میں نے ٹیلی سیگنم لگایا تھا ——— مگر کیپٹن بابر اور زواطا غائب ہیں ——— میں ان کا ہیڈ کوارٹر تلاش کر رہا ہوں ——— اوور ——"

کیپٹن منصور نے جواب دیا ———۔

"ٹھیک ہے ——— تم میرا انتظار کرو میں آرہی ہوں ——— پھر دونوں مل کر ان کا ہیڈ کوارٹر تلاش کریں گے ——— اوور اینڈ آل ——"

جولیا نے سلسلہ منقطع کرتے ہوئے کہا ——— پھر اس نے ٹرانسمیٹر آف کر کے سیف میں رکھا ——— اور فلیٹ سے باہر آگئی ——— دوسرے ہی لمحے وہ اپنی کار میں بیٹھی ڈیفنس کی طرف رواں دواں تھی ———۔

عمران

سلونیا بار میں داخل ہوا ——— اس بار کا مالک چارلی ——— اس کا دوست تھا ——— بلکہ اس کا احسان یار ——— عمران مائیکرو فلم کی وجہ سے بے حد پریشان تھا ——— اس مائیکرو فلم کی گمشدگی کے ساتھ ساتھ ——— اب ملک میں تخریب کاری بھی زور ——— پکڑتی جارہی تھی ——— اس سلسلے میں مجرموں کی ——— سرکوبی کے لئے عمران نے بڑی دوڑ دھوپ کی تھی ——— اور اسے اس سلسلے میں کچھ کامیابی بھی ملی تھی ——— مگر پھر وہ دوبارہ زیرو پر آکر اٹک گیا تھا ——— وہ ڈیتھ گروپ کے ایک رکن کو پکڑ کر دانش منزل بھی لے آیا تھا ——— مگر اس نے بتانے سے پہلے ہی ——— خودکشی کر لی تھی ۔

اور ادھر سر سلطان عمران کی ——— جان کو آگئے تھے ——— اور عمران بے چارہ ان چکروں ——— میں گھن چکر بن کر رہ گیا تھا ——— پھر اسے المیہ کا ایک سرا ملا ——— اسے ایک ایسے جیب کترے کی ——— خبر ملی جس نے جوفیالو کے حکم سے ایک آدمی کا بٹوہ اڑا لیا تھا ——— اور پھر وہ اس آدمی اور جوفیالو ——— کی تلاش میں نکل کھڑا ہوا ——— مگر اسے یہاں بھی ناکامی کا سامنا کرنا پڑا ۔

بالآخر سوچ سوچ کر اس نے —— اپنے ایک سابق
جرائم پیشہ دوست چارلی کے پاس جانے کا ——
فیصلہ کر لیا —— چارلی جو کبھی جرائم پیشہ تھا ——
بڑے بڑے جیب کترے —— اس کا دم بھرتے تھے
مگر اب تو چارلی یہ سب کچھ —— چھوڑ چکا تھا ——
مگر کبھی کبھی وہ ان چکروں میں الجھ جاتا تھا ——
چارلی کا نام ذہن میں آتے ہی —— عمران ایک نئے
حوصلے سے اس کے بار —— کی طرف آگیا تھا ——
امید کی ایک کرن اس کے دل میں روشن تھی ——
شاید چارلی اس سلسلے میں اس کی —— کچھ مدد کر سکے۔
چارلی کا تعلق کسی زمانے میں —— جیب کتروں سے
رہا تھا —— اور وہ اب بھی کبھی کبھی —— ایسی
وارداتیں کرتا تھا —— اور اس کام کے لئے اس نے کچھ آدمی
ملازم رکھے ہوئے تھے —— شاید چارلی اسے اس
جیب کترے تک پہنچانے میں کامیاب ہو جائے ——
یہی سوچ کر وہ چارلی کے بار میں —— چلا آیا تھا۔
بار میں آتے ہی وہ ایک ویٹر سے مخاطب ہوا ——
"چارلی سے کہو پرنس زیرو آیا ہے ——"
"اوہ —— آپ پرنس زیرو —— آئیے میرے

ساتھ ——"
ویٹر پرنس زیرو کا سنتے ہی عمران سے بولا —— پھر
وہ عمران کو لے کر ایک —— راہداری میں آگیا ——
راہداری کے اختتام پر وہ ایک —— دروازے کے
قریب پہنچ گیا —— پھر اس نے دروازے پر مخصوص
انداز میں دستک دی ——۔
"آ جاؤ ——" اندر سے ایک بھاری بھرکم آواز
ابھری —— اور وہ دونوں کمرے میں داخل ہو گئے ——۔
"اوہ —— تم پرنس —— تم ——"
کمرے میں موجود چارلی اسے دیکھ کر خوشی سے بولا ——۔
"ہاں چارلی —— میں پرنس زیرو ——"
عمران تھکے تھکے لہجے میں جواب دیا ——۔
"پرنس تم کافی تھکے ہوئے معلوم ہوتے ہو ——"
چارلی نے پوچھا ——۔
"ہاں —— چارلی —— میں ان دنوں کچھ پریشان
ہوں —— شاید میری پریشانی کا علاج ——
تمہارے پاس ہو —— یہی سوچ کر میں یہاں چلا آیا
ہوں ——"
عمران نے کرسی پر بیٹھے ہوئے جواب دیا ——۔
"میرے پاس —— پرنس یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ

اگر آپ کی پریشانی کا علاج ——— میرے پاس ہے
تو میں اپنی جان دے کر بھی ——— اس پریشانی سے
نجات دلاؤں گا ——— میرے لئے یہ بڑے
اعزاز کی بات ہوگی پرنس ——— آپ حکم کریں "
چارلی جذباتی ہوتا چلا گیا ———.

" چارلی جذبات سے کام نہیں چلے گا ——— ہمیں
ہوش و خرد سے کام لینا ہوگا ——— "
عمران نے کرسی کی پشت سے سر لگاتے ہوئے
جواب دیا ———.

" پرنس آپ حکم تو کریں ——— چارلی تو آپ
کے لئے جان کی ——— بازی بھی لگا دے گا "
چارلی نے اس بار نرم لہجے میں کہا ———.

اس سے پہلے کہ عمران کچھ کہتا ——— فون کی گھنٹی
بج اٹھی ——— چارلی نے چونک کر ریسیور اٹھایا.

" یس چارلی اسپیکنگ ——— "
ریسیور اٹھاتے ہی اس نے گرجدار لہجے میں کہا
———
پھر چند لمحے وہ دوسری طرف سے سنتا رہا ———.

" نہیں ——— ابھی تک تو پتہ نہیں چلا ———
میرے آدمی تلاش میں مصروف ہیں ——— جلد ہی فلم

کا سراغ مل جائے گا ——— "
چارلی نے کہا ——— اور ریسیور رکھ دیا ———.
فلم کا سنتے ہی عمران کے ذہن میں ——— دھماکے
سے ہونے لگے ——— وہ چونک کر سیدھا ہوا ———.
اتنے میں ایک مرتبہ پھر فون کی ——— گھنٹی بج اٹھی
چارلی نے بیدلی سے ریسیور اٹھایا ———.

" چارلی اسپیکنگ ——— "
چارلی نے اسی لہجے میں کہا ———.

" باس ——— ایک گڈ نیوز ہے ——— بٹوہ
اڑانے والا جیب کترا ہم نے ٹریس کر لیا ہے ———
وہ اس وقت شدید زخمی ہے ——— اس سے تحقیقات
کرنے پر پتہ چلا ہے کہ وہ ——— بٹوہ لے کر اپنے فلیٹ
میں چلا گیا تھا ——— بٹوے میں ایک مائیکرو فلم بھی تھی
جو پلاسٹک کی ایک تھیلی میں بند تھی ——— فلم دیکھتے ہی
وہ اسے اپنے باس تک ——— پہنچانے کے لئے باہر
نکلا ——— مگر راستے میں اسے ایک غیر ملکی
نے ٹریس کر لیا ——— اور اس نے اس پر حملہ کر کے اس
کو زخمی کر دیا ——— پھر اس کی جیب سے وہ بٹوہ نکال کر
اس میں سے فلم نکال لی ——— اور بٹوہ وہیں اس کے

قریب پھینک دیا ـــــ حیرت کی بات یہ ہے کہ اس نے پیسوں کو ہاتھ تک نہیں لگایا ـــــ"

"اوہ ـــــ یہ تو بہت برا ہوا ـــــ میرا خیال ہے کہ ہماری پارٹی اس فلم کے ہیں ـــــ دو لاکھ دینے کی پیش کش کر رہی تھی ـــــ بہرحال تم وہ بٹوہ جلد از جلد مجھ تک پہنچا دو ـــــ ہری اپ ـــــ"

چارلی کا لہجہ متفکرانہ تھا ـــــ

ادھر عمران فلم کا سن کر چونک گیا ـــــ اس کے چہرے پر فاتحانہ مسکراہٹ رینگ گئی ـــــ اس نے چارلی سے اس فلم کے متعلق استفسار کیا ـــــ اور چارلی نے اسے ساری بات بتا دی ـــــ اب تو عمران پر جوش کی کیفیت طاری ہوگئی ـــــ

"چارلی مجھے فوراً اس جیب کترے کے پاس لے چلو"

عمران نے چارلی سے کہا ـــــ

چارلی نے ریسیور اٹھا کر کسی کے نمبر ڈائل کئے ـــــ پھر فون پر کچھ ہدایات دینے لگا ـــــ فون بند کرنے کے بعد وہ بولا ـــــ

"پرنس آپ آرام کریں ـــــ وہ جیب کترا ہیں پہنچ جاتا ہے ـــــ"

"ٹھیک ہے ـــــ چارلی تم فوراً میک اپ باکس

مجھے منگوا دو ـــــ میں اپنا حلیہ تبدیل کرنا چاہتا ہوں"

عمران نے بے تابی سے کہا ـــــ

عمران کی بات سن کر چارلی نے ـــــ انٹرکام پر کچھ ہدایات دیں ـــــ پھر وہ عمران سے مخاطب ہوا ـــــ

"پرنس کیا یہ کوئی خاص فلم ہے ـــــ جس کے لئے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے علاوہ ـــــ دیگر تنظیمیں بھی سرگرم عمل ہیں ـــــ"

"ہاں ـــــ چارلی ـــــ یہ فلم ہمارے ملک کے لئے بے حد اہم ہے ـــــ اگر یہ وہی فلم ہے ـــــ تو اس پر ہمارے ملک کا ـــــ مستقبل اس فلم میں پوشیدہ ہے اور یہ سنتے ہی چارلی حیرت زدہ رہ گیا ـــــ

کچھ ہی دیر بعد میک اپ کا سامان عمران کو مل گیا ـــــ عمران نے فوراً اپنا لباس اور حلیہ تبدیل کیا ـــــ فلم کا سنتے ہی عمران کے اعصاب فولاد کے ہو گئے تھے ـــــ ان کے چہرے پر ایک ہیجانی کیفیت طاری تھی ـــــ

اسی اثناء میں دروازے پر ـــــ دستک ہوئی پھر ایک نوجوان اندر داخل ہوا ـــــ اس کے ہاتھ میں ایک بٹوہ تھا ـــــ اس نے وہ بٹوہ چارلی کے سامنے میز پر رکھ دیا ـــــ اس سے پہلے کہ چارلی بٹوہ اٹھا کر

دیکھتا ____ عمران نے جھپٹ کر بٹوہ اٹھایا ____
اور اسے کھول کر دیکھنے لگا ____ دوسرے ہی لمحے
وہ اپنی جگہ پر اچھل پڑا ____ ۔
" چارلی جلدی چلو ____ دیر کرنا ہمارے لئے
خطرناک ہوگا ____ "
عمران نے بھاگتے ہوئے چارلی سے کہا ____ ۔
دوسرے ہی لمحے چارلی بھی بھاگتا ہوا ____ اس
کے پیچھے کمرے سے باہر نکل آیا ____ ۔
" باہر آتے ہی عمران کار کی طرف بڑھا ____ پھر جلد
ہی وہ کار میں دونوں سوار تھے ____ عمران نے کار
اسٹارٹ کرتے ہی اسے ____ گیئر میں ڈالا اور برق
رفتاری سے اسے دوڑاتا ہوا سڑک پر لے آیا ____
اب وہ سڑک پر کار تیزی سے چلانے لگا ____ کار
آندھی اور طوفان کی طرح ____ اپنی منزل کی طرف بڑھنے
لگی ____ ۔
تقریباً بیس منٹ بعد ____ ایک سفید سنگ مرمر
کی بلڈنگ کے سامنے جاکر کار رک دی ____ بلڈنگ
سے کچھ فاصلے پر ایک نیلے ____ رنگ کی کار کھڑی
ہوئی تھی ____ دوسرے ہی لمحے بلڈنگ سے ایک

بوڑھا آدمی باہر نکلا ____ اور تیزی سے اس نیلی کار کی طرف
بڑھنے لگا ____ دوسرے ہی لمحے وہ کار میں سوار ہوگیا ۔
پھر وہ کار طوفان کی طرح آگے بڑھی ____ عمران نے
بھی فاصلہ دے کر اس کار کا تعاقب شروع کردیا ____ ۔
نیلے رنگ کی کار مختلف سڑکوں سے گزرتی ہوئی گلستان
کالونی کی ____ کوٹھی نمبر ۱۱۴ کے گیٹ سے ____
اندر داخل ہوگئی ____ اب عمران نے اپنی کار ایک
درخت کے قریب روکی ____ پھر وہ کار سے نیچے
اتر آیا ____ اور چارلی سے بولا ____ ۔
" ہمیں اس کوٹھی کے اندر داخل ہونا ہے ____ مگر
نہایت ہوشیاری کے ساتھ ____ کسی کی نظروں میں آئے بغیر "
" ٹھیک ہے پرنس ____ جیسا آپ چاہیں گے ویسا ہی
ہوگا ____ "
چارلی نے سرگوشی سے جواب دیا ____ ۔
پھر دونوں کوٹھی کی پشت کی طرف بڑھنے لگے ____
جب وہ اس کوٹھی کی پشت پر پہنچے ____ تو عمران کو یکدم
خطرے کا احساس ہوا ____ اس کوٹھی کو نا معلوم افراد نے
گھیرے میں لے رکھا تھا ____ باقاعدہ مورچہ بندی کی گئی تھی ۔
" عمران چند لمحے دیوار کے ساتھ دبکا ____ بیٹھا رہا ۔

پھر وہ چارلی سے مخاطب ہوا ______ "

" تم یہیں رہو ______ میں اکیلا ہی کوٹھی میں داخل ہوتا ہوں ______ ۔"

یہ کہکر عمران بائیں باغ کی دیوار ______ پھاند کر اندر چلا گیا ______ کوٹھی کے اندر لائٹیں روشن تھیں ______ اور اندر لوگوں کے چلنے پھرنے ______ اور باتیں کرنے کی آوازیں آ رہی تھیں ______ ۔

اب عمران متلاشی نظروں سے ______ کوٹھی میں دائیں بائیں دیکھنے لگا ______ پھر جلد ہی اسے پانی کا ایک پائپ نظر آ گیا ______ جو اوپر چھت کی منڈیر تک چلا گیا تھا ______ عمران دبے پاؤں کوٹھی کے اس حصے کی طرف بڑھنے لگا ______ اس طرف قدرے اندھیرا تھا اس لئے عمران کے چیک ______ کئے جانے کے امکانات بہت کم تھے ______ عمران جلد ہی اس پائپ ______ تک پہنچ گیا ______ اور پھر دوسرے ہی لمحے وہ پائپ کے ساتھ چمٹا اوپر کی طرف ______ رینگنے لگا ______ چھت پر پہنچتے ہی وہ ______ منڈیر کے ساتھ لیٹ گیا اور باریک بین نظروں سے جائزہ لینے لگا ______ ۔

اچانک لوگوں کے چیخ و پکار کی آوازیں آنے لگیں ۔

اور پوری کوٹھی سرخ لائٹوں کی ______ روشنی میں نہا گئی ______ اور ساتھ ہی کوٹھی کے اندر فائرنگ شروع ہو گئی ______ ۔

" اوہ ______ تو گویا ______ جنگ شروع ہو گئی "!

عمران زیر لب بڑبڑایا ______ ۔

پھر عمران کے دیکھتے ہی دیکھتے ______ کوٹھی کے لان میں جنگ شروع ہو گئی ______ کئی سیاہ پوش ایک دوسرے سے گتھم گتھا تھے ______ اور پھر چند سائے کوٹھی کی دیوار پر نمودار ہوئے ______ اور ماحول شدید فائرنگ سے گونج اٹھا ______ ۔

دوسرے ہی لمحے عمران کے لبوں پر ______ مسکراہٹ رینگ گئی ______ وہ حملہ آوروں کے انداز سے ہی سمجھ گیا تھا کہ آنے والے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ارکان ہیں ______ پھر دیکھتے ہی دیکھتے ______ سیکرٹ سروس کے ارکان سیاہ پوشوں پر چھا گئے ______ ۔

اچانک عمران چونک پڑا ______ اس نے ایک آدمی کو زینے کی طرف ______ آتے دیکھا ______ اور ساتھ ہی فضا میں ______ گڑگڑاہٹ کی آواز بھی گونجی ۔

عمران نے جلدی سے آسمان کی طرف دیکھا ______

اسے ایک چھوٹا ہیلی کاپٹر —— کوٹھی کی چھت کی طرف آتا دکھائی دیا —— دوسرے ہی لمحے ہیلی کاپٹر سے ایک رسی کی سیڑھی نیچے گری —— عمران لپک کر چھت کی تاریک جگہ پر —— روپوش ہو گیا۔

اتنے میں وہ لمبا تڑنگا آدمی —— بھاگتا ہوا چھت پر آیا —— اور سیڑھی کی مدد سے ہیلی کاپٹر پر چڑھنے لگا —— اب تاخیر کرنا عمران کے لئے —— نقصان دہ تھا —— وہ رائفل سے نکلی گولی کی طرح اس لمبے آدمی کی طرف لپکا —— اور اس کے پاؤں سے چمٹ گیا —— ہیلی کاپٹر تیزی سے فضا میں بلند ہوتا چلا گیا ——۔

وہ لمبا آدمی عمران کے چپٹنے سے بوکھلا گیا تھا —— اس نے سیڑھی سے اپنا ایک —— ہاتھ ہٹایا شاید وہ جیب سے ریوالور نکالنا چاہتا تھا —— مگر عین اسی لمحے ہیلی کاپٹر نے ایک جھٹکا کھایا —— لمبے آدمی کا ہاتھ سیڑھی سے الگ ہو گیا —— اور دونوں رائفل سے نکلی گولی کی طرح زمین کی طرف گرنے لگے ——۔

بلیوسٹار کی کار جیسے ہی کوٹھی کے پورچ میں رکی —— وہ کار سے اتر کر کوٹھی کے اندر داخل ہو گیا —— اس کے برآمدے تک پہنچتے ہی کمرے سے ایک نوجوان باہر نکلا ——۔

"وہ فلم کہاں ہے —— نمبر تھرٹین ——؟"

بلیوسٹار نے تیز لہجے میں پوچھا ——۔

"باس —— فلم بالکل محفوظ ہے —— اسے ایمرجنسی سیف میں مقفل کر رکھا ہے ——!"

نمبر تھرٹین نے جواب دیا ——۔

"او کے —— تھرٹین —— مجھے فوراً ایمرجنسی سیف کے پاس لے چلو —— میں فلم حاصل کر کے جلد از جلد یہاں سے نکل جانا چاہتا ہوں —— بہت سے دشمن اس فلم کے حصول میں سرگرداں ہیں ——!"

بلیو سٹار نے کہا ———— ۔
پھر دونوں ایک کمرے میں داخل ہو گئے ————
نوجوان نے سوئچ بورڈ پر نصب مختلف ———— بٹنوں
میں سے ایک بٹن پریس کیا ———— دوسرے ہی
لمحے کمرے کی سامنے کی دیوار اپنی جگہ سے ہٹتی چلی گئی ————
اور وہاں ایک خلاء نمودار ہو گیا ———— دونوں اس خلاء
کی طرف بڑھے ———— اب ان کے سامنے ایک
کوریڈور تھی ———— دونوں بے دھڑک اس کوریڈور میں
داخل ہو گئے ———— چند قدم چلنے کے بعد کوریڈور کی سامنے
کی دیوار آ گئی ———— دیوار کے ساتھ ایک مضبوط آہنی
سیف نصب تھا ———— سیف پر ایک سرخ بلب
سپارک کر رہا تھا ————۔
نوجوان نے جیب میں ہاتھ ڈال کر ———— ایک
چھوٹی ڈبیہ نکالی ———— اور سیف کے دروازے کے
ساتھ لگا دیا ———— اس کے ساتھ ہی سرخ بلب کی روشنی
سبز رنگ میں تبدیل ہو گئی ———— اور سیف کا دروازہ
کھلتا چلا گیا ————۔
نوجوان نے جلدی سے سیف میں سے ———— ایک
پلاسٹک کی تھیلی نکالی ———— جس میں مائیکرو فلم ڈبی تھری

موجود تھی ———— پلاسٹک کی تھیلی دیکھتے ہی بلیو سٹار
نے جھپٹ کر نوجوان کے ہاتھ سے چھینا ———— اور اس
کے لبوں پر فاتحانہ مسکراہٹ رینگ گئی ————۔
" بالکل ———— یہی فلم ہے ———— !
بلیو سٹار نے خوشی سے جھومتے ہوئے کہا ————
پھر اس سے پہلے کہ وہ فلم جیب میں رکھتا ———— ان کی
پشت پر ایک کرخت آواز گونجی ————۔
" خبردار ———— فلم میرے حوالے کر دو ———— ورنہ
تمہیں زندگی سے ہاتھ دھونا پڑے گا ————!"
دونوں نے پلٹ کر دیکھا ———— ان کی پشت پر ایک
اونچا لمبا نقاب پوش ہاتھوں میں ———— سٹین گن
لئے کھڑا تھا ————۔
" کون ہو تم ———— ؟"
بلیو سٹار نے غصے سے پھنکارتے ہوئے پوچھا ۔
اور شاید یہ سنتے ہی نمبر تھرٹین نے کوئی حرکت ————
کرنے کی کوشش کی تھی ———— نقاب پوش کی گن سے
گولیاں بارش کے قطروں کی طرح پھیلی تھیں ————
اور بے شمار گولیاں ———— ان کے جسم میں داخل
ہو گئیں ———— تھرٹین کے حلق سے نکلنے والی آخری

چیخ بڑی بھیانک تھی ——— ۔

اب نقاب نے گن کا رخ بلیو سٹار کی طرف کر دیا ——— دوسرے ہی لمحے کمرہ ایک بار پھر ——— گولیوں کی آواز سے گونج اٹھا ——— اور بلیو سٹار لٹو کی طرح گھوما پھر زمین پر ڈھیر ہو گیا ——— اور فلم اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر فرش پر لڑھک رہی تھی ——— نقاب پوش نے جھک کر فلم اٹھائی ——— پھر کوریڈور سے باہر آیا ——— فائرنگ کی آوازیں مسلسل آ رہی تھیں ——— نقاب پوش نے فلم جیب میں رکھی ——— اب وہ زینے کی طرف بڑھ رہا تھا ——— پھر اس نے اپنی گھڑی کا ونڈ بٹن کھینچ کر باہر نکالا ——— ۔

"ہیلو ——— ہینگری فاکس ——— اوور ——— "

نقاب پوش نے گھڑی منہ کے قریب کرتے ہوئے کہا۔

"یس ——— ایئر سکواڈ دس اینڈ اوور ——— "

دوسری طرف سے باریک سی آواز سنائی دی ——— ۔

"تم ہیلی کاپٹر لے کر اس کوٹھی کی چھت کے اوپر پہنچو ——— اوور ——— ۔

"اوکے باس ——— اوور ——— "

"ہاں ——— چھت پر زیادہ نیچے نہ آنا ——— بس اس کی سیڑھی نیچے لٹکا دینا ——— اوور اینڈ آل "

ہینگری فاکس نے ونڈ بٹن دبا کر ——— رابطہ منقطع کیا ——— اس کا دل بلیوں اچھل رہا تھا ——— وہ مائیکرو فلم حاصل کرنے میں کامیاب ہو چکا تھا ——— چند لمحوں بعد وہ چھت پر پہنچ گیا ——— چھت پر ایک چھوٹا ہیلی کاپٹر نمودار ہو چکا تھا ——— اور اس سے ایک رسی کی سیڑھی نیچے لٹک رہی تھی ——— ۔

ہینگری فاکس بھاگ کر سیڑھی کی طرف لپکا ——— دوسرے ہی لمحے وہ سیڑھی پر جھپٹ کر اوپر بڑھنے لگا تھا ہیلی کاپٹر فضا میں بلند ہو رہا تھا ——— اچانک ہینگری فاکس کے جسم کو ایک جھٹکا لگا ——— کسی نے نیچے سے اس کی دونوں ٹانگوں کو پکڑ لیا تھا ——— یہ صورتحال ہینگری فاکس کے لئے انتہائی خطرناک تھی ——— اب اس نے سیڑھی پر سے اپنا ایک ہاتھ ہٹایا ——— اور ریوالور نکالنے کے لئے جیب میں ہاتھ ڈالا ——— اسی لمحے ہیلی کاپٹر کو ایک جھٹکا لگا ——— اور اس کی سیڑھی سے اس کا دوسرا ہاتھ بھی چھوٹ گیا ——— دوسرے ہی لمحے اس کے حلق سے ایک دلدوز چیخ نکلی ——— اور دونوں کے جسم تیزی سے نیچے گرنے لگے ———

بلیک زیرو

اپنی مخصوص
کار سے نیچے
اترا ______ اس کے ساتھ ہی ایک سٹیشن ویگن میں
سیکرٹ سروس کے دیگر ارکان موجود تھے ______ کوٹھی
کے باہر پھیلے مسلح نوجوانوں کو دیکھتے ہی ______ بلیک زیرو
کے لبوں پر زہریلی مسکراہٹ رینگ گئی ______ اس
نے اپنے ساتھیوں کو احتیاط سے آگے ______ بڑھنے
کا حکم دیا ______ اور خود بھی ریوالور نکال کر آگے بڑھنے لگا۔
ادھر جولیا، کیپٹن منصور ______ اور صفدر پوزیشنیں
سنبھالے آگے بڑھ رہے تھے ______ نعمانی اور صدیقی
تنویر کے ساتھ تھے ______ ان کے ہاتھوں میں سٹین
گنیں موجود تھیں ______ پھر اچانک کوٹھی کے گرد ______
پھیلے مسلح افراد میں سے ایک کی نظر ان پر پڑ گئی ______ اس

نے فوراً اپنی سٹین گن سیدھی کی ______ دوسرے ہی لمحے
سٹین گن سے گولیاں تڑتڑاتی ہوئی نکلیں ______ ۔
سیکرٹ سروس کے ارکان پہلے ہی سے اس صورتحال
کے لئے تیار تھے ______ وہ فوراً جھکائی دے کر ایک
طرف ہٹ گئے ______ اور پھر مورچہ سنبھالتے ہی
انہوں نے بھی باقاعدہ فائرنگ ______ شروع کر دی۔
دونوں طرف سے گولیوں کا تبادلہ ______ زور و شور
سے جاری تھا ______ پھر فضا چیخوں کی آواز سے گونج
اٹھی ______ دشمنوں کے کچھ آدمی فائرنگ ______
کی زد میں آ گئے تھے ______ اب دوسری طرف سے
مزاحمت کچھ کم پڑ گئی تھی ______ مگر گولیوں کا تبادلہ
جاری تھا ______ ۔
صفدر نے کیپٹن منصور اور جولیا کو ______ وہیں رکنے
کا اشارہ کیا ______ اور خود رینگتا ہوا آگے ______
بڑھنے لگا ______ سٹین گن اس نے دانتوں میں دبا رکھی
تھی ______ کبھی کبھی دونوں طرف سے فائرنگ ______
ہوتی ______ اور پھر چند لمحوں کے لئے خاموشی چھا جاتی۔
صفدر رینگتا ہوا ایک لمبا چکر کاٹ کر ______ حملہ
آوروں کی پشت پر جا پہنچا ______ پھر دوسرے ہی لمحے

اس نے سٹین گن سیدھی کی ______ فائرنگ کے
ساتھ ہی انسانی چیخوں کی آواز بھی ابھری ______ اور تین
مسلح حملہ آور زمین پر تڑپنے لگے ______ اور پھر دوسرے
ہی لمحے ان کے جسم ساکت ہو گئے ______ .

" ویلڈن ______ مسٹر صفدر ______ "
ایکسٹو نے صفدر کی تعریف کرتے ہوئے کہا ______ .
پھر ایکسٹو دوبارہ گویا ہوا ______
" خبردار کوٹھی سے کوئی بچ کر نہ جانے پائے ______ "
ایکسٹو نے تحکمانہ لہجے میں کہا ______ .
ایکسٹو کا حکم سنتے ہی تمام ممبران کوٹھی ______ کے اندرونی
حصے کی طرف چل پڑے ______ اب بلیک زیرو نے
نائٹ ٹیلی سکوپ آنکھوں سے لگائی ______ اور کوٹھی
میں داخل ہوتے ہوئے اپنے ساتھیوں کو دیکھنے لگا ______
پھر اچانک اسے فضا میں ______ ہلکی ہلکی گڑگڑاہٹ
کی آواز سنائی دی ______ ایکسٹو نے ٹیلی سکوپ ______
کی مدد سے اوپر کی طرف دیکھا ______ اسے فضا میں ایک چھوٹا
ہیلی کاپٹر نظر آیا ______ ہیلی کاپٹر سے ایک سیڑھی نیچے لٹکی
ہوئی تھی ______ پھر ایک نقاب پوش دوڑتا
ہوا آیا۔ اور اس کی سیڑھی کے ساتھ لٹک گیا ______

" اوہ ______ یہ تو بہت برا ہوا ______ "
بلیک زیرو نے دانت کچکچائے ______ .
دوسرا ہی لمحہ بلیک زیرو کو چونکا دینے کے لئے ______
کافی تھا ______ جب اس نے کوٹھی کی چھت ______
پر ایک اور سائے کو بھاگ کر آتے دیکھا ______ وہ سایہ
پھرتی سے آگے بڑھا ______ پھر اس نے رسی کے ساتھ
لٹکے ہوئے نقاب پوش کی ______ دونوں ٹانگوں کو پکڑ لیا۔
اور نقاب پوش خود کو اس کی ______ گرفت سے
چھڑانے کے لئے مچلنے لگا ______ مگر دوسرے سائے کی
گرفت بھی بہت مضبوط تھی ______ .
ہیلی کاپٹر آگے بڑھ رہا تھا ______ بلیک زیرو ہیلی
کاپٹر کو اپنے نائٹ ٹیلی سکوپ کی ______ رینج میں رکھے
دیکھ رہا تھا ______ پھر دوسرے ہی لمحے بلیک زیرو نے
ایک حیرت انگیز منظر دیکھا ______ دونوں سائے رسی
کی سیڑھی سے علیحدہ ہو گئے ______ اور قلابازیاں کھاتے
ہوئے نیچے گرنے لگے ______ .
بلیک زیرو سمجھ گیا کہ اب ان کا بچنا ناممکن ہے ______
پھر بلیک زیرو جلدی سے اپنی کار کی طرف بڑھا ______ .
.. بلیک زیرو نے ڈیش بورڈ کا ایک بٹن دبا دیا۔

دوسرے ہی لمحے ڈش بورڈ سے ایک مائک جھانکنے لگا۔

پھر ڈش بورڈ سے صفدر کی آواز ابھری ــــ۔

"صفدر اسپیکنگ ــــ اوور ــــ"

"ایکسٹو اسپیکنگ ــــ کوٹھی کی چھت سے ایک ہیلی کاپٹر اڑا ہے ــــ اس کی سیڑھی کے ساتھ جو انسان لٹکے ہوئے تھے جو کہیں نیلی جھیل کے کنارے ــــ گرے ہیں ــــ میں ان کی تلاش میں جا رہا ہوں ــــ تم بھی فوراً وہاں پہنچو ــــ اوور اینڈ آل ــــ"

بلیک زیرو نے عجلت میں کہا ــــ پھر اس نے بٹن آف کر کے کار سٹارٹ کی ــــ اور پوری قوت سے کار کو دوڑاتا ہوا نیلی جھیل کی طرف روانہ ہو گیا ــــ۔

عمران کے جسم کو جیسے ہی جھٹکا لگا۔ اس نے نقاب پوش کے پاؤں کو چھوڑ دیا ــــ ہوا کے شدید دباؤ کی وجہ سے عمران کا جسم اکڑ گیا تھا ــــ اس کے اعصاب تن چکے تھے ــــ وہ تیزی سے زمین کی طرف گر رہا تھا ــــ۔

دوسری طرف نقاب پوش ــــ خوف سے بے ہوش ہو چکا تھا ــــ دونوں کے جسم قلابازیاں کھاتے ہوئے نیچے گر رہے تھے ــــ پھر عمران نے فضاء میں قلابازی کھاتے ہوئے اپنے جسم کو ــــ مخصوص انداز میں جھٹک دیا ــــ اور اس کا جسم قلابازیاں کھاتا ہوا جھیل کی طرف ہو گیا ــــ پھر وہ ایک چھپاکے سے جھیل میں گر گیا ــــ اور اس کا جسم جھیل کی گہرائی میں اترتا چلا گیا ــــ عمران نے اپنے حواس مجتمع کئے ــــ۔

پھر وہ ہاتھ پاؤں چلاتے ہوئے تیرتا ہوا —— جھیل کی سطح پر آنے لگا ——۔

چند لمحوں بعد وہ جھیل کی سطح پر موجود تھا —— جھیل کی سطح پر آتے ہی اس نے —— لمبے لمبے سانس لیئے اور پھر جھیل کے کنارے —— کی طرف تیرنا شروع کر دیا —— جھیل سے باہر آ کر وہ زمین پر لیٹ —— کر لمبے لمبے سانس لینے لگا —— جب اس کے حواس بحال ہوئے تو اس نے اٹھ کر ارد گرد کا جائزہ لیا —— اس کے کچھ ہی فاصلے پر نقاب پوش کی —— کچلی ہوئی مسخ شدہ لاش پڑی ہوئی تھی —— اس کے جسم کے ٹکڑے —— ایک نیم دائرے میں پڑے ہوئے تھے ——۔

عمران دوڑ کر نقاب پوش کے دھڑ والے حصے —— کی طرف بڑھا —— اس نے نقاب پوش کی جیبیں ٹٹولیں۔ مگر وہاں فلم کا نام و نشان تک نہ تھا —— عمران نے مایوسی سے کندھے اچکائے —— اسی لمحے اسے فضا میں ہیلی کاپٹر —— کی گڑگڑاہٹ کی آواز سنائی دی —— ہیلی کاپٹر نیچے اتر آیا تھا —— عمران دوڑ کر ایک درخت کی اوٹ میں چھپ گیا ——

ہیلی کاپٹر کے نیچے اترتے ہی —— پائیلٹ چھلانگ لگا کر نیچے اترا —— وہ جلدی سے لاش کے دھڑ والے حصے کی طرف بڑھا —— پھر وہ عجلت میں اس کی جیبیں ٹٹولنے لگا —— اسی لمحے دور کسی کار کے انجن کی آواز سنائی دی —— کار کی آواز سنتے ہی پائیلٹ گھبرا کر —— اٹھ کھڑا ہوا —— پھر وہ بھاگتا ہوا ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھا۔ ہیلی کاپٹر میں سوار ہوتے ہی وہ اسے —— اڑا کر فضا میں لے گیا —— اتنے میں کار لاش کے ٹکڑوں کے قریب آ رکی —— کار دیکھتے ہی عمران کے لبوں پر مسکراہٹ رینگ گئی —— یہ بلیک زیرو کی کار تھی۔ کار کے رکتے ہی بلیک زیرو نیچے اترا —— وہ جلدی سے لاش کی طرف بڑھا —— اس نے بھی لاش کی جیبیں ٹٹولیں —— مگر اسے بھی مایوسی کا سامنا کرنا پڑا۔ بلیک زیرو کو دیکھتے ہی عمران درخت کی —— اوٹ سے نکل کر باہر آ گیا ——۔

"پیارے کالے —— یہاں کیا تلاش کر رہے ہو؟" عمران نے کہا ——۔

عمران کی آواز سنتے ہی بلیک زیرو نے مسکرا کر —— عمران کی طرف دیکھا —— گو کہ عمران [illegible]

مگر وہ اسے اس کی آواز کی وجہ سے پہچان چکا تھا ——.

"اوہ —— عمران صاحب آپ ——؟"

بلیک زیرو کے لہجے میں بے یقینی کا عنصر تھا ——.

"آپ ہیلی کاپٹر سے گر کر بھی زندہ ہیں ——؟"

بلیک زیرو دوبارہ گویا ہوا ——.

اتنے میں صفدر بھی وہاں پہنچ گیا —— وہ عمران کو اس حلیے میں دیکھ کر حیران رہ گیا ——.

"عمران صاحب —— فلم مل گئی کیا ——؟"

صفدر نے پوچھا ——.

"فلم اس نقاب پوش کے لباس کی —— جیب میں تھی —— وہ یہیں کہیں گری ہوگی —— ہمیں فوراً فلم کی تلاش شروع کر دینی چاہیئے —— کہیں اس نقاب پوش کا کوئی ساتھی نہ آ جائے ——"

عمران نے کہا ——.

پھر دونوں فلم کی تلاش میں مصروف ہو گئے —— جھیل کے کنارے درختوں کی لمبی قطار تھی —— عمران اچھلتا ہوا ایک اونچے درخت پر چڑھ گیا —— اور درخت کی انتہائی اونچائی پر —— پہنچ کر ارد گرد کا جائزہ لینے لگا —— مگر اندھیرا ہونے کی وجہ سے اسے صاف

دکھائی نہیں دے رہا تھا —— اب عمران درخت سے نیچے اترا ——.

بلیک زیرو نے اپنی کار سے —— نائٹ ٹیلی سکوپ نکال لینے کے لئے کہا —— عمران نے جلدی سے بلیک زیرو کی کار کی طرف بڑھا —— دوسرے ہی لمحے وہ کار سے نائٹ ٹیلی سکوپ نکال کر دوبارہ —— اس درخت کی طرف بڑھنے لگا —— چند ہی لمحوں بعد وہ درخت کی اونچائی پر پہنچ چکا تھا —— ایک موٹی سی شاخ پر بیٹھ کر عمران نے ٹیلی سکوپ آنکھوں سے لگائی —— اور غور سے نظروں سے ارد گرد کا —— جائزہ لینے لگا اب اسے دور دور تک چیزیں بالکل صاف —— نظر آ رہی تھیں —— اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے دن کی روشنی پھیلی ہو ——.

زمین پر اسے کہیں بھی فلم دکھائی نہ دی —— اب عمران نے درختوں کا جائزہ لینا شروع کر دیا —— نائٹ ٹیلی سکوپ کی مدد سے اسے ایک ایک —— پتہ صاف نظر آ رہا تھا —— پھر اچانک عمران کے لب سیٹی بجانے کے انداز میں سکڑ گئے —— اور اس کے چہرے پر ایک ہیجانی کیفیت طاری تھی —— اس

نے ٹیلی سکوپ کو نظروں سے ہٹایا ـــــ اسے ایک درخت
پر مائیکرو فلم کی پلاسٹک کی تھیلی نظر آ گئی تھی ـــــ ۔
اب عمران جلدی جلدی درخت ـــــ سے نیچے
اترنے لگا ـــــ درخت سے نیچے آتے ہی وہ پوری
قوت سے اسی درخت کی طرف دوڑ پڑا ـــــ جہاں اس نے
نائٹ ٹیلی سکوپ کی مدد سے ـــــ مائیکرو فلم کی پلاسٹک
تھیلی دیکھی تھی ـــــ ۔
دوسرے ہی لمحے وہ بندروں کی طرح ـــــ درخت
پر چڑھتا گیا ـــــ چند ہی لمحوں بعد مائیکرو فلم کی پلاسٹک
کی تھیلی اس کے ہاتھ میں موجود تھی ـــــ اب عمران جلدی
سے درخت سے نیچے اترا ـــــ ۔
اچانک گولیوں کی تڑتڑاہٹ ـــــ کی آواز
گونجتی چلی گئی ـــــ عمران نے چونک کر دائیں طرف
دیکھا ـــــ دو نقاب پوش ہاتھوں میں سٹین گن
لئے کھڑے تھے ـــــ انھوں نے بلاشبہ ـــــ
فائرنگ بلیک زیرو ـــــ اور صفدر پر کی تھی ـــــ
مگر بلیک زیرو اور صفدر ـــــ کی بروقت حاضر دماغی
سے نقاب پوشوں کا یہ وار خالی گیا تھا ـــــ ۔
اب بلیک زیرو اور صفدر ـــــ کار کی پشت پر

مورچہ سنبھالے بیٹھے تھے ـــــ اور فائرنگ میں
مصروف تھے ـــــ دونوں طرف سے گولیوں کا تبادلہ
زور و شور سے جاری تھا ـــــ ۔
عمران یہ صورت حال دیکھتے ہی ـــــ درخت
کی اوٹ میں ہو گیا ـــــ اس نے جیب میں سے
اپنا ریوالور نکالا ـــــ اور نقاب پوشوں پر فائرنگ
شروع کر دی ـــــ دوسرے ہی لمحے فضا میں ایک
انسانی چیخ کی آواز گونجی ـــــ اور ایک نقاب پوش
زمین پر تڑپنے لگا ـــــ اب ان کے مقابلے میں صرف
ایک نقاب پوش رہ گیا تھا ـــــ فائرنگ اب
بھی مسلسل جاری تھی ـــــ عمران فائرنگ روک کر
غیر محسوس طریقے سے درختوں کی اوٹ لیتا ہوا ـــــ
نیم دائرے کی صورت میں نقاب پوش ـــــ کی طرف
بڑھنے لگا ـــــ نقاب پوش اس بات سے بے خبر
صفدر اور بلیک زیرو پر فائرنگ کر رہا تھا ـــــ ۔
چند ہی لمحوں بعد عمران اس کی پشت پر پہنچ چکا تھا ـــــ
اب عمران نے ایک طویل چھلانگ لگائی ـــــ
دوسرے ہی لمحے نقاب پوش ـــــ کی گردن عمران
کے آہنی شکنجوں میں پھنس چکی تھی ـــــ اور سٹین گن

اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر نیچے گر چکی تھی ــــــــــ عمران
اپنے دونوں ہاتھوں کا دباؤ ــــــــــ اس کی گردن پر بڑھاتا
چلا گیا ــــــــــ دوسرے ہی لمحے نقاب پوش کی گردن کی
ہڈی ٹوٹنے کی آواز گونجی ــــــــــ اور اس کی گردن ایک
طرف کو ڈھلک گئی
عمران نے نقاب پوش کے ــــــــــ مردہ جسم کو نیچے
پھینکا ــــــــــ اور ہاتھ جھاڑتا ہوا ــــــــــ بلیک زیرو
کی طرف بڑھنے لگا ــــــــــ مائیکرو فلم اس کی جیب
میں موجود تھی ــــــــــ اور چہرے پر ایک فاتحانہ چمک
پھیلتی چلی گئی ــــــــــ ۔

ختم شدہ